بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکاتیب الفردوس

جلد اوّل

مرتبہ

پروفیسر اکبر داد

جامع مسجد شریف الفردوس،
گلہار، کوٹلی، آزاد کشمیر،

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نام کتاب — مکاتیب الفردوس

﴿جلد اوّل﴾

اشاعت — اوّل ۲۰۰۰ء / ۱۴۲۰ھ

کمپوزنگ — صبح نور کمپیوٹرز

فون : 730834

ناشر — الحسن پبلشرز، منشی محلّہ گلی نمبر ۷

بھوانہ بازار فیصل آباد۔ فون : 619072

تعداد — ۱۱۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

انتساب

عارفۂ کشمیر حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیھا

کی

پیاری پیاری باتوں اور دعاہائے سحر گاہی

کے

نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ

حضرت قبلہ مائی صاحبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پسندیدہ اشعار

اسم اپنے دی شوق الٰہی ہر دم دیویں مینوں
وقت نزع دے شوقاں اندر یاد کراں میں تینوں

☆☆☆

اللہ اللہ کردیاں جیواں وچ اللہ مرجاواں
جاں جاں روح جسے وچ ہووے تیرا اسم پکاواں

☆☆☆

باہج تیرے کجھ نظر نہ آوے جتول نظر اٹھاواں
اُٹھدیاں، بہندیاں، ٹردیاں، پھردیاں تیرا ذکر پکاواں

☆☆☆

قلب منور کردے میرا برکت اِسم الٰہی
جِتول ویکھاں توں ای دسیں غیر نہ دِسے کائی!

☆☆☆

اللہ اللہ کردیاں ربا میری جان کڈھائیں
مرشد ماپیو راضی رہون فضل کرے رب سائیں

۹۲/۸۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

دیباچہ

کسی مفکر کا قول ہے کہ خطوط انسانی زندگی کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ کسی شخص کی زندگی کے واقعی خدوخال کو نمایاں کرنے میں خطوط کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ روزمرہ کے پیش آنے والے واقعات وحالات، معاشرتی وسیاسی تغیرات کے اسباب وعلل کو سمجھنے میں خطوط اپنے عہد کی مرتبہ تاریخ کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں۔

زندگی کے بہت سے گوشے جو کسی اور ذریعے سے سامنے نہیں آسکتے وہ خطوط کے ذریعے منظر عام پر آجاتے ہیں۔ اسی بناء پر شخصیتوں کو سمجھنے میں خطوط بڑے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان خیالات کی حقانیت درج ذیل اقتباسات سے نمایاں ہوگی:

مکتوبِ نبوی ﷺ کا جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ مکاتیب صدق وراستی کی ایک دنیا اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ ان چند لفظوں میں جو کشش ہے وہ ایک پورے دفتر میں نہیں مل سکتی۔ ان خطوط کے مطالعہ سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ساتویں صدی عیسوی کا انداز فکر کیا تھا؟

روح کی تشنگی اور دلوں کی بیداری کا کیا عالم تھا؟ کفر کی سیاہی اور شرک کی ظلمت کی کیا کیفیت تھی؟ اسلام جو اُس وقت ایک بڑا انقلاب تھا، کیا پیغام لے کر آیا تھا اور اس پیغام کے جو اثرات و نتائج مرتب ہوئے ان کی نوعیت کیا تھی؟ عہد نبوی ﷺ کو سمجھنے میں مکتوبات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ﴿از مکتوبات نبوی ﷺ﴾

اسی طرح حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے مکتوبات کے متعلق اپنے دور کے عکاس تذکرہ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مصنف محمد منظور نعمانی رقمطراز ہیں:

"اب سے تقریباً ساڑھے تین سو سال پہلے اکبر کے عہد حکومت میں اسلام اور امت مسلمہ کو اس ملک میں کتنے سخت ناموافق حالات کا سامنا تھا۔ مہیب فتنوں کی کیسی یلغار تھی۔ دین اور حاملانِ دین کے لئے حالات کس قدر خطرناک تھے۔ مسلمانوں کو حضرت محمد ﷺ والے اسلام سے ہٹانے کی کیسی دجالی سازشیں ہو رہی تھیں اور حکومت کی سرپرستی اور اس کے پورے وسائل کی مدد سے اصلی اسلام کو ہندوستان سے جلاوطن کرنے اور مسلمانوں میں ایک نئے دین کو مقبول بنانے کے لئے کیا کچھ ہو رہا تھا۔ نیز اس مجموعہ کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ تجدید و احیائے دین کا کام حکومتی انقلاب کے سیاسی

منصوبوں اور پروگراموں کے بغیر بھی اور پولیٹیکل پارٹیوں کے طرز کی کوئی دینی پارٹی بنائے بغیر بھی ہو سکتا ہے اور ہوا ہے۔ اور ایسا بھی ہوا ہے کہ تجدید احیائے دین کی پوری تاریخ میں اتنے کامیاب انقلاب کی مثال ملنی مشکل ہے۔"

اسی طرح غالب کے خطوط دہلی مرحوم کی عکاسی کرتے ہیں اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا پورا پورا منظر پیش کرتے ہیں۔ ان کو پڑھنے سے محسوس ہوتا ہے کہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ ایک مورخ ان خطوط کی روشنی میں اس وقت کی پوری تاریخ مرتب کر سکتا ہے۔ ﴿سیارہ ڈائجسٹ۔غالب نمبر﴾

اقبال کے خطوط قائد اعظم کے نام، ان کے گہرے تعلقات اور فکری ہم آہنگی کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی اساس کا تعین بھی کرتے ہیں اور یہ خطوط برصغیر پاک و ہند کے ایک خاص عہد کے سیاسی حالات اور مسائل پر علامہ اقبال کے نقطہ نگاہ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ ﴿محمد جہانگیر عالم، اقبال کے خطوط قائد اعظم کے نام﴾

ان اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خطوط اپنے اپنے دور کی پوری تاریخ اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں اور انکی مدد سے اس وقت کے مزاج، حالات اور سیاسی و سماجی تغیرات کی پوری تاریخ مرتب ہو سکتی

ہے۔ یہ اقتباسات محض خطوط و مکاتیب کی اہمیت واضح کرنے کیلئے پیش کیئے گئے ورنہ پیش نظر مجموعۂ خطوط بالکل انوکھا ہے۔ یہ خطوط علمی، ادبی اور سماجی لحاظ سے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ بہت دلچسپ اور رہنمائی کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ احباب کے مخصوص حالات وواقعات کے پیشِ نظر سادہ الفاظ میں ان کی راہنمائی کی گئی ہے۔ خطوط سے ظاہر ہے کہ احباب نے زیادہ تر اپنے ذاتی مسائل اور احتیاجات کا ذکر کیا ہے۔ جوابات میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ موجودہ زمانے کی ضرورتوں اور مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں دیا جائے۔ ان خطوط کے پڑھنے سے وقت کا مزاج سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ قوم کی ذہنی افتاد کس طرف ہے۔ اکثر خطوط میں لوگوں نے اپنی معاشی بد حالی، بیماری اور قرض کی لعنت کا ذکر کیا ہے اور ان بیماریوں کا مداوا چاہا ہے۔

جوابات میں دنیاوی مسائل کے حل کی نشاندھی کے ساتھ ساتھ احباب کی توجہ نیکی کے کاموں کی طرف مبذول کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ نماز کی پابندی کرنے اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی گئی ہے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور انہیں متوجہ الی اللہ کرنے کے لئے بزرگوں کے آزمودہ

اوراد و وظائف تعلیم کئے گئے ہیں۔ قرآنی تعلیمات کو عام کرنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف راغب کیا گیا ہے۔

بحمد للہ یہ کوشش اب بار آور ہو رہی ہیں۔ اس کے اثرات اب ہر طبقہ میں نمایاں نظر آرہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے قرآنی تعلیمات کے حصول کے لئے سینکڑوں مساجد میں کام ہو رہا ہے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید سینوں میں چلا جائے تو وہ وقت پر اپنے اثرات خود بخود پیدا کرے گا۔ اور ان کا رخ دین کی طرف موڑنے میں معاون ثابت ہو گا۔ یہ بات آج سو فیصد درست ثابت ہو رہی ہے۔ بچے بوڑھے جوان اور عورتیں سب دین میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ان روحانی اور اخلاقی اقدار کو ہی مکاتیب میں اجاگر کیا گیا ہے۔ یہی قدریں مادی اور استحصالی سیلاب کے خلاف شد کا کام دے سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات وابستگانِ دربار عالیہ کو ایمان، صالح سوچ اور عمل عطا کرے۔

منیر حسین مجددی
محلہ بلیاہ کوٹلی، آزاد کشمیر

مزار شریف قاضی فتح اللہ شطاری رحمتہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

عرض حال

خطوط ابلاغ کا بہت اہم، مؤثر اور قدیم ذریعہ ہے۔ اس کے بعد اخبار، رسائل اور جرائد ابلاغ عامہ کا حصہ بنے۔ دورِ جدید میں ٹیلیفون، ریڈیو اور ٹیلیوژن اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان تمام جدید ذرائع ابلاغ نے خطوط کی اہمیت اور اثر انگیزی کو کم نہیں کیا۔ اب بھی یہ ابلاغ کا بہترین اور مؤثر ترین ذریعہ ہیں۔ ان سے لکھنے والے کے افکار اور نظریات کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ خطوط کو اب ایک صنف کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ خطوط کی مختلف قسمیں ہیں۔ ان میں ذاتی، کاروباری، معاملاتی اور سرکاری خطوط شامل ہیں۔ معاملاتی خطوط کو معاشرتی زندگی میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہر شخصیت کے حوالے سے ان کے مکتوبات کا مقام متعین کیا جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے خطوط بیک وقت سرکاری اور معاملاتی خوبیوں کے علاوہ ادبی چاشنی اور فن کا بہترین مظاہرہ ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کو اکبری الحاد اور ہندوؤں کی اسلام کے خلاف مذموم سازشوں کے تناظر میں دیکھا جائے گا۔ اسی طرح دیگر شخصیات نے وقت کی ضرورت کے تحت خطوط

کو ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر استعمال کیا۔اُن کی اہمیت وافادیت آج بھی اُسی طرح ہے۔

موجودہ دور افراتفری اور پریشان حالی کا دور ہے۔ ہر انسان کسی نہ کسی ذہنی الجھن کا شکار ہے۔ ہر فرد سکون کا متلاشی ہے۔ اس مادی دور میں جنہیں مالی وسائل حاصل ہیں انہیں بھی سکون میسر نہیں ہر کوئی سکون کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے جب کہیں بھی سکون نہیں ملتا تو بے بس ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہی ذات ہر دُکھ کا مداوا اور ہر بیماری کا علاج بخشتی ہے۔ جب یہ تھکا ماندہ اور زمانے کا ستایا ہوا انسان اُس کے در پر جھکتا ہے تو وہ ذات اُس کے دل کو اپنے کسی بندے کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ تب وہ کشاں کشاں اس در پر حاضر ہو کر سکھ کا سانس لیتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جس انداز میں دین اسلام کی خدمت کی اور جس احسن انداز میں مسلمانوں کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ اُس کا ایک زمانہ قائل ہے۔ اُن کی تعلیمات کا اثر انشاء اللہ طریقت کے حوالے سے قیامت تک قائم رہے گا۔ اُن کے مشن کو اکابرینِ سلسلہ نے بہت اچھے انداز میں آگے بڑھایا۔ دکھی انسانیت کی خدمت اور بھولے بھٹکے مسلمانوں کو راہِ راست پر لانے کی بھرپور اور

مؤثر کوششیں کرتے رہے۔ صدیقانِ رہتک ﴿بھارت﴾ کے ایک بزرگ حضرت قاضی فتح اللہ شطاری علیہ الرحمہ نے گھربار، کنبہ اور برادری کو خیرباد کہہ کر ظاہری اور باطنی علوم حاصل کر کے اماناتِ الٰہیہ کی حفاظت اور احکاماتِ شریعہ کی ترویج نے اُن کی تعلیمات کو عملی جامہ پہنایا۔ ایک زمانے کو دین و دنیا کی دولت سے نوازا۔ خواجۂ خواجگان حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ چھچیاں شریف ﴿میرپور-آزاد کشمیر﴾ والے اس خاندان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ایک اہم کڑی تھے۔ انہوں نے اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے سلسلہ عالیہ کی تعلیمات کو ایسی اثرانگیزی کے ساتھ عام کیا اور قرآنی تعلیمات کا وہ تصور پیش کیا جس کے نتائج آج ہزاروں حفاظ کرام اور علماء عظام کی صورت میں سامنے ہیں۔

آج بھی اُن کے تتبع میں گوناگوں مسائل میں الجھے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کا فریضہ ادا کیا جارہا ہے۔ ہمارے حضرت صاحب دامت برکاتھم العالیہ کے پاس دربار عالیہ گلہار شریف میں روزانہ بے شمار لوگ مسائل لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ دوردراز کے لوگ خطوط کے ذریعے اپنے مسائل پیش کر کے راہنمائی اور دعا کے لئے ملتجی ہوتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کا ایک دن بعد جواب بھیجنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حضرت صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی طرف سے مکاتیب شریفہ میں سے بہ مشکل دو فیصد محفوظ کئے جا سکے۔ اس کوتاہی میں راقم کی نااہلی اور سستی کا بڑا عمل دخل ہے۔ جس کے لئے یہ ناتواں احباب سے معذرت خواہ ہے۔ تاہم جو مکاتیب مبارکہ محفوظ کئے جا سکے۔ اُن میں اس قدر مواد موجود ہے کہ اگر ان کا بغور مطالعہ کر کے تعلیمات پر عمل کیا جائے تو دنیا اور عاقبت دونوں میں سرخروئی حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ مکاتیب شریفہ زندگی کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ یہ خطوط کسی نجی ضرورت کے تحت نہیں لکھے گئے نہ ہی ان میں شخصیت کا اظہار نظر آتا ہے۔ بلکہ احباب کے خطوط کے سیدھے سادے لفظوں میں جوابات تحریر کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے معاملات میں اسلام کے زریں اصولوں کے تحت راہنمائی حاصل کر سکیں۔ ان خطوط میں دینی مسائل، نجی اور اجتماعی معاملات، انفرادی اور اجتماعی پریشانیوں کا حل، جسمانی اور روحانی بیماریوں کا شافی علاج، تصوف اور سلوک میں رہنمائی اور تعلیمی افکار اور دیگر ہر نوع کے معاملات کے بارے میں راہنمائی کی گئی ہے

یہ مکاتیب مبارکہ یقیناً ایک گرانقدر سرمایہ اور مقدس مجموعہ ہیں۔ جو عقیدت مندوں کے لئے خصوصاً اور دیگر مسلمانوں کے لئے عمومی راہنمائی کے لئے کافی مواد اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔

ارادہ تھا کہ یہ عظیم سرمایہ جلد از جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر محفوظ ہو جائے۔ تاکہ احباب استفادہ کر سکیں۔ زندگی کی بے وفائی کے خوف سے صرف اپنے مقصد پر نظر رکھتے ہوئے کتابت و طباعت کا فوری اہتمام کیا۔ یوں ان مراحل میں کئی ایک خامیاں رہ گئی ہوں گی۔ توقع ہے کہ صاحبِ علم احباب میری کوتاہیوں کی بجائے صرف مقاصد پر نظر رکھیں گے اور اشاعتِ ثانی میں ان کوتاہیوں کو دور کرنے میں معاونت فرمائیں گے۔

ہر مکتوب شریفہ سے پہلے مکتوب الیہ کا نام، پتہ اور خط کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہے۔ اس طرح ہر مکتوب مبارک کے مندرجات کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

ان مکاتیب مقدسہ کے محفوظ کرنے، ان کی ترتیب و تدوین اور کتابت و اشاعت میں جن احباب نے تعاون کیا ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں سرفراز فرمائے۔ آمین!

پروفیسر اکبر داد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

تاثرات

خط کی اہمیت عام طور پر اخبار کی طرح اس وقت تک بر قرار رہتی ہے جب تک اسے پڑھا نہیں جاتا۔ مکتوب الیہ نے جب اسے پڑھ لیا تو اس کی افادیت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اب وہ کاغذ کا ایک فضول ٹکڑا بن جاتا ہے اسے پھاڑ دیا جاتا ہے، ردی کی ٹوکری کی نذر کر دیا جاتا ہے، جلا دیا جاتا ہے یا کسی اور طریقہ سے اسے تلف کر دیا جاتا ہے۔ لیکن بعض خط اس عمومی قاعدہ سے مستثنٰی ہوتے ہیں انؐ کی افادیت ان کی خواندگی کے مرحلہ سے گذرنے کے بعد بھی بر قرار رہتی ہے۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ ان کی افادیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے وہ ایک قابل استفادہ دستاویز کی شکل اختیار کر لیتے ہیں وہ ایمان، عقیدہ اور عمل کی صحت کی علامت ونشان قرار پاتے ہیں، آنے والی نسلیں ایسے مکاتیب کو اپنے اسلاف کے بارے میں معلومات کی حتمی سند سمجھتی ہیں جس میں وہ بالکل حق بجانب ہوتی ہے۔ اس مجموعہ میں شامل مکتوبات کا تعلق قسمِ ثانی سے ہے۔ جس کا احساس خود صاحبِ مکتوب حضرت قبلہ عالم دامت فیوضہم القدسیہ کو بھی ہے۔ چناں چہ کئی خط اس قسم کے الفاظ پر اختتام پذیر

ہوتے ہیں اس خط کو سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے اسے پڑھتے رہا کریں۔

عام طور پر انسان کی زندگی دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔ عوامی، خانگی۔ عوامی زندگی سب کے سامنے ہوتی ہے لیکن خانگی زندگی بالعموم پس پردہ ہوتی ہے۔ اس چرخ نیلی فام کے نیچے کئی اصحاب عزیمت وہمت ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے اوقاتِ حیات کا ہر ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے وقف ہوتا ہے۔ ان کی خانگی، خاندانی اور عائلی زندگی میں مخلوقِ خدا کی راہنمائی وہدایت کا وافر سامان موجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صاحب مکتوبات اسی صف میں شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس مجموعہ میں خانگی اور خاندانی معاملات پر مشتمل مکتوبات بھی شامل ہیں۔ صلہ رحمی اور باہمی خاندانی محبت کے تعلق نے ان کے انداز بیان کو اتنا مؤثر بنا دیا ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اپنے داماد جناب الحاج محمد مشتاق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک وفات حسرت آیات پر جو مکتوب مبارک اپنے اہل خانہ کو روانہ فرمایا اس میں ہر باپ، ہر بیٹی اور دیگر تمام تعلق داروں کے لئے سامانِ رشد وہدایت اور راہِ عمل موجود ہے۔

مکتوبات شریفہ کا یہ مجموعہ خود صاحبِ مکتوبات کے حسنِ سیرت کا

آئینہ خانہ ہے۔ سیرت واخلاق کے حسن کی جملہ جزئیات کی جھلملاہٹ پورے جمال وجلال سے اس آئینہ خانہ میں انعکاس پذیر ہے۔ حسنِ سیرت کاکونسا جزئیہ ہے جو یہاں نہیں۔ تعلق باللہ حب رسول، اسلاف کرام اور لازوال عقیدت اور وابستگی، اتباع شریعت، پاسِ طریقت، تحریکِ عمل، باہمی تعلقات کی درستی، تسلیم ورضا، مصائب پر صبر، بے لوثی، سادگی، اختیاری فقر، خودداری، عاجزی وانکساری، آخرت کی رغبت، دنیا سے لاتعلقی، اس کی جانب صرف بقدر ضرورت التفات، مخلوقِ خدا سے ہمدردی، اپنوں کی دلداری، بیگانوں سے غم گساری، وابستگان سلسلہ پر بالخصوص اور تمام مسلمانوں پر بالعموم شفقت، عالم اسلام کی زبوں حالی پر دل گری، لغزشوں سے درگزر وعفو، پندونصائح، معرفت وسلوک، الغرض ہر وہ چیز موجود ہے جو تعمیر انسانیت کے لئے ضروری ہے۔

دنیا آج فتنوں سے پر ہے، پر آشوب دور ہے، انسانی شکلوں کی تعداد روز افزوں ہے لیکن حقیقی انسانوں سے دنیا خالی ہوتی جارہی ہے۔ نفس پرستی، خود غرضی اور ان کے نتیجے میں جنم لینے والے ظلم وستم نے انسانی قالبوں کو انسانیت کی روح سے خالی کردیا ہے۔ تخریب کا شکار انسانیت کی تعمیر کوئی آسان کام نہیں۔ یہ سب سے مشکل فن ہے۔ اس فن کے اسرار ورموز کے واقف صرف اللہ والے ہوتے ہیں جو ظلم

وبربیت اور خود غرضی کے ہیبت ناک طوفانوں میں ہدایت کی شمع ہاتھوں میں لئے دلوں کی روشنی کا سامان کرتے چلے جاتے ہیں۔ تنویرِ قلب اور طہارتِ نظر کی کیمیائے سعادت سے انسان نمادرندوں کو انسانیت کے اوصافِ جید سے مزین کرتے چلے جاتے ہیں۔ بھٹکے ہوئے آہووں کے ڈاروں کو قلب و نظر کی مقناطیسی قوت سے کھینچ کر سوئے حرم لے جاتے ہیں۔ ایسے نفوسِ قدسیہ بساغنیمت ہوتے ہیں ان کے ہر عمل کی بنیاد خلوص اور للّٰہیت کے مقدس جذبے پر استوار ہوتی ہے۔ ان کے مکاتیب کی جمع و ترتیب بنی نوع انسان کی بیش بہا خدمت ہے۔ لیکن بغیر قسمت کے یہ کب کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ ؎

یہ مرتبہ جس کو ملا اسی کو مل گیا

ہر مدعی کے واسطے دارورسن کہاں

اس مبارک مجموعہ میں ہر طبقۂ حیات کے لوگوں کے لئے سامانِ رشد و ہدایت موجود ہے۔ اس میں اپنوں کے لئے محبت، حقیقی تصوف سے وحشت زدہ اور نفور دلوں کے لئے دعوتِ فکر بلکہ سامانِ رغبت موجود ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پر خلوص محبتوں اور شفقتوں کا اظہار ہے۔ یہ مجموعہ رہتی دنیا تک یاد دلاتا رہے گا کہ اللہ والے کس طرح اپنوں کا دل مٹھی میں رکھتے ہیں اور کس طرح وحشی انسانوں

کے دلوں کو شکار کر کے اللہ کی یاد میں لگا دیتے ہیں۔ اس کا لفظ لفظ مقفل دلوں کے دریچوں پر دستک دیتا ہے تاکہ وہ وا ہوں، ان کے ویرانوں میں یادِ خدا کی تخم ریزی ہو، حب رسول کی آبیاری ہو اور شریعت و طریقت کی باد بہاری میں فصل اگے پروان چڑھے اور بار آور ہو۔ اس کا فقرہ فقرہ دلوں میں پیوست ہوتا چلا جاتا ہے ان کی رغبت کی جہتوں کو دنیا و مافیہا سے پھیر دیتا ہے۔ ان سے دنیا کی محبت نکال دیتا ہے اور خالقِ کائنات کی بارگاہ اقدس میں انہیں جبین نیاز جھکانے پر مجبور کرتا چلا جاتا ہے۔ شرط محبت و عقیدت ہے۔

وہ لوگ جو صاحبِ مکاتیب کی مجلسوں کے فیض سے مستفیض ہو چکے ہیں اور اب انہیں ترستے ہیں یہ مکتوبات ان کے لئے بیش ارمغان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس میں ان کے مرشد عالی مقام حضرت قبلہ عالم دامت برکاتہم العالیہ کے ارشادات عالیہ اور نصائح بلیغہ اس آن بان سے موجود ہیں کہ ایک ایک صحبت اور مجلس کی یاد تازہ ہو جائے گی اور وہ اپنے شیخ طریقت کی گرمی صحبت محسوس کئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ لوگ جن کے دلوں میں آپ کی مجلس مبارک میں حاضری کی آرزوئیں مچلتی ہیں ان مکتوبات مبارکہ کے مطالعہ کے بعد وہ بھی محسوس کریں گے کہ آپ کی مجلس مبارک کے فیض سے محروم نہیں ہیں۔ مثل

مشہور ہے خط آدھی ملاقات ہوتا ہے۔ ان کے مکتوب الیھم اگرچہ مختلف افراد ہیں لیکن ان کی افادیت تمام افراد امت کے لئے آج یکساں ہے۔ ان کا مخاطب ہر وہ فرد ہے جو طالب مولیٰ ہے، ہدایت کا متلاشی ہے، مبتلائے مصائب ہے اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے راہ عمل کے لئے سرگرداں ہے، جو کسی الجھن کا شکار ہے اور اس کے حل کے لئے پریشان ہے۔ عقیدت و محبت کو دل میں بسا کر آیئے اس مجموعہ شریفہ کا مطالعہ کیجئے اور اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کیجئے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم والحمد للہ رب العالمین

محمد علیم الدین عفی عنہ

دار العلوم سلطانیہ نزد کالادیو، جہلم

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ / ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وضاحت

اس مجموعہ مبارکہ میں شامل مکتوبات کا مضمون حضرت قبلہ عالم دامت فیوضہم القدسیہ کا ارشاد فرمودہ ہے جسے مختلف احباب طریقت نے تحریر کیا ہے۔ لہٰذا تعبیر میں اگر کوئی غلطی اور خطا ہے تو اس کی نسبت حضرت قبلہ عالم دامت برکاتہم العالیہ کی جانب نہ ہوگی اس کا ذمہ دار مکتوب نگار ہے۔

جامع مسجد الفردوس کوٹلی آزاد کشمیر

مکتوب نمبر ا

لاہور سے سعید اختر صاحب کا خط۔

مکان کی فروخت کے سلسلہ میں پریشان ہیں اور مکان فروخت کر کے جہلم رہنا چاہتے ہیں۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۔۷۔۹۱

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے اور کوئی حکمت اور مصلحت کارفرما ہوتی ہے۔ یہ تاخیر بھی شاید کسی بہتری کا پیش خیمہ ہو۔ آپ اس ذات پر کامل بھروسہ رکھیں اور پریشان نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے کاموں میں لگے رہیں۔ ناامیدی اور مایوسی کو قریب نہ آنے دیں۔ میں خدا کا عاجز بندہ ہوں۔ آپ کے حق میں دعاگو ہوں۔

اپنی والدہ سے سلام کہہ دیں۔ مکتوب اس پر ختم ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

مکتوب نمبر ۲

عبدالحق بھٹی، قادری ہوٹل نارووال کے خط کا

دربار عالیہ کی جانب سے جواب۔

۲۔۷۔۹۱

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ وقت متوجہ رہو۔ وہی ذات سب سے بڑا سہارا ہے۔ مشن ہسپتال سے ۱۰ مئی کو فارغ ہو کر آگیا تھا۔ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ سلسلہ کے درود شریف کا آپ کو علم ہی ہے۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم۔ کم از کم ۱۱سو مرتبہ پڑھیں۔

مکتوب نمبر ۳

لاہور سے دین محمد صاحب کے خط کا

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۔۷۔۹۱

سلام مسنون! اللہ تعالیٰ امن اور حفاظت میں رکھیں۔ صحت کلی سے پہلے سفر نہ کریں۔ شاید تکلیف بڑھ جائے۔ جانبین کی خیریت جاننے کا انحصار خط وکتابت پر رکھیں۔ اپنے وظائف اور عبادات کی طرف دھیان رکھیں۔ فی الحال آنکھ کے معائنہ کیلئے نہیں جاسکا۔ مکتوب شریف طبع ہو گیا ہے۔ آپ تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ گاہے گاہے

پڑھا کریں انشاء اللہ اہل طریقت کی راہنمائی کا بڑا مواد موجود ہے۔

مکتوب نمبر ۴

محمد رمضان صاحب، مدرس مسجد پرائمری سکول، چھاولہ بل ڈماس کے خط کا

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۹۱-۷-۲

سلام مسنون! یاد آوری کا شکریہ، دنیا فانی ہے اور اوامر ونواہی پر عمل کریں وقت کی اہمیت جانیں ورنہ کل پچھتاوا ہوگا۔ طبیعت ہر وقت نیکی کی طرف مائل رکھیں اور اولاد کو بھی یہی تلقین کریں ان کی ہدایت اور راہنمائی آپ پر ہے۔ مکتوب حاجی خلیل صاحب کی وساطت سے بھیج دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

مکتوب نمبر ۵

ملک محمد مظفر صاحب، D.E.O. ضلع باغ، ساکن باغ کے خط کا

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۹۱-۷-۱

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ

کو حفظ و امان میں رکھے۔ اور اپنی یاد کے ذوق و شوق سے نوازے۔ یہی اصل زندگی ہے۔ مکتوب کو گاہے گاہے پڑھا کریں۔ اس میں راہنمائی کا کافی مواد موجود ہے۔ اپنی خیریت کی خبر بھی دیتے رہا کریں۔ ہر وقت مرضیات الٰہی کو مد نظر رکھیں اور نا مرضیات سے بچیں۔ یہی تعلیم اپنے متعلقین کو دیں اور خیال رکھیں کہ وہ ان پر عمل کریں۔

مکتوب نمبر ۶

لندن سے خالد نذیر احمد صاحب کا خط

جس میں انہوں نے وضاحت پوچھی ہے کہ اگر نماز قضا ہو جائے تو اُس کے ساتھ پڑھے جانے والے اوراد و ظائف کب پڑھے جائیں گے ؟

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۹۱-۷-۲

سلام مسنون! خط ملا۔ آگاہی ہوئی۔ قضا نمازیں پڑھنی ضروری ہیں۔ البتہ اوراد و ظائف کے سلسلہ میں اتنی رخصت ہے کہ خواہ قضا نمازوں کے ساتھ پڑھیں یا علیحدہ وقت مختص کر کے پڑھیں مگر پورے کریں۔ خلا نہ رہے۔ اوراد و ظائف کے دوران اپنی حاجات مد نظر رکھیں

کہ جس طرح اولاد کی دینوی آسودگی کیلئے آپ کوشاں ہیں ان کی اخروی زندگی کا بھی فکر کریں۔ حکم ربانی ہے۔ قوا انفسکم واھلیکم نارًا۔ ختمات پڑھتے وقت ان بزرگوں کی ارواح طیبہ کا بھی خیال رکھیں جنہیں ایصال ثواب کرتے ہیں تاکہ مزید برکات حاصل ہوں۔ یاد آوری کا شکریہ۔

جملہ اہل خانہ کو سلام۔

مکتوب نمبر ۷

لاہور سے ضیغم عادل رضوی کا خط۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۔۷۔۹۱

سلام مسنون! اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ پریشانیوں سے نجات دے وہی ذات فاعل حقیقی ہے۔ ہم خدا کے عاجز بندے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حسن ظن کے نتیجہ میں آسانی کرے۔ ہو سکے تو تہجد کے نوافل پڑھا کریں۔ ہفتہ میں ایک بار ختم خواجگان پڑھا کریں دنیوی آفات کے لئے بڑا مؤثر ہے۔ خود بھی اور اہل خانہ کو بھی نماز کا پابند بنائیں۔ ختم خواجگان کا طریقہ شاہد ہمایوں صاحب سے حاصل کریں یا

پھر ہمیں لکھیں انشاء اللہ مہیا کریں گے۔ مکرر لکھا جاتا ہے کہ اللہ کی یاد سے غافل نہ رہیں۔

مکتوب نمبر ۸

مولوی بنارس صاحب، ساکن چکوال کے خط کا
دربار عالیہ کی طرف سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے چچا جان کی وفات کا سن کر صدمہ ہوا مگر اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رائے زنی کا کس کو حق پہنچتا ہے۔ ان کیلئے دعائے مغفرت کریں۔ ہم بھی اُن کی مغفرت کیلئے دعا کرتے ہیں۔ متعلقین کو صبر کی تلقین کرتے رہیں۔ ۵ ہزار کلمہ طیبہ شریف کا ثواب آپ کی ملک کرتا ہوں اسے چالیسویں کی دعا میں شامل کریں۔ موت پسماندگان کیلئے تنبیہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۹

محمد صدیق صاحب ضلع رحیم یار خان کے خط کا دربار عالیہ کی طرف سے جواب۔

سلام مسنون! یاد آوری کا شکریہ، مکتوب شریف انشاء اللہ بذریعہ ڈاک بھیجا جائے گا۔ جب طبیعت چاہے آجائیں۔ کچھ دن مسجد میں گزرایں یہاں گرمی مقابلۃً کم ہے۔ روحانی تازگی کے مواقع بھی میسر ہیں۔ معمولات جن کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ ٹھیک ہیں البتہ دھیان اور توجہ سے پڑھیں۔ ذکر قلبی نقشبندیوں کا پسندیدہ عمل ہے۔ ادھر زیادہ توجہ دیں۔ بال مبارک کے بارے میں آپ صاحب زادہ صاحب سے مشورہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ذوق وشوق میں اضافہ کرے۔ سب کو سلام۔

مکتوب نمبر ۱۰

حضرت ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ العالی

کے نام دہلی لکھا گیا تعزیتی خط ﴿مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۹۱ء﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

گرامی قدر جناب پیر صاحب جی مدظلہ العالی

مؤدبانہ سلام مسنون! جناب رحمت اللہ صاحب وکیل کا مکتوب گرامی پہنچا۔ صاحب زادہ حضرت آغا عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کا علم ہوا۔ انا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اس خبر سے سنگیانِ دربار کو صدمہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ

موت کا وقت معین ہے اس میں تاخیر و تقدیم نہیں اور مومن کو اپنی معراج تک پہنچنے کیلئے اس راہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ انسان جذبات کا مجموعہ ہے۔ غم واندوہ ایک طبعی امر ہے۔ ایسے حادثات پر متاثر ہونا لازمی امر ہے کیونکہ طریقت میں ہم اسی خاندان رشد وہدایت کے خوشہ چین ہیں اس خاندان کا ہر فرد ہمارے لیئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ ان کی وفات سے ایک اور شمع بجھ گئی۔ ہم سنگیوں کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں۔ اور اُن کے پسماندگان کو مخلوق کی راہنمائی اور دین کی خدمت کیلئے پسند فرمائیں۔ اس صدمہ پر سب سنگی آپ کے غم میں شریک ہیں۔ آپ کی پیرانہ سالی سفر کیلئے رکاوٹ ضرور ہے۔ موسم کھلنے پر اگر تعزیت کیلئے کوئٹہ آنے کا قصد فرمائیں تو ہم عاجزوں کو بھی پروگرام مرتب کرتے وقت ذہن مبارک میں رکھیں۔ ہم اصرار کی جسارت تو نہیں کرسکتے البتہ نیازمندی کے اظہار کے طور پر درخواست کرتے ہیں۔

سنگیانِ دربار عالیہ گلہار شریف

بذریعہ پنوں خان

مکتوب نمبر ۱۱

انگلینڈ سے خالد نذیر احمد صاحب کا خط جو ۸ جولائی کی ڈاک سے موصول ہوا۔ اس میں انہوں نے دنیاوی پریشانیوں کا ذکر کیا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۹ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔ زندگی مستعار ہے۔ بعد میں پچھتاوا ہوگا۔ دینوی ذمہ داریاں بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔ مگر انہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے حوالے کریں وہ ذات خود بہتر اسباب پیدا کرے گی۔ خود کو اور اولاد کو دین کی طرف مائل رکھیں۔ نماز پڑھیں آیہ کریمہ پڑھتے رہا کریں۔ پریشانیوں اور مصائب کیلئے مجرب ہے۔ ہم بھی دعاگو ہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۲

حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ سے مشتاق احمد صاحب ﴿کلاتھ مرچنٹ﴾ کا خط جو ۱۰ جولائی کی ڈاک سے موصول ہوا۔ کاروبار میں خسارے کی وجہ سے پریشان ہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۰ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! یاد آوری کا شکریہ، اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وقت مقرر کر کے پڑھیں۔ اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف پڑھیں۔ اتار چڑھاؤ زندگی کے ساتھ ہیں۔ فکر مند نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے۔ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ جماعت کی پابندی پر پوری توجہ دیں۔

اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سب درمانوں کا علاج ہے۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۱۳

محمد معروف صاحب نے بڑیگوڑہ تحصیل سنہسہ سے خط لکھا جس میں انہوں نے درج ذیل مسائل کے متعلق دریافت کیا ہے:

۱۔　ہمارے یہاں بڑیگوڑہ میں ایک بہت پرانا دربار ہے۔ جہاں جاہل لوگ بکرے لا کر ذبح کرتے ہیں اور پھر تقسیم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ بکرے وغیرہ فروخت کر کے رقم دربار شریف پر خرچ کی جائے۔

۲۔ گیارھویں شریف پکا کر دینا چاہیئے یا رقم درس وغیرہ میں لگ سکتی ہے۔

۳۔ میّت کے ساتھ جو چیزیں دی جاتی ہیں کیا وہ فروخت کر کے درس میں لگا دینا مناسب ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۵۔۷۔۹۱

سلام مسنون! خط ملا، جواب گزارش ہے۔ گیارھویں شریف کے بارے میں ہمارا مؤقف بھی وہی ہے جو جمہور اہل سنت وجماعت کا ہے۔ پکا کر کھلانے میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ یہ شرائط[1] جمع ہو جائیں۔

جگہ پاک وصاف ہو، پکانے والے پابند صوم وصلوٰۃ ہوں اور کھانے والے مستحقین ہوں۔

بصورت دیگر ہمارے نزدیک یہ صورت بہتر رہے گی کہ یہ رقم مساجد اور دینی درسگاہوں کے طلبہ کی ضروریات پر خرچ کی جائے اور

(۱) یہ افضلیت کی شرائط ہیں۔ اولیائے کاملین عزیمت پر عمل فرماتے اور اس کی تلقین فرماتے ہیں اس لئے ان امور کو حضرت قبلہ عالم دامت برکاتہم العالیہ نے بطور شرائط کے ذکر فرمایا ہے۔

ثواب حضرت پیرانِ پیر علیہ الرحمۃ کی روح کو ایصال کیا جائے کیونکہ آپ کی ساری زندگی دین کی نشوونما کیلئے وقف تھی۔ اپنے باقی سوالوں کو بھی اسی پر قیاس کرلیں۔ البتہ اسقاط کے معاملہ میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اسقاط شرعی اصطلاح میں وہ مال ہے جو مردہ کی قضا نمازوں کا حساب کر کے بطور کفارہ نکالا جاتا ہے۔ اس مال کے مستحق غرباء اور مساکین ہیں یا پھر دینی مدارس کے طلباء۔ یہ رقم مساجد پر خرچ نہیں ہو سکتی۔ مگر ہمارے ہاں اکثر اس شرعی حیلہ سے بہت تھوڑا سا مال بطور نذرانہ ثواب کی غرض سے مردہ کے ہمراہ کر دیا جاتا ہے جو حقیقتاً اسقاط نہیں۔ ایسی صورت میں یہ مال بھی یا اس کے عوض رقم دینی مدارس اور مساجد میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ہمارا یہ مشورہ ہے کہ اُس دربار کی آمدنی سے دربار کے جوار میں مسجد تعمیر کی جائے یا دینی درس گاہ جاری ہو جائے جہاں بچوں کو دینی واقفیت مہیا کی جائے اور اس کا ثواب بزرگوں کی روح کو ایصال کیا جائے۔ پکا کر کھلانا یا ذبح کر کے تقسیم کرنا بھی جائز ہے۔ مگر ان کے مقابلہ میں مسجد اور درس زیادہ افادیت کے حامل ہیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۴

عبدالواحد ولد مولوی غلام رسول کا جامعہ منہاج القرآن سے

خط محررہ ۹ جولائی ۱۹۹۱ء ﴿سکون قلب کیلئے وظیفہ﴾

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! پاس نفاس قلبی ذکر سے واقف ہوں گے۔ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد یہ ذکر تلقین کیا جاتا ہے۔ فجر اور عشاء کے بعد ﴿۵﴾ پانچ منٹ مقرر کرلیں۔ اور بزرگوں کی طرف توجہ سے یہ ذکر کریں۔ ۵۰۰ دفعہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اوّل و آخر ۱۰۰/۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر حضرت مجدد علیہ رحمہ کی روح کو ایصال کریں۔ دوزانوں بیٹھیں اور دورانِ ختم کلام نہ کریں۔ ان کے علاوہ پانچوں نمازوں کے بعد تسبیحات سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد اللہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار اور درود شریف ۱۱ بار پڑھا کریں۔ انشاء اللہ تسکین کا سامان مہیا ہوگا۔ اس خط کو سنبھال کر رکھیں۔ ہفتہ عشرہ کے بعد مطالعہ کرلیا کریں۔ نیز ادارہ کے قواعد کا پورا پورا احترام کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۵

چوہدری معراج دین صاحب کانارووال سے خط۔

بیٹا نافرمان ہو گیا ہے۔ لاکھوں روپے تباہ وبرباد کر چکا ہے۔ اب کوئی آسرا نہیں دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! حالات سے آگاہی ہوئی۔ ہم دعا گو ہیں اگر ہو سکے تو رات ۱۲ بجے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور کچھ نوافل ادا کیا کریں۔ اور اپنی عاجزی اور درماندگی کا اظہار کریں۔ اس کے علاوہ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ اولاد کیلئے والدین کی دعا اکسیر ہوتی ہے۔ ان کی اصلاح اور بہتری کیلئے دعا کرتے رہا کریں۔ ہم بھی اسی ذات سے دعا کرتے ہیں۔ آپ بھی اُس کا دامن تھامیں۔ درود شریف ﴿کاپی طبع شدہ﴾ ارسال ہے۔ ۱۱ صد بار پڑھیں دوران وظیفہ گفتگو نہ کریں اور مقصد کی طرف دھیان رہے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۶

زعیم عادل صاحب رضوی، ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر کا لاہور سے خط۔

۱۔ صبح کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

۲۔ کیا ہم میاں بیوی مل کر ختم خواجگان پڑھ سکتے ہیں؟

دربار عالیہ سے جواب

۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، ختم خواجگان کا جان کر خوشی ہوئی، اچھا کیا آپ نے دریافت کر لیا۔ دونوں اکٹھے مل کر پڑھا کریں البتہ اعداد و شمار کا خیال رکھیں۔ یہ سات جلیل القدر بزرگان سلسلہ کا ختم ہے۔ خشوع و خضوع سے اپنی حاجات پیش کریں۔ نظر رکھ کر پڑھیں۔ رات جلدی سونے کی کوشش کریں۔ اور رات کو غذا کم کھائیں۔ بستر زیادہ آرام دہ نہ ہو۔ پانی وغیرہ کا انتظام کر کے سویا کریں۔ اور موت اور اس کے احوال پیش نظر رکھا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر کریں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۷

حافظ محمد عجائب ولد صوفی محمد رفیق ساکن سہر منڈی کالونی، متعلم جامعہ نظامیہ لوہاری گیٹ لاہور کا خط۔

میں سکول میں نہیں پڑھا ہوا ہوں اس لیئے درس نظامی نہیں پڑھ سکتا۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی مجبوری اور معذوری کا پتہ چلا۔ ہر مشکل کا علاج کوشش اور شوق ہے۔ اگر آپ ۳۰ پارے قرآن مجید حفظ کر سکتے ہیں تو کیا اردو سیکھنا مشکل ہے۔ کتنی مثالیں موجود ہیں کہ کوشش سے انہوں نے محض اردو ہی نہیں سیکھی بلکہ عالم بن گئے۔ حافظ قاری فضل حسین صاحب، قاری محمد بشیر صاحب، مولوی اکبر حسین صاحب، مولوی فتح عالم صاحب۔ پتا چلتا ہے تعلیم کی بجائے آپ کو روزگار سے دلچسپی ہے۔ تجوید سیکھیں، مڈل پاس کریں، تاکہ کہیں تقرر ہو جائے۔ ہمت سے کام لیں تو اردو سیکھنا مشکل نہیں۔ پھر غور کریں۔ اب کی غفلت ساری عمر کا پچھتاوا ہو گا۔ ہم دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ رحم

کریں۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۸

محمد رفیق صاحب رضوی کا ابو ظہبی سے خط۔ واجبات کی وصولی کیلئے پریشان ہیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۹۱۔۷۔۲۷

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ ہم دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسانی کریں اور آپ کے الجھے ہوئے معاملات حل ہو جائیں۔ حج بیت اللہ شریف کی مبارک قبول ہو۔ واجبات کی وصولی کی کوشش کریں۔ اگر کوئی متبادل صورت آپ کے ٹھہرنے یا اہل وعیال کے قیام کی نہ بن سکے تو واپس آجائیں۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہیں۔ شاید اسی میں بہتری ہو۔ تاہم کوشش کریں کہ کہیں بہتر صورت نکل آئے۔ واجبات کی وصولی پر توجہ دیں۔ اور اپنے معمولات کا خیال کریں۔ ان پریشانیوں کا شکار نہ ہو جائیں۔ قبلہ پیر صاحب نے فرمایا:

غفلت والیاں دے کم بگڑ جاندے گلاں سدھیاں پٹھیاں بندیاں نی
عالم شاہ دانا فرما گئے منجی ستیاں دیاں کٹے جمدیاں نی

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۹

چارباغ سوات سے شہزادہ جان صاحب کا خط۔ نظر کے متعلق استفسار کیا ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! یاد آوری کا شکریہ۔ نظر اگرچہ پہلے سے بہتر ہے۔ کتابی معمولات پڑھ نہیں سکتا۔ شاید عینک لگوانے کے بعد بہتر ہو جائے۔ تاہم مسجد کی آمدورفت میں آسانی ہے۔ اپنے معمولات کا خیال رکھیں۔ بزرگوں کی کتب بھی زیر مطالعہ رکھیں بڑے فائدے کی چیزیں ہیں۔ "مکتوب" جو عرس مبارک کے موقع پر پڑھ کر سنایا گیا تھا طبع ہو چکا ہے۔ اس کی چند کاپیاں ارسال ہیں۔ گاہے گاہے پڑھا کریں فائدے کی چیز ہے۔ باباجی کے مزار شریف پر اس بندہ کیلئے دعا کریں ان کی تاریخ وصال پر اگر پہلے سے جاری نہیں تو اب قرآن خوانی کرایا کریں اور مختصر سا کھانے کا اہتمام۔ باباجی کی ذات بڑی برکات کا ذریعہ ہے۔ اولاد کو بھی تاکید کرتے رہیں۔ قوا انفسکم واھلیکم نارًا ۔ واضح حکم ہے۔ انہیں باجماعت نماز کی تلقین کریں۔ ایک ہی بار دنیا میں آنا ہے

اس کی اہمیت سمجھنی چاہیئے اور اس کے ہر لمحہ کی قدر کرنی چاہیئے تا کہ کل واپسی کا بگل بجے تو ندامت نہ ہو۔ سب کو سلام پہنچادیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۰

کشمیر نگر حافظ آباد سے محمد حنیف صاحب کا خط۔ لکھتے ہیں کہ عمرہ شریف کیلئے گیا تھا وہاں آپ کو مقامات مقدسہ پر بہت یاد کیا۔ اس کے علاوہ دردوں نے پریشان کرر کھا ہے۔ دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۹ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے جذبات نے بڑا متاثر کیا۔ آپ نے ہمیں مقامات مقدسہ پر یاد کیا اور خوب یاد کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس خدمت کا اجر دے۔ تکلیف کا جان کر دکھ ہوا بعض احباب کہتے ہیں کہ دو کھجور گرم قہوہ کے ساتھ رات سوتے وقت استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیتے ہیں آپ بھی یہ عمل دو چار ہفتے کر کے دیکھ لیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۱

16 ڈویژن بیٹل سکول رحیم یار خان سے میجر محمد رزاق صاحب کا خط۔

تسکین قلب اور نجات کیلئے کچھ نصیحتیں اور اورادو وظائف لکھیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۹ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! یاد آوری کا شکریہ، اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و ایمان میں رکھے۔ نماز کی پابندی کریں۔ اگر ممکن ہو تو باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کریں۔ وقت مقرر کریں اور یہ پڑھا کریں۔

یا اللہ۔ یا رحمٰن۔ یا رحیم۔ یا حیُّ یا قیوم ۵۰۰ مرتبہ پڑھیں اول و آخر درود شریف صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد والہٖ وسلم۔

تعداد کا خیال رکھیں کم و بیش نہ ہو۔ دوران وظیفہ گفتگو سے پرہیز کریں۔ اپنے دنیوی مسائل و اُخروی فکر پیش نظر رکھیں۔ اگر پابندی کی تو اللہ تعالیٰ فائدہ دیں گے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۲

محمد یوسف صاحب ولد پیر عالم خطیب جامع مسجد سیکٹر ای تھری میر پور کا خط۔

میرا ایک عزیز ہے اس نے ۲۳ پارے کہیں اور یاد کیئے ہیں۔ اب ان کی خواہش ہے کہ اس عزیز کو جناب کے زیر سایہ درس میں داخل کروائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۹ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ درس کمیٹی سے رابطہ قائم کریں۔ اگر گنجائش ہو اور بچہ درس کے قوائد و ضوابط کا احترام کر سکے تو داخلہ ممکن ہو سکے گا۔ مگر کتنا بہتر ہو تا کہ جہاں اُس نے ۲۳ پارے یاد کیئے وہاں ہی بقیہ سات پارے یاد کرتا۔ تاکہ انہیں اپنی محنت کی خوشی ہوتی۔ آخر انہوں نے ۲۳ پارے یاد کرانے کی کتنی سعی بلیغ کی ہو گی۔ آپ کی یہ معمولی حرکت ان کیلئے ذہنی اور قلبی اذیت کا باعث بنے گی۔ آپ اپنے ارادے اور فیصلے پر ٹھنڈے دل سے غور کریں بعد میں جہاں چاہے منزل یاد کرے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۳

اسرار احمد صاحب لیفٹینٹ کرنل کا کوئٹہ سے خط

دینی اور دنیاوی بہتری کیلئے دعا فرمائیں اور دعا کریں کہ بچے پابند شریعت ہو جائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۳۰ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ ہم دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو نیک ارادوں اور خواہشات میں کامیابی عطا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالاتے رہیں اوامر ونواہی کا خیال رکھیں۔ دارین کی سعادت احکام شریعت کی اتباع میں ہے۔ خط سنبھال رکھیں گاہے گاہے پڑھا کریں۔ ایک مکتوب بھی ارسال ہے۔ اس کا ادب کریں اور اسے غور سے پڑھیں اور کبھی کبھی پڑھتے رہا کریں۔ اس پر عمل فائدہ دے گا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴

اللہ بخش صاحب بھٹی کا بہاول پور سے خط

آپ کے ایک عقیدت مند کی وجہ سے غائبانہ تعارف ہے۔ میں

سرور کائنات ﷺ کی زیارت کا خواہاں ہوں۔ میری نوکری میں ترقی کا معاملہ کٹھائی میں پڑا ہوا ہے۔ کوئی تعویذ ارسال فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۳۰ جولائی ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ درود شریف کی کثرت رکھیں اور حضور علیہ الصلوات والسلام کی کامل اتباع کی کوشش کریں۔ یہی اصل زیارت ہے۔ اگر ممکن ہو تو وقت مقرر کر کے

یا اللہ۔ یا رحمٰن۔ یا حیُّ یا قیوم ۵۰۰ مرتبہ پڑھیں، اول آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

بندہ کے سلسلہ میں شاید کسی عقیدت مند نے مبالغہ سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر ابتلا سے محفوظ رکھے۔ بس اس کی ذات کی طرف دھیان رکھیں وہی مؤثر حقیقی ہے۔ ایک مکتوب بھی ارسال ہے۔ ادب سے رکھیں اور غور سے پڑھیں گاہے گاہے پڑھتے رہیں فائدہ ہو گا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵

دھیلی والا ضلع نارووال سے حیدر علی صاحب کا خط

داماد کی فوتگی کی اطلاع اور دعا کیلئے عرض۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۔۸۔۹۱

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے داماد کی رحلت کا پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل اور صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کریں۔ ہماری طرف سے ختم شریف میں ۵ ہزار کلمہ طیبہ شریف شامل کریں۔ -/10 روپے ارسال ہیں۔ ختم کیلئے نمک وغیرہ خرید لیں۔ ختم کیلئے یتامیٰ کے ترکہ سے کچھ بھی استعمال نہ کیا جائے۔ شرعاً جائز نہیں کوئی رشتہ دار اپنی طرف سے ختم کرے۔بلکہ آپ بھی احتیاط کیا کریں کہ ایسے مقامات جہاں بچے یتیم ہوں، کھانا کھانے سے پرہیز کریں۔ ولاتقربو مال الیتیم..... نص قطعی ہے بلکہ دوسروں تک بھی یہ پیغام پہنچائیں۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۲۶

محمد سعید انجم صاحب تاجپوری کا خط

بچی کی شادی کے سلسلہ میں تاریخ مقرر کریں اور ساتھ مشورہ دیں کہ راولپنڈی والوں ﴿بیوی بچوں﴾ کو بلایا جائے یا نہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

یکم اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی اپنی سمجھ کے مطابق شادی کی یہ تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ ۱۹ صفر / ۳۰ اگست بروز جمعہ، ردّوبدل کا آپ کو اختیار ہے۔ رہا دوسرا معاملہ ہم درویش صلح جو ہیں۔ ہم عفوودرگزر کی ہی تعلیم دیتے ہیں۔ معافی کو فتح قرار دیتے ہیں۔ بہتر مستقبل کیلئے ہم یہی مشورہ دیں گے کہ اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں بلکہ بیوی بچوں کو گھر لانے کی کوشش کریں تاکہ مستقبل خوشگوار ہو آگے خود سوچ لیں۔ نماز اور یادِ خدا سے وابستہ رہیں۔ یہ سکون کا واحد راستہ ہے۔

نوٹ: یہ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۷

شاہد ہمایوں صاحب XEN/PWD فیصل آباد کا خط

دو ٹھیکیدار اور دفتر کا کچھ عملہ میرے خلاف جھوٹے مقدمات بنوا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں دعا فرمائی جائے۔ معمولات حسبِ سابق جاری ہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۳ اگست ۱۹۹۱ء

خط ملا، یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنے معمولات پورے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں میں لگے رہو۔ مومن کسی کی دل آزاری نہیں کرتا خواہ دوسرے مخالفت ہی کیوں نہ کریں۔ آپ کو اپنی ذات اور کام سے مطمئن ہونا چاہیئے۔ دوسروں کی مخالفت سے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ دنیا ہے اس میں مفادات اور خواہشات کا تصادم رہتا ہے مگر جو متوجہ الی اللہ ہوں انہیں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حمایت سہارا دیئے رہتی ہے۔ یہ خط سنبھال کر رکھنا اور گاہے گاہے پڑھتے رہنا۔

فقط   والسلام

مکتوب نمبر ۲۸

تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی ﴿پنڈ بینکو﴾ سے راجہ محمد داؤد صاحب کا خط۔

پہلی مرتبہ لکھ رہا ہوں سخت غریب آدمی ہوں زمین کا مقدمہ چل رہا ہے۔ چھوٹی سی دوکان ہے بڑی مشکل سے گزارا ہوتا ہے بے حد مقروض ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۳ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کا دامن مضبوطی سے تھامے رہو۔ اُس ذات کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ نماز پابندی سے پڑھیں۔ ہو سکے تو باجماعت پڑھیں۔ ساری کوشش اُس ذات کی رضا کیلئے ہونی چاہیئے۔ ہم دعا گو ہیں اپ ۷۸۶ بار بسم اللہ شریف صحت لفظی کے ساتھ اپنی دینی اور دنیوی حاجات مد نظر رکھ کر روزانہ بوقت فرصت پڑھا کریں۔ سورۃ یٰسٓ بعد نماز فجر اور سورۃ واقعہ بعد نماز مغرب بلاناغہ پڑھیں۔ جہاں بیعت ہیں اُن کی ہدایات پر عمل کرتے رہیں اور اُن سے رابطہ رکھیں خواہ قلمی ہی ہو۔ راہنمائی ملتی رہے گی۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۹

وادی لیپہ مظفر آباد سے فیلڈ انجینئر الطاف حسین صاحب

﴿ساکن کلہ﴾ کا خط

میری ٹریڈ فیلڈ انجینئر ہے۔ میں نے فوج ہی میں میٹرک پاس کی ہے اب مجھے اگلا رینک ملے گا۔ حالانکہ میرا ارادہ ہے کہ ٹریڈ تبدیل کروالوں اور کلرک ٹریڈ لوں کیونکہ اس طرح مجھے ۱۵ سال کے بعد ریٹائرمنٹ مل جائے گی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد میں دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں اور بطور کلرک بھی مین مزید تعلیم حاصل کر سکوں گا۔ اس سلسلہ میں راہنمائی فرمائی جائے تاکہ میں ٹریڈ تبدیل کرنے کیلئے درخواست دوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۴ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ کے جذبات قابل قدر ہیں مگر موجودہ حالات کی روشنی میں میرا خیال ہے کہ آپ فی الحال یہی ملازمت جاری رکھیں۔ ٹریڈ تبدیل نہ کریں۔ ترقی سے آپ کے مالی حالات بہتر ہوں گے انشاءاللہ۔

فوجی ملازمت جہاں رزق حلال کا باعث ہے وہاں ملکی دفاع کے
اعتبار سے مقدس ملازمت ہے۔ اگر ملک کی خدمت کا جذبہ صادق
ہو۔ رہا تعلیم کا شوق، آپ اپنی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں جب رخصت پر
آیا کریں گے آپ کو اس دوران کسی عالم سے ضروری تعلیم حاصل کرنے
کیلئے بندوبست کر دیں گے۔ ترقی سے جہاں تنخواہ معقول ہو گی وہاں پینشن
بھی بڑھے گی۔ تعلیم کے حصول میں کئی سال لگتے ہیں شاید آپ کی
طبیعت سرد ہو جائے یا حالات ساتھ نہ دیں تو اس سے بہتر ہے کہ
ملازمت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

ہمارا مشورہ حتمی نہیں ہے۔ آپ اپنے حالات کی روشنی میں جو
فیصلہ بہتر سمجھتے ہیں کریں اور اس سے ہمیں بھی آگاہ کریں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۳۰

محمد الطاف صاحب کرافٹسمین، آرمی مظفر آباد ساکن رجور سنہسہ
لکھتے ہیں کہ ہماری کامیابی اور ایمان کی سلامتی کیلئے دعا فرمائیں۔ والد
صاحب ان دنوں میرے رشتہ کے سلسلہ میں بات چیت کریں گے

بہتری کی دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۵ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کریں۔ صبح قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھیں وہی مسبب الاسباب ہے۔ ہم دعا گو ہیں۔ سنگیوں کے سلسلہ میں دعا میں کوتاہی نہیں کرتے۔ اللہ کے حضور آپ بھی گداز اور خلوص کے ساتھ دعا کریں۔

والسلام فقط

مکتوب نمبر ۳۱

محمد منشاء صاحب کا فیصل آباد سے خط

میری چھوٹی بچی سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں بلڈ پریشر ہے۔ کچھ ڈاکٹر کہتے ہیں دل اور پھیپھڑے بالکل ٹھیک ہیں۔ کوئی کہتا ہے نفسیاتی اثر ہے۔ تعویذ اور دعا کیلئے عرض ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

٦ اگست ١٩٩١ء

سلام مسنون ! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانی دور فرمائیں اور آپ کو سکون عطا فرمائیں دعا گو ہیں۔ دنیا دار المحن ہے۔ کبھی عسر کبھی یسر اس کا خاصا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں۔ آپ اللہ پر بھروسہ کر کے ہر روز نماز فجر کے بعد یا سنتوں اور فرضوں کے درمیان سورۃ فاتحہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے میم کے وصل سے مع آمین پڑھیں۔ اول آخر ١١، ١١ بار درود شریف اور ایک بار سورۃ یٰسٓ شریف پڑھیں۔ پانی پر دم کر کے مریضہ کو دیں اللہ تعالیٰ شفا دینے والے ہیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ٣٢

جامعہ سراجیہ رسولیہ اعظم آباد فیصل آباد سے شیخ الحدیث صاحب کا خط۔

آپ کی طرف سے بھیجے گئے طلباء نے یہاں لڑائی کی ہے جس کی وجہ سے انہیں مدرسہ سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۷ اگست ۱۹۹۱ء

حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی

ہدیہ سلام مسنون! آپ کا نوازش نامہ ملا، حاجی پیر صاحب نے ہم تک پہنچایا۔ حالات سے واقفیت ہوئی۔ جان کر دکھ ہوا کہ آپ کو ہمارے طلباء کے ناروا رویہ سے تکلیف ہوئی ہے۔ آپ کی مقتدر شخصیت ہر اعتبار سے ہمارے لیئے قابل احترام ہے۔ ہم اس قسم کی حرکات کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے۔ اسے شامت اعمال کا نتیجہ تصور کرتے ہیں۔ آج کل طلباء قابل اعتماد نہیں اور ان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا شفیع صاحب نے جب طلباء بھیجنے کا اشارہ دیا تھا تو ہم نے کہا کہ اب فضا بدل چکی ہے۔ طلباء طبعاً آزاد ہیں ہم کوشش تو کرتے ہیں شاید ہمارے اخلاص للٰہیت میں فرق ہے ورنہ جہاں اخلاص ہو وہاں بگڑے کام سنور جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات ہماری محبت میں برکت دے اور اوروں کی اصلاح احوال میں ہماری مدد فرمائے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۳

محبوب عالم صاحب ولد حاجی محمد زمان مرحوم کا گوجرانوالہ سے خط۔

بلڈ پریشر اور گیس کی تکلیف ہے۔ قرض بہت دینا ہے۔ دعا اور تعویذ کیلئے عرض ہے۔ مجھے شہر سے دو صد روپے ملے ہیں اُن کا کیا کروں؟

دربار عالیہ سے جواب

۷ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات آپ کی پریشانیاں دور فرمائے۔ پرہیز لازم ہے۔ سادہ غذا کھائیں۔ مرغن اور چکنی چپڑی چیزوں سے پرہیز کریں۔ ڈاکٹروں کے مشورہ پر عمل کریں۔ بھوک چھوڑ کر کھانا کھائیں۔ تعویذ بھی ارسال ہیں۔ فاعل حقیقی اللہ کی ذات ہے۔ اُس پر بھروسہ کریں۔ خود اور سارے گھر والے نماز کی پابندی کریں ختم خواجگان بھی معمول بنائیں۔ روپوں کے بارے میں انتظار کریں۔ اگر کوئی کہے کہ میرے گرے ہیں تو یقین کر کے دے دیں۔ ورنہ کچھ عرصہ بعد کسی درس میں

دے دیں۔ ثواب کی نیت اصل مالک کیلئے کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۴

عذرا پروین صاحبہ کابوریوالہ، پاکستان سے خط۔

میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ میرے دو بچے ہیں۔ بچہ دو سال کا اور بچی دو ماہ کی۔ دعا فرمائیں اور کوئی وظیفہ بتائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت دے اور میرے بوڑھے والدین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ دے میرا خاوند بچے میرے پاس رہنے دے۔

دربار عالیہ سے جواب

۸ اگست ۱۹۹۱ء

خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ استوار رکھیں۔ وہی ذات بہتر صورت پیدا کرنے والی ہے۔ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ درود شریف ہر دکھ کا درماں ہے۔ یہ تصور کرکے پڑھیں کہ آپ روضہ شریف کے سامنے کھڑی پڑھ رہی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سن رہے ہیں۔ اپنی حاجات بھی پیش نظر رکھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۵

سیکرٹریٹ وزارتِ صحت اسلام آباد سے منیر احمد کا خط۔

بندہ آپ کے ارشادات سننے اور ان سے مستفیض ہونے کا مشتاق ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کسی مسلمان کو کسی شیخ سے بیعت ہونے کیلئے کن شرائط کا پابند ہونا ضروری ہے۔ دعا کیلئے بھی عرض ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۸ اگست ۱۹۹۱ء

محترم صدیقی صاحب

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے ذوق وشوق میں اضافہ فرمائیں اور دین کیلئے شرح صدر فرمائیں۔ آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائیں۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ محض صحت کی خرابی کی وجہ سے ملاقات متروک ہے ورنہ میں اس قابل نہیں کہ راہنمائی کر سکوں۔ مجھ سے بہتر آدمی راہنمائی کیلئے موجود ہیں۔ آپ ہو سکے تو ان سے رابطہ قائم کریں۔ چند دن پہلے ایک صاحب آئے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ منیر صاحب چچازاد بھائی اور میری ہمشیرہ ان کی اہلیہ ہے۔ آپ نے ان کے متعلق نہیں لکھا حالانکہ ان کا

اظہار تھا کہ وہ آپ کے ہمراہ رہتے ہیں۔ والسلام مع الاکرام

جامع مسجد الفردوس

مکتوب نمبر ۳۶

مظفر آباد سے چوہدری بشیر صاحب کی اہلیہ کا خط۔

﴿سیکرٹری الیکشن کمیشن مظفر آباد سابق ڈی سی کوٹلی﴾

بیٹیوں کے رشتہ کے سلسلہ میں پریشان ہوں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بہتر اسباب پیدا کریں۔ جلد ہی آپ کے پاس حاضری کا پروگرام ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۸ اگست ۱۹۹۱ء

خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ ہر آن متوجہ الی اللہ رہیں۔ وہی ذات فاعلِ حقیقی ہے اور مؤثر حقیقی ہے۔ آیت کریمہ پڑھا کریں۔ جب سوا لاکھ ہو جائے تو مختصر سا ختم دیا کریں اور اپنی حاجات کو مد نظر رکھیں۔ آپ کا آنا ضروری نہیں۔ جہاں رہیں یاد رکھیں۔ البتہ اگر سہولت ہو تو آنے میں قباحت نہیں۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے کام آپ کی خواہش کے مطابق حل کریں۔

چوہدری صاحب کو سلام۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۷۳

مولانا عبدالرحیم صاحب کا خط۔ ﴿ماشو گگر پشاور﴾

بخیریت پہنچنے کی اطلاع اور دعا کیلئے عرض ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۸ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! نوازش نامہ ملا، آپ کی بخیریت پہنچنے کی خوشی ہوئی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے ہیں۔ نیک لوگوں کا اصول ہے کہ وہ دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ آپ نے بھی اُسی حسنِ ظن کا اظہار کیا۔ ورنہ بندہ ان القابات اور خطابات کا متحمل نہیں اور بندہ کے حق میں موزوں نہیں۔ اگر آئندہ خط لکھیں تو بندہ کو اس کی حیثیت کے تحت خطاب کریں۔ سلامتی ایمان کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کریں۔ گاہے گاہے اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۸

شاہ رُخ صاحب کا یو اے ای سے خط۔ ﴿ساکن تڑالہ﴾

پہلی دفعہ خط لکھ رہا ہوں۔ پہلے سعودی عرب تھا اب دوبئی میں ہوں۔ ہر طرف ناکامی ہوتی ہے۔ سکون بالکل نہیں۔ آپ سے ملاقات کا خواہش مند ہوں۔ خواب میں مجھے ایک بزرگ ملے مگر جگہ کا پتہ نہ چل سکا۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۰ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ ہم خدا کے عاجز بندے ہیں۔ آپ کیلئے دعا گو ہیں۔ آپ نماز پنجگانہ باقاعدگی سے پڑھیں اور ہر دم متوجہ الی اللہ رہیں۔ جس خواب کا آپ نے اشارہ کیا ہے میں ان معاملات سے آگاہ نہیں ہوں۔ شاید کسی عقیدت مند نے میرے حق میں مبالغہ کیا ہو۔ میری ملاقات کیلئے کام چھوڑ کر نہ آجائیں میں معذور ہوں اور ملاقات کم ہوتی ہے۔ دعا نزدیک دور یکساں اثر رکھتی ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۹

احمد نواز صاحب کا خط۔ بندہ نے اس سے قبل بغرض زیارت حاضری کی اجازت چاہی تھی لیکن بوجہ سردی اجازت نہ ملی تھی۔ اب اگر اجازت مل جائے تو حاضر ہونا چاہتا ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۰ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور اپنی مرضیات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ میں خرابئ صحت کی وجہ سے بہت کم ملاقات کرتا ہوں۔ البتہ نماز کے دوران بندہ توفیق الٰہی سے مسجد میں حاضر ہوتا ہے۔ دیکھ لیں گے۔ رہا دعا کا معاملہ تو کہتے ہیں کہ غائب کی دعا حاضر کے مقابلہ میں زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اگر آپ صحت یا بڑھاپے کی وجہ سے سفر باسہولت نہ کر سکتے ہوں تو ساتھی ہمراہ لے آئیں۔ طبیعت چونکہ مستقیم نہیں رہتی ملاقات کی خواہش اور ارمان ادھورا رہتا ہے۔ اسلیئے ملاقات سے پرہیز کرتا ہوں۔ آپ کی آمد پر جس طرح اللہ کو منظور ہوگا۔

فقط　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۴۰

محمد رشید ولد محمد امین ساکن چھاترہ تحصیل وڈاک خانہ عباس پور ضلع پونچھ کا خط۔

میں محکمہ تعمیرات عامہ عمارات ڈویژن راولاکوٹ میں بطور سینئر اکاؤنٹس کلرک ملازم ہوں۔ میری گھریلو زندگی بیماریوں کی وجہ سے نہایت تلخ ہے۔ والدین بیوی اور خود بھی بیمار رہتا ہوں اور اس وجہ سے خاصا مقروض بھی ہوں۔ حالات کی بہتری کیلئے دُعا کی گزارش ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۴۔۸۔۹۱

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ ہم عاجز دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ وامان میں رکھے۔ اوامر ونواہی کا خیال رکھیں۔ نماز کی پابندی کریں اور اپنے گھروں میں نماز پڑھا کریں۔ اگر ہو سکے تو وقت معین کر کے ۵۰۰ بار سلام قولاً من رب الرحیم۔ اول آخر ۱۰۰، ۱۰۰ بار درود شریف اور سورۃ یٰسٓ پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سب بیماریوں کا مؤثر علاج ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۴۱

محمد منشاء صاحب نائیک کا ایس اے سی سگنل کمپنی کلفٹن کراچی سے خط۔

میں اس نئی کمپنی میں تبدیل ہو کر آیا تو کمپنی کمانڈر صاحب کے حکم سے اصلاح معاشرہ پر لیکچر دیا جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔ اب نومبر دسمبر میں آرمی کی سطح پر تقریری مقابلہ راولپنڈی اور پھر پشاور میں ہوگا۔ کمپنی کمانڈر صاحب نے زبردستی میرا نام بھیج دیا ہے۔ اول آنے والوں کو عمرہ کی سعادت حاصل ہوگی۔ دعا اور نظر کرم کیلئے عرض ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۴۔۸۔۱۹۹۱

سلام مسنون! خط مل گیا۔ آپ کی صلاحیت پر خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے متوجہ الی اللہ رہیں۔ درود شریف کی کثرت کریں۔ درود شریف کا پرچہ ارسال ہے۔ تعداد پوری کریں۔ اگر ایک وقت میں نہ ہو سکے تو دو تین وقت میں پوری کریں۔ البتہ روضہ اطہر کی طرف متوجہ ہو کر پوری محویت کے ساتھ پڑھیں اور اس ورق کو محفوظ رکھیں۔ نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی

طمانیتِ قلب کاذریعہ ہے۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۴۲

شہزادرشید صاحب کالاہور سے خط۔

آپ کے بتائے ہوئے وظیفہ سے کاروبار میں خاطر خواہ فرق پڑ گیاہے۔ آپ سے دعاکی استدعاہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ نماز کی پابندی رکھیں۔ اسباق توجہ سے پڑھیں۔ ہر کام کیلئے وقت معین ہے وہ ذات وقت پر آسائشیں پیدا کر دیتی ہے۔ مگر ہمہ تن متوجہ دنیا کے لئے نہ رہیں۔ یہ عارضی زندگی ہے جو ہر طور گزر جائے گی۔ اُخروی زندگی کی فکر رکھیں۔ جو اصل مقصدِ حیات ہے۔ اس میں شک نہیں دنیا بھی اہم ہے مگر آخرت کو اس پر قربان کرنا دیوانگی ہے۔ اگر ممکن ہو تو وظیفہ دوبار دھیان اور توجہ سے پڑھا کریں۔ اللہ کی یاد میں ہی سب برکتیں ہیں۔ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھتے رہا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۴۳

پوٹھ بخش سے حبیب الرحمٰن صاحب کا خط۔

دل گھبراتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے جیسے وقتِ آخر ہے۔ سکون بالکل نہیں ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ بہتر کریں آپ بزرگوں کی نیک نشانی ہیں آپ کو دیکھ کر ان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ تعویذ ارسال ہیں۔ عرق گاؤزبان میں دوبار استعمال کریں۔ فجر اور نماز عصر کے بعد بہتر رہے گا۔خالص شہد استعمال کریں۔ آپ زیادہ تر متوجہ الی اللہ رہیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں۔صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اس کی یاد کی فراوانی کا موقع ملے۔ عرق گاؤزبان ٹھنڈی جگہ یا فریج میں رکھیں اور منہ نہار استعمال کریں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۴۴

بمقام پھگواٹی نزد ہجیرہ ضلع پونچھ سے محمد بشیر ولد محمد اکبر صاحب کا خط۔

میری والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد میری ہمشیرہ ہر وقت سوچ میں رہی اور روتی رہی جس کی وجہ سے اُس نے کھانا پینا ترک کر دیا۔ اکثر خاموش رہتی ہے، زبردستی کھانا کھلائیں تو الٹی سیدھی باتیں کرتی ہے۔ ہمارا وہاں حاضر ہونا ضروری سمجھیں تو حکم دیں یا تعویذ بھیج دیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ یہاں آنے یا لانے کی ضرورت نہیں۔ تعویذ ارسال ہیں۔ بہتر رہے گا کسی عامل یا ماہر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ بندہ تو صرف اللہ کا نام ہی جانتا ہے اور اس پر بھروسہ رکھتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتا ہے کیونکہ اس نام میں بڑی برکت ہے۔ بندہ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ رحم کریں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۴۵

صوفی محمد نذیر صاحب کاگر جاکھ گوجرانوالہ سے خط۔

جناب کی صحت کیسی ہے میری صحت خراب رہتی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔وظائف بھی مکمل نہیں پڑھ سکتا۔ نماز بھی بیٹھ کر پڑھتاہوں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، خط دیکھا پرانی یاد تازہ ہوگئی۔ کیونکہ دربار عالیہ کی تاریخ آپ سے وابستہ ہے اور اُس قافلہ کی آپ آخری نشانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور تندرستی عطا کریں اور ہم میں زیادہ عرصہ موجود رہنے کا موقع دے۔ ہم آپ کی خیریت کے لئے دعاگو ہیں۔ گاہے گاہے اپنی خیریت سے آگاہ رکھیں۔ ہمشیرہ صاحبہ سے سلام کہہ دیں اور دیگر عزیزان سے سلام۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۴۶

صوفی محمد بنارس صاحب کاچکوال سے خط۔

خیریت کا پتہ کرنا مقصود ہے اور سب کی طرف سے سلام عرض ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ جو اورادو وظائف یہاں سے حاصل کیئے ہیں اُن کی پابندی کریں اور نماز باجماعت پڑھیں۔ اہل خانہ کو نماز کا پابند کریں۔ ان کی اصلاح کی ذمہ داری بھی آپ کے کندھوں پر ہے۔ آپ سے اس کوتاہی کی پرسش ہوگی۔

دنیوی زندگی کی بہار بھی اللہ کی یاد سے اور آخرت کی نجات اور فلاح بھی اسی سے ہے۔ خط سنبھال کر رکھیں گاہے گاہے پڑھا کریں فائدہ ہوگا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۷۴

ماسٹر مولوی محمد غوث صاحب خطیب وامام مسجد کا محلّہ مغربی یٰسین کلاں تحصیل وضلع اٹک کا مکتوب۔

میرا چھوٹا لڑکا جسکا نام محمد شجاع ہے نے صرف ناظرہ قرآن پڑھا

ہے۔ پھر سکول میں داخل کروایا نویں جماعت میں فیل ہو گیا پھر پرائیویٹ دسویں کا امتحان دلوایا تین دفعہ فیل ہو چکا ہے۔ اس سال زبردستی امتحان میں بٹھایا اس کے علاوہ اس نے بال بڑے بڑے رکھے ہوئے ہیں۔ بڑا لڑکا حافظِ قرآن ہے وہ بھی اور اسکی والدہ بھی اسے سمجھا چکے ہیں مگر نتیجہ صفر ہے دعا کیلئے عرض ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ کے خاندان کے نونہالوں سے یہ توقع نہ تھی۔ خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ اُن سے دین کی خدمت لے گا۔ مگر آپ کی داستان نے ہمیں پریشان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دامن تھامیں۔ وہی ذات دلوں کو پھیرنے والی ہے۔ بندہ بھی دعا گو ہے۔ اس کی نفسیات کا مطالعہ کریں اور حکیمانہ طور پر اسے آہستہ آہستہ راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت انشاء اللہ حاصل ہو گی۔ اُس کی والدہ سے بھی کہیں کہ وہ بھی اللہ کے حضور زاری کریں۔ اگر ہو سکے تو ختم خواجگان پڑھیں روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۴۸

محمد محبوب صاحب ولد محمد حیات صاحب ساکن ہچپرہ کا دارالعلوم گلزار حبیب سیکٹر ایف ون میر پور سے خط۔

میں جناب کی خدمت میں دو تین دفعہ حاضر ہوا لیکن شرف ملاقات نہ حاصل ہوا۔ مجھے شرف ملاقات عطا کریں۔ ہمارے ایک استاد صاحب فرماتے ہیں کسی اہل نظر کے پاس جاؤ تمہارے دلوں کے دروازے کھول دے۔ مجھے اُس دن سے آپ سے ملاقات کا شوق ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ استاد صاحب کا فرمان بجا۔ میری صحت ٹھیک نہیں یہ ملاقات میں حائل ہے ورنہ اور کوئی وجہ نہیں میں بندگان کی ملاقات سے پرہیز نہیں کرتا۔ میں آپ کے حق میں دعا گو ہوں۔ غائب کی دعا حاضر سے زیادہ سریع الاثر ہے۔ بندہ کی نسبت کسی عقیدت مند نے مبالغہ کیا ہے۔ آپ کے والد صاحب عالم باعمل اور باکمال مرد ہیں۔ ان سے راہنمائی حاصل کریں وہ بہتر مشورہ دے سکتے

ہیں۔ رہا تعلیمی کمال تو اس کیلئے شرط محنت، محنت اور صرف محنت ہے۔ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۴۹

مولانا عبدالرحیم صاحب کا مکتوب ﴿گاؤں ماشو گگر پشاور﴾

آپ سے درخواست ہے کہ مجھ کو القابات خطابات لکھنے سے منع نہ کریں کیونکہ یہ میری عادت بن چکی ہے کہ سب پیروں فقیروں کی خدمت میں ایسے القاب لکھوں۔ دعا کریں میرا بیٹا حافظ قران بن جائے اور جو درس میں نے چلایا ہے اس کی ترقی کے لئے بھی دعا کریں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، کاشف حالات ہوا۔ آپ کا عزم اور ارادہ قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں۔ القابات کے بارہ میں جو نظریہ آپ نے ظاہر کیا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے اور جاری رکھیں مگر اس بندہ عاجز کو مستثنیٰ قرار دیں۔ ہماری اچھی یاد اور بہتری کی خواہش دل میں رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خلوص نیت کے ساتھ دین کے راستہ پر چلنے کی

توفیق دے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک ارادوں میں کامیاب کریں۔ اگر پھر کبھی آنے کا پروگرام بنے تو ضرور چند دن ٹھہریں ہمیں مسرت ہو گی۔ جملہ محبان کو سلام۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۵۰

زعیم عادل رضوی صاحب کالاہور سے مکتوب۔

ختم خواجگان باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں۔ یوم آزادی کی مصروفیات ہیں۔ دعاؤں میں یادرکھیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، معلوم ہوا کہ آپ معمولات کی پابندی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اُس نے آپ کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ انسان کو اس رجوع پر ہر دم شکر ادا کرنا چاہیئے۔ یہ ختم شریف دینوی اور اُخروی زندگی کا سرمایہ ہے۔ البتہ خلوص نیّت شرط ہے۔ سب کو سلام بحکم خُداوندی آپ کی ذمہ داری ہے کہ اہل وعیال کو بھی دین کی

طرف متوجہ کریں۔ خط سنبھال رکھیں، گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۵۱

لاہور سے دین محمد صاحب کا مکتوب۔

آٹھ دن دوائی کھانے کے بعد اب صحت بہتر ہے۔ دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۰ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ روبصحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید آزمائش سے محفوظ رکھیں۔ اگرچہ یہ امتحانات بھی کفارہ کا موجب ہوتے ہیں مگر ہم میں اتنی تاب کہاں، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے معمولات ادا کرنے کی توفیق دیتے رہیں۔ اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہیں۔ سب افراد خانہ سے سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۵۲

محمد طاہر صاحب کا بنک کالونی رانجھاڈہ سمن آباد لاہور سے مکتوب۔

ایک دوست سے آپ کا پتہ ملا۔ میں ۱۹۸۵ء تک سعودی

عرب میں نوکری کرتا تھا۔ بہت سکھی تھا۔ ۱۹۸۵ء کے آخر میں واپس آیا اور لوہے کا کاروبار شروع کیا۔ جس میں کامیاب نہ ہوسکا۔ ۱۹۸۸ء میں لوہے ہی کے کاروبار کے سلسلہ میں دوبئی جانا شروع کیا۔ وہاں میرے ساتھی نے اور عربی نے مل کر میرے ساتھ فراڈ کیا اور بڑی مشکل سے قرض لیکر ۱۹۹۱ء میں گھر واپس پہنچا۔ دعا فرمائیں کہ سعودی عرب سے بھانجا ویزہ بھی بھیجنا چاہتا ہے۔ بہتری کی کوئی صورت نکل آئے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۰ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ کسی عقیدت مند نے مبالغہ کیا ہوگا۔ بندہ عاجز دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر کرم کریں۔ نماز کی پابندی کریں۔ اگر ہوسکے تو پوری توجہ کے ساتھ

یااللہ ۔یارحمٰن۔یارحیم۔ یاحیُّی۔ یاقیوم

اوّل آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۵۰۰ پورا کریں۔ اگر صبح شام توجہ سے پڑھیں اور اپنے مقاصد پیش نظر رکھیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اس تعداد کے علاوہ اگر عام معمول بنائیں اور زبان پر یہ وظیفہ جاری رہے تو بہت اچھا ہے۔ رہی ملاقات تو حاضر سے غائب کی دعا زیادہ مؤثر ہے۔ والدہ صاحبہ سے دعا کرائیں۔ مؤثر اور فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ

ہیں۔ ادھر ہی متوجہ رہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۵۳

کتھیاڑہ ہجیرہ سے محمد صادق صاحب قادری کا خط۔

ہم نے ایک چھوٹی سی مسجد بنائی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ جناب اس کا نام تجویز فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۰ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، خوشی ہوئی کہ آپ دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک ارادوں میں کامیابی عطا فرمائیں اور نیک جذبے کو عام کریں۔ آپ نے مسجد اور مدرسہ کیلئے نام کی خواہش کی ہے۔ آپ کا حسنِ ظن ہے تاہم آپ کی خواہش کے احترام میں درج ذیل نام تجویز کیا جاتا ہے۔

جامع غوثیہ کتھیاڑہ یا جامع قادریہ کتھیاڑہ

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۵۴

اسلام آباد سے منیر احمد صاحب صدیقی کا مکتوب۔

آپ کی دعائیں ہمارے لئے بہترین تحفہ ہیں۔ ملاقات کے سلسلہ میں عرض ہے کہ آپ کی خوشی میں ہماری بہتری ہے۔ البتہ بندہ یہ سوچتا ہے کہ دینی لحاظ سے کوئی خامی مجھ میں ہے شاید اس وجہ سے یہ حکمت اختیار کی گئی ہے۔ برادرم مسعود احمد صدیقی صاحب جنہوں نے آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا یہ میرے خالہ زاد اور تایازاد بھائی ہیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۰ اگست ۱۹۹۱ء

محترم صدیقی صاحب

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب کرے۔ گاہے گاہے بذریعہ خط خیریت کی اطلاع دے دیا کریں۔ سفر کی صعوبت اختیار نہ کریں کیونکہ غائب کی دعا حاضر سے بھی بہتر ہے۔ اتنا طویل سفر کرنے کے بعد اگر حسب خواہش ہم نشینی کا موقع نہ ملے تو ملال ہوتا ہے اور میں اپنی صحت اور طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہوں کبھی تولہ کبھی ماشہ۔ آپ اپنے

معمولات میں خلوصِ نیت سے لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خود شرح صدر کرنے والے ہیں۔

مسعود صاحب کا اظہار تھا کہ ہم اکٹھے رہتے ہیں مگر آپ نے ان سے متعلق نہیں بتایا کہ وہ کالا دیو ٹھہرے یا نہیں اور کچھ چیزیں ان کی دستی بھیجی تھیں ملی ہیں کہ نہیں۔ انہیں سلام پہنچادیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۵۵

بلوبانیاں ڈاک خانہ بلوانی گجرات سے جاوید اختر صاحب کا مکتوب۔

الٹراساؤنڈ اور ایکسرے سے پتہ چلا کہ مجھے گردے کی تکلیف ہے۔ ایک آدمی میرا مکان اور سامان چھیننا چاہتا ہے۔ دعا فرمائیں۔ اب صحت قدرے بہتر ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۱ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، الحمد للہ آپ روبصحت ہیں۔ تشویش تھی آپ کے خط سے دور ہو گئی۔ ہم عاجز دعا گو ہیں۔ آپ متوجہ الی اللہ رہیں۔ اگر آپ معمولات انجام دیتے ہیں تو اس وقت اپنے مسائل مد نظر رکھیں

اور اللہ تعالیٰ سے امید کرم رکھیں۔ دنیا کی بنیاد عسر اور یسر پر ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ راضی بر ضا رہے۔ اُس کے ہر کام میں کوئی حکمت پنہاں ہوتی ہے۔ پرسان حال کو سلام اگر ہو سکے تو منسلکہ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ تعداد پوری کریں۔ زائد کی بھی اجازت ہے۔ توجہ شرط ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۵۶

محلّہ رضا آباد ضلع نواب شاہ سے ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب راجپوت کا خط۔

حضور والا کے حکم کے تحت گجر خان خالہ صاحبہ سے تمام حالات عرض کیئے۔ خالو صاحب نے دو جگہوں کے بارے میں بتایا ہے۔ ایک تعمیر شدہ مکان ہے اور دوسرا پلاٹ ہے۔ حالات سخت خراب ہیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۱ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ گوجر خان کے سلسلہ میں جو تفصیل آپ نے لکھی ہے۔ اس سلسلہ میں تحریر ہے اگر آپ کو وہ جگہ پسند ہے تو اپنی والدہ صاحبہ سے مشورہ کریں وہ رضا

اللہ کے بھروسہ پر سامان لے کر آئیں۔ البتہ خالو کو لکھ دیں کہ وہ مکان کا بندوبست کر رکھیں جو ۵/۶ ماہ کے لئے آپ کو عاریتاً مل سکتا ہے۔ جب آپ یہاں آجائیں گے تو آپ کی ضرورت اور خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ راہ نکال دیں گے۔ آپ ڈیرہ وہاں چھوڑ کر مزید راہنمائی کیلئے یہاں گلہار آجائیں۔ سب کو سلام۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۷ ۵

علی افسر صاحب کا سکاٹ لینڈ سے مکتوب۔

جناب کا مکتوب ملا، انتہائی خوشی ہوئی۔ یہی ہماری آخرت کا سرمایہ ہے۔ کافی بیماریاں ہیں۔ بواسیر، پیٹ میں تکلیف وضو میں کافی دقت ہوتی ہے۔ میری اولاد اور والدین کیلئے دعا فرمائیں کام کرتے وقت بھی دقت محسوس ہوتی ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۲ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ ہم دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کے معاملات میں کامیابی عطا کریں۔

درود شریف کی کثرت رکھیں۔ درود شریف کا پتہ ارسال ہے۔ اس کو توجہ سے پڑھیں کہ گویا آپ روضہ مبارکہ کے سامنے کھڑے حضور ﷺ کے حضور پیش کر رہے ہیں اور اس دوران اپنی حاجات پیشِ نظر رکھیں۔ نماز کی پابندی کریں اور نیکی کی طرف مائل رہیں۔ آپ کی والدہ بڑی عابدہ خاتون اور والد فیاض تھے۔ ان کے خصائص کا اظہار آپ کی ذات سے ہونا چاہیئے۔ زندگی رواں دواں ہے فکر کریں اور اللہ کی یاد میں بسر کریں۔ پتہ پر درود شریف کی جو تعداد لکھی ہے فرصت کے مطابق روزانہ ایک یا کئی نشستوں میں پوری کریں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۵۸

منڈی ہیر سنگھ ضلع اوکاڑہ سے محمد سرور صاحب ولد محمد حسین راجپوت طور کا مکتوب۔

میرے بہنوئی شاہ نواز نے میری بہن کو بہت تنگ کر رکھا ہے۔ ہر وقت اس کو اور اسکی بچیوں کو مارتا پیٹتا رہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں نے دوسری شادی کرلی ہے اس لیئے تم گھر سے نکل جاؤ وہ میری بہن پر بہت

ظلم کرتا ہے۔ کیا اُسے میں لاہور رہنے دوں یا یہاں منڈی ہیرا سنگھ لے آؤں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۲ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ کی پریشان داستان نے متاثر کیا۔ اللہ کے حضور دعا ہے کہ وہ ذات آپ کی پریشانی دور کریں۔ بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر سکتا ہے اور یہی نصیحت کرتا ہے کہ اس ذات کا دامن تھامو۔ وہی ذات مؤثر اور فاعل حقیقی ہے۔ دکھ سکھ سب عارضی ہیں اور زندگی کا امتحان ہیں۔ عزم صمیم شرط ہے اور آیت کریمہ پر مواظبت رکھیں۔

فقط　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۵۹

لیفٹیننٹ کرنل اسرار احمد گھمن صاحب کا کمانڈنگ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ سے خط۔

پتہ چلا ہے کہ جناب نے آنکھ کا اپریشن کروایا ہے۔ اللہ سے آپ کی صحت کاملہ کیلئے دعا ہے۔ اس مسکین کی حاضری قبول فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۲ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، خوشی ہوئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ہم صرف اس نصیحت پر اکتفا کرتے ہیں کہ نماز کی پابندی کریں اور نیکی کو شعار بنائیں۔ عارضی زندگی سرعت سے گزر رہی ہے۔ اسکی اہمیت کا خیال رکھیں۔ جہاں دنیوی آسائشوں کیلئے انسان صبح و شام تگ و دو کرتا ہے وہاں اس پر فرض ہے کہ اُخروی دائمی زندگی کیلئے بھی فکر کرے اور توشہ جمع کرتا رہے۔ خط کو گاہے گاہے پڑھتے رہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۶۰

فیصل آباد سے حافظ محمد شفیع صاحب کا خط۔

یہ خط میں ایس ایس پی حاجی حبیب الرحمٰن کے کہنے پر لکھ رہا ہوں۔ انہوں نے ۱۳ اگست کو دوسری شادی کرلی ہے اور اب حضور کی خدمت میں اہلیہ کے ساتھ حاضر ہونا چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور سے شادی کے متعلق عرض کیا تھا مگر آپ نے فرمایا تھا کہ اگرچہ

سکو تو بہتر ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایمان کی سلامتی کی خاطر شادی کرلی ہے۔ ۴ بچیاں اور ایک بچہ پہلی بیوی سے ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۲ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ ایس ایس پی صاحب سے کہہ دیں کہ وہ خاتون کو لے کر یہاں نہ آئیں۔ یہاں مستورات کا معقول انتظام نہیں ہے۔ دعا غائب سے زیادہ مؤثر ہے اور بندہ دعا گو ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۶۱

حافظ محمد اکرم صاحب امام مسجد سنڈل ڈڈیال کا خط۔

میں آج سے ۳ سال قبل آپ سے اجازت لے کر درس شریف سے گھر چلا گیا تھا کہ سکول پڑھوں گا لیکن سکول نہ پڑھ سکا۔ اُس کے بعد آپ کی اجازت کے بغیر امامت کرانے کیلئے چلا آیا۔ اب جامع مسجد سنڈل میں نماز جمعہ، نمازیں اور بچوں کو پڑھاتا ہوں یہ سب کچھ آپ کی اجازت کے بغیر ہوا جس کی معافی کا طالب ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۲ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ ہمارا مقصد بھی دین کی خدمت ہے اور آپ کی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ آپ بھی یہی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ البتہ علمی کمی کا احساس آپ کو بعد میں ہو گا۔ یہ آپ کا ذاتی زیاں ہے۔ آپ کے حق میں بہتر ہوتا بہتر تعلیم حاصل کر لیتے۔ بہر صورت آپ دین کی خدمت پر مامور ہیں ہمارے لیئے بھی دعا کریں۔

والسلام　　　　　　فقط

مکتوب نمبر ۶۲

سیکٹر بی-1 میرپور سے خواجہ محمد لطیف صاحب کا مکتوب۔

چند گزارشات کے ساتھ حاضر ہوں۔

۱۔ ملاقات کی دلی خواہش رکھتا ہوں مگر ہر دفعہ دیر سے پہنچتا ہوں۔ زیارت بھی نصیب نہیں ہوئی۔

۲۔ میری بچی جس کی عمر ۲۲ سال ہے پولیو کی مریضہ ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔ اب چائنہ طرز کا علاج ہو رہا ہے دعا فرمائیں۔

۴۔ کاروباری آدمی ہوں پہلے کاروبار بہت اچھا تھا۔اب مقروض ہوں۔دعا فرمائیں اور اگر مناسب ہو تو کوئی وظیفہ بھی بتائیں انشاء اللہ عمل ہوگا۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۲اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں ہم دعا گو ہیں۔اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے استوار کریں۔ وہی گرہیں کھولنے والا ہے۔گھر والوں کو متوجہ الی اللہ کریں اتار چڑھاؤ زندگی کا لازمہ ہیں ہراساں نہ ہوں اُس ذات پر بھروسہ رکھیں وہی فاعل حقیقی اور مؤثر بالذات ہے۔دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کا بھی دھیان رکھیں یہ مختصر وقت گزر جائے گا آپ وقت مقرر کر کے یااللہ-یارحمٰن- یارحیم-یاحیُّ یاقیوم ۵۰۰ بار توجہ سے پڑھیں۔اوّل آخر ۱۱،۱۱بار درود شریف پڑھیں اور اپنی حاجات پیش نظر رکھیں۔اللہ تعالیٰ رحم کریں۔اگر ہوسکے تو صبح شام دوبار پڑھیں۔اکثر زبان پر جاری رہے تو بہتر ہے۔آنے کی ضرورت نہیں غائب کی دعا زیادہ مؤثر ہے۔گاہے گاہے اطلاع دیتے رہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۶۳

محمد فیاض صاحب ولد محمد حسین نقشبندی کا مکتوب۔

ایف اے کا امتحان دینے سے قبل جناب کی خدمت میں خط لکھا تھا جس کا جواب موصول ہو گیا تھا اب میں اچھے نمبروں میں کامیاب ہو گیا ہوں ایک اچھے کالج میں داخلے کیلئے درخواست جمع کروائی ہے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۱ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک مقصد میں کامیاب کریں۔ نماز کی پابندی کریں۔ صبح کی نماز کے بعد ۲۱ بار رب زدنی علما پڑھا کریں اوّل آخر ۷، ۷ بار درود شریف پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں اضافہ فرمائیں۔ دنیا کی کوشش کے ساتھ ساتھ دین کی محبت رکھیں۔ اصل مقصد تو احکام شریعت کی اتباع ہے اگر یہ دھیان رہے تو دنیا کے کام بھی عبادت بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائید شامل حال رہتی ہے۔ گاہے گاہے یہ خط پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۶۴

فیصل آباد سے ایک محترمہ کا مکتوب۔

میں .... کی بڑی پوتی ہوں۔ میری شادی کو تقریباً چھے ساتِ ماہ ہوئے ہیں جب سے شادی ہوئی ہے ذہنی سکون برباد ہو گیا ہے اور طبیعت بہت زیادہ خراب رہنے لگی ہے۔ دعا فرمائیں خاوند سے خوف آتا ہے حالانکہ وہ ایک اچھا شوہر ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی ہم دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کے مطابق آپ کے معاملات استوار کرے۔ آپ نے آنے کے بارہ میں اجازت چاہی اس سلسلہ میں یہاں کا ماحول مانع ہے کیونکہ فی الحال مستورات کیلئے بیت الخلاء وغیرہ کا معقول انتظام نہیں۔ پریشانی ہوتی ہے۔ کوشش جاری ہے جب مکمل انتظام ہو جائے گا آپ کے آنے میں کوئی امر مانع نہیں رہے گا۔

جس پریشانی کا آپ نے ذکر کیا ہے بہتر ہے کہ اپنے دادا صاحب کے علم میں یہ صورت حال لائیں وہ اللہ کے نیک اور مقبول بندے ہیں۔ اپنے معاملہ کو ان تک ہی محدود رکھیں۔ اسے عام نہ کریں ہماری دعا آپ

کے شامل حال ہے۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ٦٥

ڈیرہ اسماعیل خان سے ایاز خان صاحب کا مکتوب۔

بھائی گل نواز صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں وہ تمام حالات آپ تک پہنچا دیں گے۔ جناب کی صحت مبارک کا مجھے بہت فکر رہتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے بعد آپ ہی کا سہارا ہے۔ جلدی حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ میں تو آپ سے بہت راضی ہوں جو جناب کے قدموں میں ناچیز کو جگہ ملے۔ دعا ہے کہ یہ دامن ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۴ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ پہلے خط ملتے رہے جواب دینا چاہا مگر کسی خط پر پتہ درج نہ تھا ڈاک کے علاوہ آپ تک خط پہنچانے کا اور کوئی ذریعہ بھی نہ تھا۔ اب کی بار آپ نے پتہ لکھا ہے۔ آپ کی جانب سے سہو ہوا اور نہ جواب میں کوتاہی نہ ہوتی۔ آپ نے

آنکھوں کی جس پٹی کی خواہش کی تھی۔ وہ آپ کے بھائی کے ذریعہ بھیج دی گئی ہے۔ امید ہے آپ تک پہنچ چکی ہو گی۔

زندگی سرعت سے گزر رہی ہے۔ اس کی میعاد متعین ہے۔ ہماری کوشش اس میں ایک لمحہ کا اضافہ نہیں کر سکتی۔ اس کی اہمیت سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کا اور ہمارا اللہ واسطے کا رشتہ ہے۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی سمجھ کے مطابق آخرت کیلئے آمادہ کرتے رہیں۔ اس احساس کے تحت آپ کو لکھ رہے ہیں کہ آپ نماز کی پابندی رکھیں۔ شب بیداری کی کوشش کریں۔ سحر خیزی اللہ کو بہت پسند ہے۔ اور اس کی بڑی ترغیب آئی ہے۔ نیک عمل کو شعار بنائیں۔ بدی سے بچیں یہی تقویٰ ہے۔

انسان اس مختصر سی زندگی کیلئے کتنا کوشاں رہتا ہے۔ بلکہ عاقبت فراموش ہو کر سارا وقت اس دینوی کوشش کی نذر کر دیتا ہے۔ چاہیئے کہ آخرت کی فکر اس کی اہمیت کے پیشِ نظر بہت زیادہ ہو۔ وہ ابدی ٹھکانا ہے۔ اس کی راحت کا انحصار اس دنیا کے عمل پر ہے۔ لہٰذا دنیا کے مقابلے میں آخرت کی فکر زیادہ ہونا چاہیئے۔ آخرت کی فکر نام ہے مرضیات الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کا۔ بس ہماری نصیحت ہے کہ دنیا میں اس طرح جیو کہ آپ کی ہر حرکت آخرت کا نیک توشہ بنتی رہے تاکہ وہاں

مایوسی نہ ہو۔

آپ نے آنے کی خواہش کی ہے وقت صحت اور صرفہ ﴿یعنی زادِ راہ﴾ جب اجازت دیں چلے آئیں یہاں یاد خدا کیلئے ساز گار ماحول میسر آئے گا۔ سنا ہے کہ مکان کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اینٹ دم کر کے بھائی صاحب کے ہاتھ بھیج دی گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی برکت اور رحمت شامل حال رہے۔ بھائی صاحب اور والدہ صاحبہ سے سلام کہہ دیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۶۶

محلّہ صادق آباد راولپنڈی سے محمد بشیر صاحب کا مکتوب۔

میں ۱۵ اگست کو آپ کے دربار حاضر ہوا تھا۔ ظاہری ملاقات سے محروم رہا لیکن آپ کی برگزیدہ شخصیت سے بہت متاثر ہوا۔ اب آپ بتائیں کہ کب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کروں۔ آپ نے جو وظیفہ بتایا تھا سب گھر والے باقاعدگی سے پڑھ رہے ہیں اور سکون سے ہیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۵ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، ہمارا کام بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرنا ہے۔ اس دستور کے تحت آپ کو لکھ رہے ہیں کہ آپ کوشش کریں نماز باجماعت پڑھیں اور نماز کی پابندی کریں۔ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار اور یہ درود شریف جس کا پرچہ ارسال ہے۔ ۱۱ بار توجہ سے پڑھیں۔ فی الحال آنے کی ضرورت نہیں اپنی خیریت سے گاہے گاہے آگاہ کرتے رہا کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھیں۔

والسلام　　　　فقط

مکتوب نمبر ۶۷

مدرسہ انوارالاسلام راولپنڈی سے حافظ عبدالجبار صاحب سلطانی کا مکتوب۔

میں مسجد شریف میر اسموٹ میں امامت کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں اور جناب کی خدمت میں عرض ہے کہ میرے حق میں استقامت کی دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۵ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپنے منصب کی اہمیت اور نزاکت کا خیال کریں۔ اس منصب کے ساتھ بڑی ذمہ داریاں وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا کریں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نیکی کی توفیق عطا کریں اور نیکی میں اخلاص پیدا ہو۔ جو نیکی کی روح اور اصل ہے۔ خط سنبھال رکھیں گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۶۸

پیرووال خانیوال سے چوہدری اعجاز صاحب ﴿ایم اے اکنامکس﴾ کا مکتوب۔

آپ کی خدمت میں دو دفعہ حاضری دے چکا ہوں لیکن شرف ملاقات نہیں ہوا جس کا زندگی بھر انتظار رہے گا۔ آپ نے میری پریشانی کے حل کیلئے مجھے درود شریف کی کتاب دی تھی میں کافی عرصہ سے مقررہ مقدار میں پڑھ رہا ہوں لیکن میرا مسئلہ حل نہیں ہو رہا۔ کئی سالوں

سے نوکری کی تلاش میں ہوں مگر ندارد۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۶ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک مقصد میں کامیاب کریں اور ملاقات کا بہتر بندوبست ہو۔ بزرگوں نے ہمیں جو طریقہ تفویض کیا ہے اس کی روشنی میں آپ کو بھی راہنمائی کی گئی تھی۔ مؤثر حقیقی اور فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اس سے رشتہ استوار کریں۔ رہا ملاقات کا مسئلہ تو آپ جانتے ہیں کہ طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ مزید اطمینان کیلئے اس علاقہ کی کسی بزرگ روحانی شخصیت سے رابطہ قائم کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۶۹

انگلینڈ سے شہزادی صاحبہ کا خط۔

آپ کی طرف سے ارسال کردہ تعویذ اور خط مل گیا ہے۔ اب میں کافی بہتر ہوں۔ ہم گناہ گار بندے ہیں اپنی غلطیوں اور گستاخیوں کی معافی چاہتی ہوں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۷ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ دنیا چند روزہ ہے اس کا سارا انتظام یہاں ہی رہ جائے گا۔ روزی کی تلاش بھی عبادت ہے۔ بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی یاد موجود رہے اور اس کے احکام کی توفیق شامل حال رہے ورنہ انسانوں اور حیوانوں کی زندگی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ آپ خوب کمائیں مگر اللہ تعالیٰ سے رشتہ پوری طرح قائم رکھیں۔ وقت گزرنے پر پچھتانا کوئی فائدہ نہ دے گا۔

فقط　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۷۰

حافظ محمد انور طاہر صاحب، خطیب جامع مسجد موتی پیپلز کالونی نمبر ا فیصل آباد کا مکتوب۔

آپ کا خط مل گیا ہے۔ ارشاد عالی کے مطابق ختم خواجگان یومیہ مسجد اور گھر میں پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ تہجد کی بھی سعادت حاصل ہے۔ عشاء کے بعد ختم مجددیہ بھی بلاناغہ مسجد میں پڑھا جاتا ہے۔ اکثر لوگ مدرسے کے سلسلہ میں تعاون کرتے ہیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۷ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ جو کام شروع کر رکھے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں استقامت دیں اور ذوق وشوق عطا کریں۔ اصل کام اللہ تعالیٰ کی یاد ہی ہے اور اسی طرف دھیان دینا چاہیئے۔ باقی تکوینی امور تو اللہ تعالیٰ ہی سے وابستہ ہیں وقت پر ہوتے رہتے ہیں۔ جن سنگیوں کے تعاون کا آپ نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر دے۔ سب کیلئے دعا گو ہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۷۱

عبدالحق عباسی صاحب سیکرٹری وزیر اعظم معائنہ ٹیم مظفر آباد کا مکتوب۔ عرصہ سے جناب کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا جس کیلئے معذرت خواہ ہوں۔ جناب کے فرمان کے مطابق وظائف پڑھتا ہوں۔ کافی دل برداشتہ ہوں۔ جس شخص کی ترقی سات آٹھ سال سے رکی ہوئی ہو اس کا دل برداشتہ ہونا قدرتی امر ہے۔ جناب نظر فرمائیں تو دیر نہیں لگ سکتی۔ ساری رکاوٹ چیف سیکرٹری ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۷ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد بڑا سرمایہ ہے اور بڑی دولت ہے۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ معمولات کی پابندی کر رہے ہیں۔ انسان کا کام اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری ہے جب کہ انسان کے مادی اور دیگر امور جو تکوینی امور سے تعلق رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت خود بخود انجام پاتے رہتے ہیں۔

آپ اپنی ذمہ داری پوری کریں دیگر معاملات اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں وہ ذات بہتر کرے گی ہر کام وقت کا محتاج ہے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۷

ملک عبدالحمید صاحب انسپکٹر امداد باہمی کا اٹھ مقام سے خط۔

مکتوب شریف مل گیا تھا۔ کافی سنگیوں کو فوٹو سٹیٹ کروا کر دے چکا ہوں۔ دعا کیلئے عرض ہے۔ ملاقات کا مشتاق ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۷ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ اللہ تعالیٰ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ مضبوط کرتے رہیں ہر آن یہی کوشش ہوئی چاہیئے۔ سکون قلب کا بڑا ذریعہ ہے۔ اہل وعیال کو بھی دین کی تعلیمات سے آراستہ رکھیں یہ آپ پر ذمہ داری ہے۔ جہاں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دینا پڑے گا۔

فوٹوسٹیٹ تکلیف دہ ہے۔ چند کاپیاں مزید بھیجی جارہی ہیں۔ ان پر عمل کریں۔ آپ نے ملاقات کا لکھا ہے۔ انشاء اللہ وقت پر ہو جائے گی۔ آپ سفید پوش ہیں سفر دور دراز ہے۔ مناسب وقت کا انتظار کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۷

بی بی بلقیس صاحبہ کا علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے خط۔

آنکھوں کا اپریشن کروانا ہے۔ اب تک اسباق کو پڑھنے کی خاطر اپریشن نہ کروایا لیکن اب گھر والے اصرار کر رہے ہیں اور یہ خدشہ بھی ہے کہ کہیں نظر زیادہ کمزور نہ ہو جائے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۷ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ مجبوری اور معذوری میں حیلہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ میں نے بھی دونوں آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اپریشن کرائیں وہی ذات بہتر کرے گی۔ اپریشن کے بعد کی تمام احتیاطیں ڈاکٹر سے اچھی طرح پوچھ لیں اور ان پر چالیس دن تک سختی سے عمل کریں۔ اس دوران جو اوراد و وظائف رہ جائیں بعد میں پورے کرلیں ہم دعا گو ہیں۔ اس دوران چالیس دن تک نماز چارپائی پر اشارے سے پڑھیں سجدہ نہ کریں طریقہ کسی اہل علم سے پوچھ لیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۴۷

لندن سے خالد نذیر احمد صاحب کا مکتوب۔

بیٹے کا رشتہ طے پا گیا ہے اب رخصتی کیلئے بضد ہیں کہ اکتوبر میں کریں گے دعا کریں کہ ستمبر میں بات طے ہو جائے تا کہ فارغ ہو کر پاکستان آسکوں۔ اس کے علاوہ بخارا شریف جانا چاہتا ہوں تا کہ مزار

حضرت خواجہ خواجگان پر حاضری دے سکوں۔ دعا کی ضرورت ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۸ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ آپ نے دیگر معاملات کا خط میں ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں لکھا کہ نماز اور دیگر معمولات کی کیا حالت ہے۔ ہمیں خوشی اس بات سے ہوتی ہے کہ سنگی نماز باجماعت پڑھیں۔ اللہ کی یاد میں مصروف رہیں۔ آپ نے بخارا شریف کا لکھا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے ارادے میں کامیاب کرے مگر اس کا تعلق بھی یاد الٰہی سے وابستہ ہے۔ محض زیارت سودمند نہیں اگر احکام شریعت کی پابندی نہ ہو۔ اس مختصر اور عارضی دنیوی قیام کے ساتھ مستقل اور ابدی قیام کا فکر کریں۔ اگر بخارا شریف جانے کا اتفاق ہوا تو ہمارا مؤدبانہ سلام پیش کریں اور ان کی سوانح حیات مل سکے تو لیتے آئیں اور مزار شریف کا فوٹو بھی۔ مزار شریف کی پیمائش اور عکس یہ بھی لکھیں کہ مزار شریف میں اور کتنی قبریں ہیں۔ خط سنبھال رکھیں اور بار بار پڑھیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۷۵

انگلینڈ سے محمد حسین صاحب کا مکتوب۔

میری اہلیہ بات بات پر جھگڑا کرتی ہے جس کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ دعا اور تعویذوں کے لئے عرض ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۸ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، نماز کی پابندی کریں۔ ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اوّل آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف روزانہ پڑھیں اور پڑھتے وقت خیال رکھیں کہ اللہ ہماری بے سکونی کو سکون میں بدل دے اور کوئی چیز دم کر کے کھلا دیا کرو۔ مگر اس کی موجودگی میں دم نہ کریں۔ نماز کا خیال رکھیں۔ باقاعدگی سے پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑنے کی کوشش جاری رکھیں۔ سکون کا یہی واحد ذریعہ ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۷۶

شاہ نواز خان صاحب کا ناروال سے مکتوب۔

ہم بخیریت گھر پہنچ آئے ہیں۔ میری ہمشیرہ کی منگنی ہوئی تھی۔

ہمارے اپنے عزیز اس رشتہ کو ختم کروانے کیلئے بہت کوشش کررہے ہیں۔ بہتری کیلئے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون ! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی مشکلات دور ہوں۔ صبح کی نماز کے بعد آپ یا آپ کی ہمشیرہ سورۃ یٰسؔ دھیان سے پڑھیں اور ۱۰۰ دفعہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار پڑھیں۔

مکتوب نمبر ۷۷

خلیل عباسی صاحب متعلم دارالعلوم گلزار حبیب سیکٹر ایف ٹو میرپور کا مکتوب۔

میں نے تین سال قبل ایک ولی اللہ سے بیعت کی تھی مگر بندہ کا دل مکمل طور پر اللہ کی یاد میں نہ لگ سکا۔ آپ خصوصی دعا کریں کہ میرے دل کی دنیا بدل جائے اور عشقِ مصطفیٰ میری رگ رگ میں آجائے۔

میرے والدین کا باہم اختلاف رہتا ہے۔ ان کیلئے بھی دعا

فرمائیں۔ آپ سے ملاقات کا بڑا اشتیاق ہے واپسی لفافے کیلئے دو روپے بھی ارسال ہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۹ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ دو روپے لفافے سے بر آمد نہیں ہوئے۔ آپ کے نیک جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شریعت کے احکام کی بجا آوری میں استقامت دے اور علوم کے بعد ان مقامات کی جستجو کیلئے مصروف ہو جائیں۔ جن صاحب سے بیعت کی ہے ان کے اسباق پر پوری طرح عمل کریں۔ مزید بر آں آپ کے ادارے کے سرپرست جامع شریعت اور طریقت ہیں ادھر رجوع کریں۔ ملاقات کیلئے آنے کی کوشش نہ کریں۔ بندہ دعا گو ہے۔ آپ اپنے مشاغل میں منہمک رہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۸۷

محمد یوسف صاحب ولد مولانا محمد عالم صاحب لدڑوی، خطیب امام مسجد نور میر پور کا مکتوب۔

سکون قلب کی پریشانی دامن گیر ہے۔ تساہل کی وجہ سے کوئی وظیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ نظر کرم فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۳۱ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ نے جس کیفیت کا تذکرہ کیا ہے اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ کھانے میں احتیاط کریں۔ جہاں دست گرفتہ ہیں وہاں رابطہ رکھیں۔ اگر اصالتاً نہیں تو بذریعہ خط ہی ان سے وابستہ رہیں۔ یہ بڑا مؤثر ذریعہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا بڑا مؤثر طریقہ موت اور قبر کی یاد اور خوف ہے اسے معمول بنائیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۷۹

گرین ٹاؤن لاہور سے محمد نواز ہاشمی صاحب کا مکتوب۔

بذریعہ خط چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے اگر جناب اجازت فرمائیں تو میرا ایک دوست ہے جس کی بینائی کافی کمزور ہو چکی ہے وہ بھی

میرے ساتھ حاضر ہونا چاہتا ہے۔

۲۔ بندہ کے والد اس دنیا سے ۹۱۔۱۔۳۱ کو رخصت ہو چکے ہیں ان کی مغفرت کیلئے دعا کریں۔

۳۔ قرض سے نجات کیلئے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۳۱ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کی رحلت کا سن کر صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبرِ جمیل، آپ نے آنے کا لکھا ہے آپ کو علم ہے کہ پہلے میں صبح دس بجے اور پھر عصر سے پہلے مجلس میں بیٹھا کرتا تھا اب کچھ عرصہ سے یہ سلسلہ موقوف ہے کیونکہ صحت اجازت نہیں دیتی۔ دونوں آنکھوں کا اپریشن کروا رکھا ہے۔ ہر آنے والے کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ پاس بیٹھ کر اپنا مافی الضمیر بیان کرے۔ کچھ کہے کچھ سنے۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو طبیعت میں ملال ہوتا ہے۔ اس لیئے آپ خود اور ساتھیوں کو اتنے بڑے خرچ کا زیربار نہ کریں۔ بندہ دعا گو ہے۔ غائب کی دعا حاضر سے بھی زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آنکھوں کے مریض سے کہیں کہ وہ پانچوں نمازوں کے بعد فکشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم

حدید۔ ۵ دفعہ اوّل و آخر ۳، ۳ بار درود شریف پڑھ کر انگلیوں کے پوروں پر پھونک کر آنکھ پر پھیرے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۸۰

ماشوگگر پشاور سے صاحب زادہ عبدالرحیم صاحب کا مکتوب۔

ستمبر کے آخر یا اکتوبر میں حاضری کا پروگرام ہے۔ وہاں حقیقی سکون نصیب ہوتا ہے۔ زیر تعمیر دارالعلوم کے فنڈ کافی قلیل ہیں اور آپ کے پاس جامع الفردوس میں لکڑی کا کافی سٹاک دروازے، کھڑکیاں اور الماریاں دیکھے تھے اگر مل جائیں تو وہاں سے یہاں تک کرایہ کا بندوبست ہم کرلیں گے۔ دعاؤں کی عرض۔

دربار عالیہ سے جواب

ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں اضافہ کریں۔ اپنے خاص اوقات میں ہمارے لیے بھی دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھیں۔ صحت عطا کرے اور مسجد کی خدمت کی توفیق دے۔ جس لکڑی کے سامان کا آپ

نے خط میں تذکرہ کیا ہے وہ سامان یونیورسٹی کی مسجد کا ہے۔ یہاں محض تیار کیا جاتا ہے۔ اگر فاضل ہوتا تو ضرور پیش کرتے۔ رہا آنے کا سوال آپ اپنی مصروفیات سے جب فارغ ہو جائیں اور وقت اجازت دے تو آسکتے ہیں۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۸۱

ڈیرہ اسماعیل خان سے ایاز خان صاحب کا مکتوب۔

جناب کی صحت کیلئے دعا گو ہوں۔ بھائی صاحب خیریت سے پہنچے ہیں اور جناب کی صحت مبارکہ کے بارے میں تسلی دی ہے۔ مقدس پٹی کا تحفہ پا کر دل باغ باغ ہوا۔ اس کو چوم کر سمجھا کہ ملاقات ہو گئی۔ ناچیز کی زندگی کیلئے مبارک نشانی کافی ہے۔ مرنے کے بعد یہ مبارک نشانی میرے کفن میں ہو گی۔ عمل کا تو کوئی توشہ پاس نہیں امید ہے کہ اس نشانی کے طفیل بخشش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نصیحت پر عمل کی توفیق دے۔ خوش نصیب وہ ہوتا ہے جس کا کوئی نصیحت والا ہو۔ ناچیز پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ جمعرات ۹۱۔۸۔۲۹ کو جناب کا نوازش نامہ ملا تو بے حد خوشی ہوئی۔ آپ نے بھائی صاحب کو مکان کیلئے اینٹ دم کر کے دی مجھے بہت خوشی ہوئی۔ آج جمعہ ہے بھائی صاحب ظہر کے بعد

کراچی جارہے ہیں۔ دعا کیلئے عرض ہے۔ ہر خط میں پتہ اس لیئے نہیں
لکھتا کہ جناب کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھتا۔

دربار عالیہ سے جواب

یکم ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون ! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ
کے ذوق و شوق میں اضافہ کرے۔ نماز کی پابندی کرو اور اد و وظائف جو
یہاں سے حاصل کیئے ہیں ان کی پوری طرح پابندی کرو۔ صحت اور
فرصت کو غنیمت جانو۔ وقت گزر رہا ہے اس کی قدر کرو۔ گھر والوں کی
اصلاح کی بھی کوشش کرو۔ میں سب کیلئے دعا گو ہوں۔ ہمارا باہمی رشتہ
یہی "اللہ-اللہ" کا رشتہ ہے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۸۲

نارووال سے محمد منیر ولد حاجی محمد بوٹا صاحب کا مکتوب۔
ہمارے بیٹے کو ایک ماہ سے سخت بخار ہے۔ سکول کھل گئے ہیں۔
پڑھائی کا سخت نقصان ہو رہا ہے۔ ہمیں تعویذ ضرور ارسال کریں۔

دربار عالیہ سے جواب

یکم ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں اضافہ کرے۔ دنیا عارضی ہے۔ باقی رہنے والی اللہ کی یاد ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیمار کو صحت دیں۔ البتہ آپ کاسنی لے کر مٹی کے برتن میں بھگو دیں۔ صبح اسے کھرل کر کے کپڑے میں چھان لیں۔ برتن آگ پر رکھیں۔ جب یہ سرخ ہو جائے تو یہ پانی اس میں ڈال کر تھوڑا نمک ملا کر پلائیں۔ تعویذ ارسال ہیں۔ صبح نہار منہ پلائیں۔ اگر ڈاکٹری علاج کروا رہے ہیں اور جاری رکھنا چاہیں تو پھر کاسنی کی ضرورت نہیں البتہ تعویذ استعمال کریں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۸۳

گوجرانوالہ سے منشی غلام حبیب اللہ صاحب کا مکتوب۔

دل اداس ہے خواہش ہے قدم بوسی کیلئے حاضر ہوں۔ آپ کی صحت کیسی ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی دے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ نماز کی پابندی ہو رہی ہے۔ ہمارے مابین یہی دین کا رشتہ ہے۔ اس کی بجا آوری پر خوشی ہوتی ہے۔ گھر کے معاملات کا نہیں لکھا۔ ماضی میں پتہ چلا تھا کہ گھر میں کچھ ناسازگاری ہے۔ اب بچوں کا کیا حال ہے۔ آنا ضروری نہیں ہے جب فرصت ملے یا سہولت ہو تو آسکتے ہیں۔ تاہم اپنی نمازوں کا خیال رکھیں اور باجماعت پڑھنے کی کوشش کریں۔ گاہے گاہے اپنے حالات سے باخبر کرتے رہا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۸۴

منڈی پاک پتن شریف سے شیخ محمد رفیق صاحب کا مکتوب۔

بخیریت گھر پہنچ آیا ہوں۔ دعا کا طالب ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، بخیریت پہنچنے کی خوشی ہوئی۔ دنیاوی

معاملات اپنی جگہ ضروری ہیں مگر یادِ خدا ہر وقت دامن گیر رہے۔ اصل کام یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ استوار کریں اور اہل و عیال کو بھی ترغیب دیں تاکہ اگلے محاسبہ سے بچیں۔ سب کو سلام علیکم۔ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۸۵

پوٹھ بنگش سے حبیب الرحمٰن صاحب کا مکتوب۔

آپ کی نصیحت کے مطابق شہد اور عرق گاؤزبان کے ساتھ تعویذ استعمال کرتا ہوں۔ فجر اور عصر کے درمیانی وقفہ میں کچھ گھبراہٹ ہوتی ہے۔ درود شریف بھی پڑھتا ہوں۔ آنکھوں کے سامنے دھند بہت زیادہ ہے۔ آدمی پہچان نہیں سکتا۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، الحمد للہ! پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا کریں۔ تعویذ ارسال ہیں۔ معمولات جاری رکھیں۔ ان کے علاوہ عصر سے مغرب تک استغفار پڑھیں۔ استغفر اللّٰہ

ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ پڑھتے رہیں۔ دل اسم ذات سے لگائے رکھیں۔ صحت ہونے پر انشاء اللہ ملاقات بھی ہو جائے گی۔ کہیں تنہا سفر پر نہ نکلیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۸۶

پنڈراجوال ڈاک خانہ میرا تحصیل و ضلع جہلم سے محمد فضل الرحمان صاحب کا مکتوب۔ ﴿جس میں بہت سے القابات سے نوازا گیا ہے﴾

دربار عالیہ سے جواب

۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، مندرجات سے آگاہی ہوئی۔ القابات کے بارہ میں بندہ کا مؤقف وہی ہے اور یہی اسلاف کا طریقہ تھا۔ اسلاف کی اس روش کو ترک کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ رہا عقیدت کا معاملہ، اللہ تعالیٰ آپ کو آپکی عقیدت کے مطابق جزائے خیر دیں۔ اس کا بر ملا اظہار بندہ کی طبیعت پر گراں گزرتا ہے۔ اس لیئے بندہ اجتناب برتنے کیلئے گزارش کرتا ہے کیونکہ یہ نفس کیلئے بمنزلہ غذا ہے۔ نفس اس سے سرکش ہوتا ہے۔ پرہیز لازم ہے۔ میرے لئے صرف لفظ قاضی پر اکتفا

کریں۔ سب کو سلام۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۸۷

عبدالغنی صاحب کاوہاڑی سے خط۔

بخیریت گھر پہنچ آیا ہوں۔ دعا کیلئے عرض ہے۔ مالک مکان نے آخری نوٹس دے دیا ہے کہ اب اٹھنے کا انتظام کریں۔ کوئی وسیلہ نہیں کیا کروں؟

دربار عالیہ سے جواب

۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں اور جو کام آپ کے حق میں بہتر ہے وہی ہو۔ دینوی معاملات میں دشواریاں ہوتی ہیں مگر یہ عارضی ہیں۔ عاقبت کا خیال کریں۔ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑیں اور اورادو وظائف کی پابندی کریں وہی ذات سب کام کرنے والی ہے۔ ہم یہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپکی عقیدت کے مطابق فائدہ دیں۔ دینی امور میں خود بھی اور اہل وعیال کو بھی پابند کریں۔ قیامت کو سوال ہوگا۔ اگر ہو سکے تو ہفتہ

میں کم از کم ایک بار ختم خواجگان شریف دھیان سے پڑھیں۔ طریقہ والد صاحب سے دریافت کرلیں یا ہمیں لکھیں۔ یہ ختم شریف مشکلات کا حل ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۸۸

ادارہ منہاج القرآن لاہور سے محمد مسعود الرحمٰن صاحب ﴿ساکن بڑالی﴾ کا مکتوب۔

القابات اور آداب کے بعد عرض اس طرح ہے کہ اپنے باطن کو پاک وصاف ہوتے نہ دیکھ کر حالت یہ ہو گئی ہے کہ مارے شرم کے قبلہ کے دربارِ اقدس پر بھی حاضر نہیں ہوتا۔ اپنی کوشش بفضلہ جاری ہے۔ مگر خصوصی نظر کی ضرورت ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۷ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ خط القابات سے بے نیاز رہے تو بہتر ہے۔ اپنے مدعا تک غرض رکھیں۔ یہی طریقہ بہتر ہے۔ کتاب "مقاصد السالکین" از مولانا ضیاء اللہ، اللہ والے کی قومی

دو کان سے پتہ کریں۔ اس کا مطالعہ کریں۔ آپ طالب علم ہیں۔ زیادہ توجہ تعلیم کی طرف دیں۔ باقی ساتھیوں سے سلام کہہ دیں۔ جس عقیدت کا اظہار آپ نے کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی عقیدت کو قائم رکھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۸۹

ماسٹر حیدر علی صاحب کانگڑہ بھمبر سے خط۔

میں بخیریت گھر پہنچ آیا تھا۔ اس دن حفاظ کی تعطیلات کا پوچھنے کا یاد نہ رہا۔ اب فرمان کا انتظار ہے۔ جناب کی دعا و برکت سے درس ٹھیک چل رہا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۸ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ رپورٹ حوصلہ افزا ہے۔ تین ماہ مکمل ہونے پر مولانا صاحب کو مامور کیا جائے گا۔ وہ طلباء کی ترقی اور استعداد کا جائزہ لیں گے۔ کام کی رفتار دیکھیں گے۔ پھر اساتذہ اور طلباء کو چھٹی ہو جائے گی۔ ان کی عدم موجودگی میں نمازوں کا انتظام آپ کے ذمہ ہے۔ اگر کوئی طالب علم چھٹیوں کے

دوران نہیں جانا چاہتا تو بخوشی قیام کر سکتا ہے۔ آپ اطلاع دیں تین ماہ کب ہو رہے ہیں۔ ساتھیوں کو سلام۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

والسلام فقط

مکتوب نمبر ۹۰

چک سواری سے قاضی محمد افضل صاحب کا مکتوب۔

جناب کا خط ملا، پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ میری بھائیوں کے ساتھ چپقلش ہے۔ انہوں نے میری گیارھویں بند کر دی ہے اور مجھ پر حملہ بھی کیا۔ لہٰذا دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۸ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ بہتر ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے طور طریق معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کریں۔ احکام شریعت کی پابندی کریں۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ استوار رکھیں۔ مومن تعمیر واصلاح کیلئے ہوتا ہے۔ فساد اور تخریب کیلئے نہیں۔ آپ ماحول کو مد نظر رکھ کر ہر اس بات سے اجتناب کریں جو ماحول میں

فساد کا باعث ہو بشرطیکہ وہ بات احکام شریعت سے نہ ہو۔

خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو کسی سے سمجھ لیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۹۱

۹۱-۹-۹

شاہدرہ روڈ لاہور سے شہزاد رشید صاحب کا مکتوب۔

کاروبار کی خالت سست ہے دعا کریں اور حضور ﷺ کا یوم پیدائش ہفتے کا کون سا دن ہے؟

دربار عالیہ سے جواب

۱۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ روزی کا فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر بھروسہ کریں۔ آپ اپنا کام کرتے رہیں۔ نماز اور دیگر معمولات کی پابندی کریں۔ حضور ﷺ کے یوم ولادت پر علماء امت کا اجماع سوموار ﴿پیر کے دن﴾ پر ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۹۲

محلہ صادق آباد راولپنڈی سے محمد بشیر صاحب کی بیٹی کا مکتوب۔

بابا جان آپ کا ارسال کردہ وظیفہ میں ہر روز پڑھتی ہوں۔ ۲۴ گھنٹے دل میں خوف رہتا ہے۔ نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہوں مگر چین اور سکون نہیں ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ خواب میں مرے ہوئے لوگ نظر آتے ہیں۔ آپ نے صبح شام وظیفہ پڑھنے کو کہا تھا میں عشاء کی نماز کے بعد پڑھتی ہوں تا کہ خواب نظر نہ آئیں مگر خواب پھر بھی آتے ہیں کیا کروں؟

دربار عالیہ سے جواب

۱۲ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ وظیفہ عشاء کو پڑھنا بھی درست ہے۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی تین بار پڑھ کر سینہ پر پھونک کر سویا کریں۔ ۱۵ عدد تعویذ ارسال ہیں۔ عرق گاؤزبان ۳/۲ گھونٹ منہ نہار استعمال کریں۔ پندرہ دن کیلئے ہیں۔

مربہ ہریڑ (ہلیلہ) ہمدرد والوں کا لے کر دو ہریڑ شیرہ صاف کر کے سوتے وقت خوب چبا کر کھائیں اور پاؤ بھر گرم دودھ پی لیں اللہ

رحم کرے گا۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۹۳

پیپلز کالونی ڈی بلاک فیصل آباد سے مولانا حافظ محمد عبدالقادر صاحب ہاشمی کا مکتوب۔

مالی پریشانی اور قرضوں کے بوجھ نے بہت بری طرح گھیر رکھا ہے۔ والد صاحب باہر بھیجنے کی کوشش کررہے ہیں۔ صاحب زادہ حبیب اللہ نے بھی ناروے میں اپنے دوست سے امامت وخطابت کیلئے رابطہ کیا ہوا ہے۔ اگر آپ دعا فرمائیں تو سب مصیبتیں ختم ہو سکتی ہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۷ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ اگرچہ بہت دیر کے بعد۔ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے دین کی تعلیم اور تدریس آپ کے سپرد کر رکھی ہے۔ مگر وقت نکال کر ذکر واذکار کا سلسلہ بھی جاری رکھیں۔ یہ بڑی منفعت کی چیز ہے۔ رہی رزق کی بسط وکشاد تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ وہ یہاں بھی روزی میں وسعت اور آسودگی دے سکتے ہیں۔ اپنے معمولات ذکر واذکار کی قیمت پر دیار غیر میں جانا کوئی زیادہ مناسب نظر

نہیں آتا۔ تاہم جس طرح آپ بہتر سمجھیں۔ آپ نے اپنی پریشانیوں کا ذکر تو کیا مگر ہماری پسندیدہ چیز ذکر واذکار، نوافل و تہجد وغیرہ کا تذکرہ نہ کیا۔ نفس امارہ کے داؤ پیچ سے بچیں اس کی چالیں بڑی باریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں آپ کا باہر جانا بہتر ہے تو آپ کے لیئے بہتر اسباب پیدا کریں۔

والسلام　　　　　　　　فقط

مکتوب نمبر ۹۴

ملٹری رجمنٹ سیالکوٹ سے خطیب غلام رسول رضوی صاحب کا خط۔

بچے دینی تعلیم حاصل کرنے پر لگائے تھے مگر وہ کہیں بھی نہیں پڑھتے۔ جو کام بھی کرتے ہیں نقصان کرتے ہیں دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۸ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ ہم دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ بہتر کریں۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ استوار کریں وہی ذات جملہ امور میں کافی ووافی ہے۔ رات ۱۲ بجے کے بعد بیدار ہو جایا کریں اور اللہ

تعالیٰ کے حضور عجز وانکساری سے اپنی حاجات پیش کریں۔ اس سے جہاں دنیوی فائدہ ہوگا وہاں اخروی سعادت کی بھی راہ کھلے گی۔ اس وقت کی اہمیت جانیں۔ زندگی مستعاز ہے بعد میں پچھتاوا ہوگا مگر کچھ بن نہ پڑے گا۔ سب کو سلام۔ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۹۵

شاہ نواز صاحب کا انگلینڈ سے خط۔

Please accept my humble salam. I pray for your health. I pray that I may follow your footsteps. I am writing this letter as your humble servant and look upon you for my spiritual and moral guidance.

Please write a letter that I may read it so that I can refresh my memory of you. Although you are well aware of my spiritual and physical condition and you can see me

better than I can see myself. However, I can not see you because I am very far away. Pleae tell how you are?Are you better now after the eye operations? If you are not, then I like to invite you to England for treatment.

Please accept this humble cheque as a gift. My salam to all the many kind people I met at Gulhar.

Yours obediently

Shah Nawaz.

دربار عالیہ سے جواب

۱۹ ستمبر ۱۹۹۱ء

Reveived your letter. Pleased to read it. May God bless with spiritual and moral values. I believe that my instructions(Zikar) I gave you, you willl be following those strict-

ly. Please be regular in Zikar and Namaz. Whenever you need guidance, can contact us to know more instructions.

I underwent operation which is Insha-Ullah successful. I appreciate your sentiment of inviting me. May God reward you. Furthermore, received your draft of Rs.4400/-. I may inform you that I instructed my followers to say two Nafals instead of monetary gifts.

However, I accept it with thanks.

Salam

مکتوب نمبر ۹۶

منگلا کینٹ سے کیپٹن جاوید اقبال کا مکتوب۔

بندہ آپ کے عقیدت مندوں میں سے ایک ہے۔ کافی عرصہ کے بعد خط لکھ رہا ہوں جس کا ملال بھی ہے اور معذرت خواہ بھی ہوں۔

میں آج کل ایک عجیب سی ذہنی اور جسمانی الجھن میں مبتلا ہوں آپ سے التماس ہے کہ میرے حق میں دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات آسان کریں۔ آپ نماز کی پابندی کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں۔ وہی ذات کارساز حقیقی ہے اگر ہو سکے تو پوری توجہ سے ۱۰۰، ۱۰۰ مرتبہ اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر ۵۰۰ بار حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھ کر اس کا ثواب بحرمت سید الکاملین حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی روح پر فتوح کو ایصال کریں اور عاجزی کے ساتھ اپنی حاجات ان کے توسل سے بارگاہِ خداوندی میں پیش کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۹۷

پنڈراجووال جہلم سے خلیل الرحمٰن صاحب کا مکتوب۔

والدہ صاحبہ بعارضہ یرقان اصغر اور تیزابیت معدہ دوبارہ

مریض ہو کر صاحب فراش ہیں۔ دعا فرمائیں۔ میرے معمولات رہ جاتے ہیں۔ عید میلاد کے موقع پر جناب مولانا بخاری صاحب کو میرا مسجد میں دعوت خطاب دینے کا پروگرام ہے اس سلسلہ میں قبلہ حاجی پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ محترمہ کو صحت بخشیں۔ ہم اُن کیلئے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کے بارہ میں آپ کے ذوق و شوق میں اضافہ کریں۔ آپ بھی ادھر اس عملی پہلو پر زیادہ توجہ دیں۔ اصل کام عمل ہے کیونکہ کردار کا غازی گفتار کے غازی کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اور زندگی اور آخرت کا انحصار حسن کردار پر ہے اور اس کی تاکید کی گئی ہے۔ والدہ صاحبہ اور دیگر افراد خانہ کو سلام۔ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔ والدہ محترمہ کی صحت کی رفتار سے مطلع رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا دیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۹۸

پنڈراجووال سے محمد فضل الرحمٰن صاحب کا مکتوب۔

میرے حضور تعمیل حکم کے مطابق القابات سے تائب ہو رہا ہوں۔ ہے تو حقیقت لیکن تائب ان الفاظ سے کہ ان سے بچنا حضور کی شان اور واقعی غذا ہے۔ حضور میرے اس سرکش نفس کی اتنی بری قوت اور بلند ہمتی کو توڑنے کی استدعا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے جن محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا ان کیلئے شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں اضافہ کریں اور استقامت علی الشریعۃ عطا کریں۔ رہا معاملہ سعادت اور تفاوت کا یہ براہ راست اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ کتنے کامل آخری ایام میں راہ راست سے بھٹک گئے اور کتنے ناقص آخری ایام میں کامل بن کر ابھرے۔ لہٰذا انسان کو بساط بھر احکام خداوندی کی انجام دہی میں تگ و دو کرنی چاہیئے اور ہر آن اُس کے فضل کا خواستگار رہنا چاہیئے۔ ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی پسند اور رضا کے کاموں میں مصروف رکھیں اور خاتمہ

بالخیر ہو۔ یہی کامرانی اور فوز ہے۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۹۹

انگلینڈ سے نعمان احمد صاحب کا مکتوب۔ ﴿ساکن لاہور﴾

آپ سے جدا ہوئے ایک سال کا عرصہ ہوا ہے اور زندگی کا یہ سال کسی سزا سے کم نہ تھا۔ جناب یہ گناہگار معافی کے قابل تو نہیں پھر بھی معافی کی بھیک مانگتا ہے۔ کئی بار خط لکھنے کا خیال کیا لکھا اور پھر رکھ دیا۔ اس سے آگے ہمت نہ ہو سکی۔ مجھ میں آپؒ سے معافی مانگنے کی ہمت نہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۳ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے خیالات کا پتہ چلا۔ یقین جانیں ہم عاجز بندے کسی سے ناراض نہیں ہیں ہم تو سب کیلئے بہتری کی دعا کرتے ہیں اور یہی ہماری کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو ہدایت دے۔ احساسِ ندامت بھی بڑی دولت ہے مگر شرط توبہ اور استغفار ہے۔ اگر کوئی غلطی یا گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور عمل سے اس کی تلافی کریں۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۰

زعیم عادل رضوی صاحب کا لاہور سے خط۔

آپ کا خط ملا جسے آپ نے بار بار پڑھنے کی تاکید کی تھی۔ کئی بار پڑھا اور تسکین حاصل کی۔ دعا کرتے رہا کریں کہ ہمارے ارادے میں لغزش نہ آئے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی ناکردہ گناہ کی سزا ملنے والی ہے۔ دائیں بائیں دیکھتا ہوں تو وہ لوگ جو اپنی سرکاری حیثیت کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں بڑے مست نظر آتے ہیں۔ پھر اللہ سے رجوع کرتا ہوں وہی انصاف کرنے والا ہے۔ میری اہلیہ کا آج اولاد کے سلسلہ میں معمولی اپریشن ہوا۔ دعا کریں سارا گھر جو کمی محسوس کرتا ہو وہ پوری ہو اور خصوصاً والدین کی خواہش۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۵ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ کے جذبات نیک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت دیں اور گردوپیش کی ترغیبات سے محفوظ رکھیں۔ دنیا عارضی ہے اس کی ظاہری زیب و زینت محض دھوکہ ہے۔ اس سے بچنے میں ہی عافیت ہے اور بچاؤ کی

صورت صرف اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رہے اور اس ذات کے احکام کا ہر لحظہ خوف اور ڈر رہے تو انسان ان خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۱

محمد فاروق بشیر صاحب کانارووال سے مکتوب۔ اس سے قبل بھی جناب کی بارگاہ میں عرض گزار ہوتا ہوں۔ گھڑیوں کا کاروبار کرتا ہوں۔ تقریباً ایک سال سے معقول آمدن نہیں ہو رہی ہے۔ مہینہ مہینہ گزر جاتا ہے کوئی آمدن نہیں ہوتی۔ بال بچے دار ہوں قرض بھی لوں تو ادائیگی کہاں سے کروں گا پھر بھی مقروض ہوں۔ کوئی ایسی دعا یا عمل فرمائیں کہ جادو کا اثر ختم ہو اور رزق میں کشائش ہو۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۵ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ وقت مقرر کریں بہتر سحری کا وقت رہے گا۔ اوّل و آخر ۱۱/۱۱ بار درود شریف درمیان میں ۳۳ صد بار اللہ الصمد پڑھیں۔ ترتیب اس طرح ہے کہ

بدھ کے دن شروع کریں پہلے دن صرف ۱۱ صد بار دوسرے دن ۲۲ صد بار اور پھر ۳۳ صد بار مستقل۔ ناغہ نہ کریں خصوصی توجہ سے پڑھیں بدھ کو کپڑے دھوئیں اور غسل کریں اور دل میں یہ نیت رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کشائش کریں اور تنگی دور ہو۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۲

ظفر باب علی نقشبندی صاحب کا پیرووال سے مکتوب۔

جناب میں بہت تنگ ہوں۔ غلط قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں۔ حضور اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کر دیں۔ سکون کیلئے دعا کریں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانیوں کو دور کرے۔ زندگی عارضی ہے آئندہ کیلئے سامان تیار کریں۔ اوامر و نواہی کا خیال رکھیں۔ ۴۱ تعویذ ارسال ہیں۔ صبح نہار منہ ۲/۳

گھونٹ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ سوتے وقت ۲ ہڑیڑ ﴿مربّہ﴾ چبا کر کھائیں ایک پاؤ نیم گرم دودھ استعمال کریں۔ کھانارات کو کم کھائیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۳

سید منظور حسین صاحب بخاری کلرک لوکل گورنمنٹ ودیہی ترقی سنہسہ کا مکتوب۔ کشمیر میں آپ کے اور ہمارے بھائی بے یارومددگار ناپاک درندوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔وہ صرف اللہ کے سہارے لڑ رہے ہیں۔ آپ ایک برگزیدہ شخصیت ہیں کیا آپ اس جہاد میں شرکت کرسکتے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ آپ ایک جماعت تیار کریں جو جہاد آزادی کشمیر کیلئے کام کرے۔ مساجد میں رہنا بھی بہتر مگر جہاد اس سے زیادہ فرض ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۳۰ ستمبر ۱۹۹۱ء

مکرمی بخاری صاحب

سلام مسنون! آپ کا خط ملا پڑھ کا معلوم ہوا کہ آپ کو اسلام سے محبت اور مظلوموں سے ہمدردی ہے۔ بڑا نیک جذبہ رکھتے ہیں۔ اس

سلسلہ میں آپ نے ہماری راہنمائی کی کوشش کی ہے اور نیکی کے اس کام یعنی جہاد میں عملی حصہ لینے کی ترغیب دلائی ہے۔ ہم آپ کے مشکور ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت اور توفیق عطا فرمائیں۔ اسلام کی محبت سے آپ اسی طرح سرشار رہیں۔ ہمارے متعلق شاید آپ کو معلوم نہ ہو ہم اس وقت معذور ہیں بینائی کمزور ہو چکی ہے۔ یہی کچھ حالت عام جسمانی صحت کی بھی ہے۔ اس معذوری کے سبب ہماری سنگیوں سے بھی ملاقات کا سلسلہ منقطع ہے۔ جہاد میں عملی طور پر حصہ لینے کیلئے جن بزرگوں نے جماعتیں منظم کر رکھی ہیں صاحب علم اور جواں ہمت ہیں۔ اس طرح کے خطوط ان کو لکھ کر ترغیب دلائیں ایسے بزرگوں کی کمی نہیں۔ گولڑہ شریف، موہڑہ شریف، جلال پور شریف اور اس طرح کی کئی مشہور جگہیں ہیں جہاں رابطہ کر سکتے ہیں۔

ہمارے متعلق شاید آپ نے کسی سنگی سے سنا ہو گا۔ جہاں کسی کی عقیدت ہوتی ہے اس جگہ کو سب سے بہتر خیال کرتا ہے۔ مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں۔ جن کاموں میں تائید ایزدی حاصل ہو ان کیلئے قدرتی اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی اس جانب توجہ ہو جاتی ہے۔ ہم تو معذور ہیں۔ بس اپنی آخرت کی فکر میں زندگی بسر ہو رہی ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۴

شیخ ریاض احمد صاحب، بان سوتری مرچنٹ مین بازار، منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔

خط کا متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محترم جناب پیر صاحب دام اقبالہ

آداب عرض ہے۔ آپ کا حکم نامہ ملا اور بچی کیلئے تعویذ بھی مل گئے ہیں۔ یہ آپ کی کرم نوازی ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق ہم دونوں میاں بیوی نے درود شریف شروع کر دیا ہے۔ ہم غرض مند لوگ دیوانے تھے اس لئے آپ کی محفل کے قابل نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رتبے اور زیادہ بلند کرے۔ ہمیں تو درس گاہ دربار میں سرکار دو عالم کا جلوہ ہی نظر آیا۔ حاجی لال دین کو آپ نے دو دفعہ وقت دیا لیکن ہم پر پابندی ہے۔ حاجی لال دین کی اور میری بات ایک ہی ہے وہ بھی آپ کے کرم سے اللہ کا ولی ہے میں ہی صرف ان کو جانتا ہوں۔ دل کی کیفیت سے اللہ کا ذکر بھی چل رہا ہے اور کلمہ کا ذکر بھی چل رہا ہے۔ یہی بات ایک راز کی ہے یہی بات میں نے اپنے نانا جان کی دیکھی تھی۔ ان پر بھی کرم

تھا۔ ہم پھر ایک عرض کرتے ہیں آپ اپنی ایک تصویر ارسال کر دیں پھر ہم گلہار شریف نہیں آئیں گے۔ ہم نے جو بھی دل کی خواہش یا مشکلات ہیں اپنے دل کی باتیں بتائی تھیں مگر آپ نے کوئی وقت نہیں دیا ہمارے دل کی دل میں رہ گئیں۔ ہماری طرف سے تمام ڈیرہ والوں کو سلام۔

آپ کا جانثار ریاض احمد

نوٹ : میری ہر غلطی کو معاف فرمائیں۔ آپ بہت رحم دل اور بہت نرم دل ہیں۔ آپ کا حسن اخلاق سرکار دو عالم ﷺ کی طرح ہے۔ میری پہلی اور آخری خواہش یہی ہے کہ آپ اپنی تصویر ارسال کریں یا خود بلالیں۔ آپ نے دریا کو کوزہ میں بند کر رکھا ہے۔ میں اپنی تصویر بھیج رہا ہوں اس کو قبول کرتے ہوئے واپس نہ کرنا میں بہت دکھی اور مجبور ہوں۔

جناب کی طرف سے جواب

۹۲/ ۷۸۶

جامع الفردوس گلہار کوٹلی

۱۱ دسمبر ۱۹۹۱ء

شیخ صاحب سلام مسنون! خط ملا، اس میں شک نہیں کہ آپ کے کچھ مصائب ہوں گے اور کچھ مسائل۔ دنیا مصائب اور مسائل سے

اٹی پڑی ہے۔ آپ کا معاملہ انفرادی نوعیت کا نہیں۔ آپ کی طبیعت میں تلون ہے۔ سکون اور ٹھہراؤ کی بجائے اضطراب اور گھبراہٹ ہے۔ اس سے مصائب اور مسائل حل نہیں ہوتے۔ ان کا حل اللہ تعالیٰ کی طرف خشوع و خضوع سے متوجہ ہونے میں ہے۔ وہی ذات فاعل حقیقی اور مؤثر حقیقی ہے۔ اس کی کارسازی پر کامل بھروسہ اور یقین رکھنا چاہیئے پوری کائنات اپنی بقا اور فلاح کیلیئے اسکی محتاج ہے۔

آپ ملاقات نہ ہونے سے سراپا شکایت بنے ہوئے ہیں۔ بزرگوں کا قول ہے کہ عقیدت کا دوسرا نام ادب ہے اور ادب کا تقاضا بزرگوں کی مرضی اور خواہش کا احترام ہے۔ جبکہ آپ اپنی مرضی اور خواہش ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ ایسا کرنا اور پھر کشودکار کی اللہ تعالیٰ سے توقع کرنا دور از کار بات معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے حاجی لال دین صاحب کا حوالہ دیا مگر اُن کا سا صبر و تحمل نہ پیدا کیا۔ رہا مسئلہ تصویر کا یہ آپ کی خواہش عبث ہے۔ جس کا پورا کرنا ہمارے مزاج اور مسلک کے خلاف ہے۔

آخر میں آپ کو یہی ہدایت کی جاتی ہے کہ جو اسباق آپ نے حاصل کیئے ہیں اُن کی پابندی کریں اور اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۵

بی پی او چھتر نمبر ۲ تحصیل و ضلع باغ آزاد کشمیر سے ایک طالب علم کا مکتوب۔

خط کا خلاصہ

بی ایس سی کا طالب علم ہوں۔ ایک صنف نازک سے محبت ہو گئی ہے۔ شریک حیات بنانا چاہتا ہوں۔ دعا فرمائیں اور مشورہ دیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۱ دسمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یہ گرفتاری افسوسناک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنی پسند و ناپسند سے آگاہ کر دیا ہے۔ اس کی پسند کے کام خیر ہیں اور ناپسند کے کام شر اور یہ بندوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ جونسا کام چاہیں اختیار کریں۔ آپ کی روش ازروئے اخلاق پسندیدہ نہیں اس سے خاندانی ناموس متاثر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تکوین کے سپرد کر کے اس شغل سے دست کش ہو جائیں۔ تکوین سے مراد اللہ تعالیٰ کے فعل ہیں جن کے مظہر دنیا میں اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور ان معاملات کے فیصلے اللہ تعالیٰ کے ہاں کب کے ہو چکے ہیں۔ یہ واضح

کر دوں کہ آپ نے اس مقصد کیلئے غلط آدمی کا انتخاب کیا ہے۔ ہم تو ہر ایک کو احکام شریعت پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں یہ کام عاملوں کے ہیں۔ اگر آپ اس سے دست کش ہونا پسند نہیں کرتے تو کسی عامل کی خدمات حاصل کریں اور ہم بجز اظہار افسوس اور کچھ نہیں کر سکتے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۶

لیفٹیننٹ کرنل محمد رزاق صاحب کمانڈنگ آفیسر ۴ ابٹالین پنجاب رجمنٹ کوئٹہ کینٹ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۳ دسمبر ۱۹۹۱ء

محترم و مکرم قبلہ بزرگوار جناب پیر صاحب

والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے جناب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمراہ تمام خاندان و پیروکاران سلامت ہوں گے۔ خداوند قدوس آپ کی ذات اعلیٰ صفات کا سایہ ہم پر طویل دیر تک قائم رکھے اور ذریعہ رشد وہدایت قائم رکھے۔ میری والدہ محترمہ بیگم بچے بچیاں سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کیلئے

گزارش کرتے ہیں۔ میں اللہ رب العزت کے فضل سے بٹالین کا سربراہ ہوں۔ جناب عالی حضور سے درخواست ہے کہ میری اور میری پلٹن کی کامیابی اور میرے ماتحتوں کی سلامتی وہدایت کیلئے بھی خصوصاً دعا فرمائیں اور آئندہ کیلئے بھی اپنی دعاؤں اور نظر کرم سے نوازتے رہیں۔ تمام حاضرین کی خدمت میں سلام۔ خدا حافظ۔

آپ کا خادم کرنل محمد رزاق

دربار عالیہ سے جواب

۱۰ دسمبر ۱۹۹۱ء

بخدمت محمد رزاق صاحب

سلام مسنون! ۳ دسمبر ۱۹۹۱ء کا مکتوب ملا، آپ کے جذبات و خیالات کا شکریہ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے اہل کنبہ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ نیکی اور نیک روی کی توفیق دے۔ اپنی یاد کی لذت اور محبت عطا کرے۔ آمین

آپ ملکی دفاع سے منسلک ہیں۔ ملکی سرحدات کی حفاظت اسلام میں بہت بڑا اعزاز ہے۔ مجاہدین اسلام کی قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بڑی تعریف آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی پلٹن کو ملکی دفاع میں استقامت اور ہمت عطا کریں اور فرائض کی انجام دہی میں کامیابی اور

کامرانی۔ زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور اس کے احکام کی اطاعت۔ متوجہ الی اللہ رہنے کی کوشش کریں اور آیہ کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین۔ کا ورد وظیفہ جاں بنالیں۔

اپنی والدہ محترمہ اور دیگر اہل کنبہ سے سلام کہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۷

پنڈ راجوال ضلع جہلم سے خلیل الرحمٰن صاحب کا خط۔

خط کا خلاصہ

تین چار یوم پہلے والد صاحب کو دل والی سائیڈ سے قلب کے مقام پر شدید درد ہوا۔ صبح ڈاکٹر کو دکھایا۔ ڈاکٹر نے عارضہ قلب بتایا۔ گمان ہے کہ تیزابیت نہ ہو کیونکہ کالی چائے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ نگاہِ کرم فرمائی جائے۔ میرے معاملات جاری ہیں۔ دعاگو رہیں۔

جواب

۷۸۶ / ۹۲

جامع مسجد شریف گلہار

۱۲ دسمبر ۱۹۹۱ء

خدمت خلیل الرحمٰن صاحب

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، حکیم صاحب کی علالت کا سن کر دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کریں۔ عارضہ قلب اللہ تعالیٰ کریں واہمہ ثابت ہو اور آپ کی تشخیص درست رہے۔ معاملہ تیزابیت تک محدود رہے اور جلد شفا پا جائیں۔ ان کی صحت سے متعلق آگاہ کرتے رہیں۔

خدا کرے ان کی سرپرستی اور راہنمائی دیر تک آپ کو حاصل رہے اور انہیں یاد خدا کا وافر موقع ملے۔ انسان کا جو لمحہ یاد خدا میں گزرتا ہے قیامت میں کشف حقائق پر معلوم ہوگا کہ ایک ایک تسبیح یا تکبیر دنیا وما فیہا سے زیادہ وزنی ہوگی اور انسان حسرت کرے گا کہ کاش وہ ایک لمحہ بھی یاد خدا سے غافل نہ رہتا۔

ہم درویش جو تعویذات دیتے ہیں یا ورد وظیفہ تلقین کرتے ہیں تو ہماری مراد رجوع الی اللہ کا ایک حیلہ ہوتا ہے ورنہ نماز یا دوا سب اسباب ہیں اور ان سے متعلق مجدد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسباب ووسائل کے وجود کو اپنے فعل کا روپوش بنایا ہے ورنہ اسباب جماد محض ہیں وہ کس طرح دوسرے میں تاثیر کر سکتے ہیں جو ان کی طرح جماد محض ہیں گویا اسباب ووسائل بھی اس کی ایجاد ہیں۔ البتہ ان کے استعمال

کرنے میں کئی مصلحتیں نہیں۔ مؤثر حقیقی وہی ذات ہے ان کی تاثیر اور عدم تاثیر کو مسبب کی حکمت پر محمول کر کے استعمال کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے نام اور کلام میں بڑی برکت ہے۔

آپ روزانہ ایک ہزار بار ﴿۱۰۰۰﴾ یا سلام'' پڑھیں اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ پانی پر پھونک کر حکیم صاحب کو پلائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنٰی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہے گا۔ حکیم صاحب کو کہیں کہ صبح نماز فجر کے بعد سورۃ الم نشرح توجہ اور خلوص سے پڑھیں۔ اوّل و آخر تین، تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ہاتھ پر پھونک کر سینہ اور متاثرہ حصّہ پر پھیریں انشاء اللہ مفید رہے گا۔ تعویذات بھی ارسال ہیں۔ منہ نہار روزانہ ایک تعویذ استعمال کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۸

یونس ٹاؤن چک نمبر ۲۲۵ /ر۔ب ملکھاں والا ستیانہ روڈ نزد مچھلی فارم فیصل آباد سے صوفی محمد اشرف صاحب کا خط۔

خط کا خلاصہ

میں ایک نہایت ہی غریب آدمی ہوں جب سے ہوش سنبھالا

ہے دکھوں اور غموں نے گھیر رکھا ہے۔ قرض سے بہت پریشان ہوں۔
بزرگان دین کا احترام کرتا ہوں اور ہر قسم کی محفلوں میں شرکت کرتا
ہوں۔ آج سے پانچ سال قبل جب میں بہت تنگ دست اور قرض دار تھا
کسی بزرگ نے بتایا تھا کہ جہلم شریف میں ہر سال عرس ہوتا ہے وہاں
حاضری دو۔ عرس شریف پر مجھے آپ کے ہاتھ چومنے کا موقع ملا اور پھر
اسی وقت مجھے سوتر منڈی مین کام مل گیا تھا۔

اس کے بعد میں کوٹلی حاضر ہوا لیکن صرف دیدار ہوا۔ مصافحہ کا
موقع نہ مل سکا۔ آپ میرے لیئے دعا کریں کہ مجھے قرض سے نجات مل
جائے۔ اب میں پانچ لاکھ کا مقروض ہو چکا ہوں۔ چار بچیاں اور ایک بچہ
ہے۔ بیوی اور والدہ ہے۔ لوگوں نے میرا مکان لکھوا لیا تو میں کہاں
جاؤں۔

مجھے وہ دعا چاہیئے جو گولڑہ شریف والوں نے ڈاکوؤں کے لیے کی
تھی، جو ملتان والے پیر صاحب نے ایک عورت کیلیئے کی تھی۔ میں نے
اپنے گھر میں ہی نماز اور بچوں کی تدریس کا بندوبست کرر کھا ہے۔ پانچ
وقت جماعت ہوتی ہے جو میں خود کراتا ہوں۔ خط کا بے چینی سے انتظار
رہے گا۔

فقط　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۱۰۹

جواب مکتوب

۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء

جامع مسجد شریف گلہار

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ یہ بندہ عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حالات پر رحم کریں۔ دنیا حوادث کا محل ہے۔ صبر اور استقامت کی عادت ڈالنی چاہیئے اور اس قسم کے حالات کو اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت پہ محمول کرنا چاہیئے۔ بسط وکشاد اس ذات کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے جس مصافحہ اور نوکری کا تذکرہ کیا ہے اسے اتفاق پر محمول کریں ورنہ اس بندۂ عاجز میں کوئی ایسا کمال نہیں ہے۔ خود اپنے انجام سے ہمیشہ فکر مند رہتا ہے۔

جن قابل احترام حضرات کا آپ نے ذکر کیا ہے ان کی دعاؤں سے حیرت انگیز واقعات رونما ہوئے۔ واقعی وہ مستجاب الدعوات ہستیاں تھیں۔ ان کے آستانے موجود ہیں سجادہ نشین بھی ہیں۔ آپ اصالتاً حاضری دیں یابذریعہ خط انہیں دعا کیلئے لکھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانیوں کو دور کریں۔ بندہ دعا میں کوتاہی

نہیں کرتا۔ اجابت من اللہ ہے۔

فقط　　　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۰

حافظ محمد انور صاحب طاہر 135/B کا پیپلز کالونی نمبر ا جامع مسجد مدنی فیصل آباد سے خط۔

خط کا خلاصہ

لاء کالج میں داخلہ لیا ہوا ہے۔ اس کیلئے طبیہ کالج کی کتابیں بھی پڑھتا ہوں۔ نماز فجر کے بعد بچوں کو درس دینے سے قبل ختم خواجگان پڑھتا ہوں۔ بچوں کی والدہ بھی تہجد پڑھتی ہیں۔ یاسیدی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور خوشنودی عطا فرمائے۔

جواب

۲۸_۱۲_۹۱

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے پروگرام سے آگاہ کیا۔ آپ کی دین کے بارہ میں گوناگوں مصروفیات حوصلہ افزاء ہیں مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ اس میں مواظبت رہے۔ کام تھوڑا ہو مگر مستقل اور خلوص سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید شامل حال

رہتی ہے۔ محنت کو اکارت اور ضائع کرنے والی چیز "ریا" ہے اس سے بچیں اور دین کی خدمت میں بساط بھر لگے رہیں۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنی تعلیم میں اضافہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ علم ایک اکائی ہے جس نوع کا علم ہو نافع ہے بشرطیکہ دین کی خدمت میں صرف کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق کو بحال رکھیں اور آپ کو استقامت بخشیں اور اپنی یاد کی توفیق دیں جو اصل مقصد حیات ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۱

لیفٹیننٹ کرنل اسرار احمد گھمن

کمانڈنگ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ

خط کا خلاصہ

۸۶ء / ۹۲

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائیں اور آپ کو ہمارے لیے سایۂ رحمت فرمائیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ اور دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اولادِ نرینہ سے محروم

ہوں دعا فرمائیں مولا پاک کرم کریں۔ صوفی محمد نصرت صاحب کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

آپ کا خادم اسرار احمد

جناب کی طرف سے جواب

۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے اس بندہ عاجز کے حق میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے انکا شکریہ۔ اس بندہ عاجز کے پاس بجز دعا کے اور ہے ہی کیا۔ مؤثر حقیقی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر کوئی کام انسان کی خواہش یا مرضی کے مطابق نہیں ہوتا تو اسے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت پر محمول کرنا چاہیئے اور راضی بہ رضا رہنا چاہیئے۔ وہ ذات بہتر جانتی ہے کہ کوئی کام کب ہو اور کس طرح ہو۔ انسانی عقل اس کی حکمتوں کے سمجھنے کے بارہ میں ناقص ہے۔ اس کی رحمت پر بھروسہ رکھیں اور وظیفہ بندگی ادا کرتے رہیں۔ آپ حق بندگی ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور اپنے معاملات اور مسائل اس کارساز حقیقی کے سپرد کردیں۔ اسکی رحمت ہر چیز پر محیط ہے۔ مایوس ہونا مومن کا کام نہیں۔ آپ کیلئے اور نصرت صاحب کیلئے دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ رحم کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۲

خلیل الرحمان صاحب

عربی معلم، ہائی سکول میرا ڈاک خانہ میرا جہلم

خط کا خلاصہ

آپ نے والد صاحب کیلئے جو عمل ارشاد فرمایا تھا وہ جاری ہے۔ تعویذ بھی پلائے گئے اور اللہ کے فضل و کرم اور آپ کی دعا سے بیماری صرف واہمہ ہی نکلا۔

میرا والد صاحب اور والدہ صاحبہ کا عمرہ کا پروگرام ہے۔

جواب

۲۸۔۱۲۔۹۱

سلام مسنون! خط ملا، تشویش میں کمی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کریں بیماری کے سارے خدشے غلط ثابت ہوں اور حکیم صاحب جلد روبصحت ہوں۔ آپ عالم و فاضل ہیں دین کی حقیقتوں سے واقف ہیں۔ اس ذات کی شفاء بخشی کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔ تمام موجود اور متوقع بیماریوں سے وہی ذات پناہ دے سکتی ہے۔ اس لیے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور بزرگانِ دین کے آزمودہ فرمودات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہم تک جو بزرگوں سے پہنچا ہے حسبِ ضرورت دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں آپ

عمل جاری رکھیں دنیادار الاسباب ہے اللہ تعالیٰ خود صحت یابی کیلئے امکان پیدا کر دیں گے۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ عمرہ پر جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو شرف قبولیت بخشیں اور بحُسن و خوبی یہ فریضہ انجام پائے۔ حکیم صاحب سے سلام علیکم کہہ دیں اور دیگر اہل خانہ سے بھی۔

فقط　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۳

خورشید بیگم دختر شیخ محمد صادق مرحوم

203/D سیکٹر6ڈڈیال ضلع میرپور آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

مکان فروخت نہیں ہو سکا۔ جو بھی میرا مکان خریدنا چاہتا ہے میرے ہمسائے اسے ڈراتے دھمکاتے ہیں اور مکان اپنے پاس رکھ کر مجھے ڈڈیال سے نکالنا چاہتے ہیں۔

جواب منجانب دربار عالیہ

۲۸-۱۲-۹۱

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ

نے پریشانی کا ذکر کیا۔ ہمسائیوں کی مخالفت کا ذکر کیا۔ یہ سب آزمائشیں ہیں۔ آپ کے صبر کا امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور صبر سے کام لیں۔ وہی ذات مسبب الاسباب ہے۔ انسان جلدباز ہے وہ چاہتا ہے کہ اُس کی ہر خواہش فوراً پوری ہو مگر ہر چیز کیلئے وقت مقرر ہے۔ ہر کام اپنے وقت پر ہو کر رہتا ہے۔ وہ ذات دانا و بینا ہے۔ آپ کے حالات سے پوری طرح آگاہ ہے۔ وقت سے پہلے موت آسکتی ہے نہ کوئی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس ذات پر پختہ ایمان رکھیں۔ خود کسی سے زیادتی کریں نہ برا بھلا کہیں۔ اس کی یاد میں مصروف رہیں۔ بندہ عاجز آپ کی بہتری کیلئے دعاگو ہے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۴

اعجاز احمد، محمد سلیم ربانی

متعلمین جامعہ عثمانیہ رضویہ، فاروق آباد، شیخوپورہ

خط کا خلاصہ

ہم آپکی دعاؤں سے اسباق پڑھ رہے ہیں دعا فرمائیں۔

جواب

۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنی منزل کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا کریں۔ نماز باقاعدہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں جو تعلیم علم کی قوت سے عاری ہو کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۵

حاجی خوشحال خان صاحب

بفہ خورد نزد جامعہ مسجد نعمانی، مانسہرہ

خط کا خلاصہ

امام صاحب روبصحت ہیں۔ فی الحال مسجد میں آنے کے قابل نہیں ہیں۔ اہل محلہ نے فرداً فرداً بیمار پرسی کرتے ہوئے مالی امداد بھی کی ہے۔ نمازیں کاغان سے آیا ہوا ایک آدمی پڑھاتا ہے۔

جواب

۲۸۔۱۲۔۹۱

سلام مسنون! خط ملا، مولوی صاحب کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ امام صاحب کی ہر طرح خبر گیری کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دیں۔ دنیا امتحان گاہ ہے۔ خوشحالی اور بدحالی سب آزمائشیں ہیں اور دونوں کو جانچا جاتا ہے کہ وہ کس کس طرح رویے کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ امام صاحب کو احساس محرومی سے بچائیں اور ان کا کام صبر و راضی برضا رہنا ہے۔ آپ اپنے فرض کو بخوبی انجام دیتے رہیں۔ دربار عالیہ کو ان کے حالات سے باخبر رکھیں۔ صاحب زادہ علی احمد صاحب سے سلام۔ تمام بھائیوں اور دیگر افراد خانہ سے سلام۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۶

فیروز خان صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی
ڈاک خانہ چوکی تحصیل سماہنی ضلع میرپور آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

امید ہے جناب کی صحت ٹھیک ہو گی۔ حاضر خدمت ہونے کیلئے

تیار رہتا ہوں۔ حضور کی دعا سے ہی دنیا اور آخرت کی بہتری ہو سکتی ہے۔

جواب

۴ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اصل کام اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ اپنے کام میں مصروف رہیں۔ شیخ کے فرمودات پر عمل ہی اصل میں شیخ کی ملاقات ہے۔ ہاں اگر حالات اجازت دیں صحت ٹھیک رہتی ہو اور معمولات کے متاثر ہونے کا خدشہ نہ ہو تو حاضری بھی فیض بخش رہتی ہے۔ مگر محض حاضری کی خاطر فرائض اور واجبات میں کوتاہی کا امکان موجود ہو تو ایسی کوشش عبث ہو گی۔ ایسی صورت میں تصور شیخ ہی زیارت کا متبادل ہے۔ زندگی عارضی ہے۔ کسی کی دین ہے نہ معلوم کب واپس طلب کرے۔ ہر لمحہ غنیمت جانیں آخرت کیلئے سرمایہ جمع کرنے میں حریص بنیں۔ دنیا کا سرمایہ آنی جانی چیز ہے یہ اس وقت مفید ہے جب آخرت کا توشہ بنے۔

نماز جمعہ کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔ آپ نے تفصیل مؤخر بر آئندہ رکھی ہے۔ فی الحال جس طرح کام چل سکتا ہے چلائیں۔ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ افراد کنبہ سے سلام کہہ دیں۔

یہ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۷

محمد عارف محمود

النور جیولرز ظفر وال روڈ، نارووال

خط کا خلاصہ

آپ نے جو درود شریف ۱۱سو مرتبہ پڑھنے کیلئے بتایا ہے اس سے زیادہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ میرا دل کرتا ہے کہ میں روزانہ صبح و شام پڑھا کروں۔ آپ سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے کوئی ایسا ورد بتائیں جس سے آپ کی زیارت نصیب ہو۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۴ جنوری ۱۹۹۲ء

جامع مسجد شریف الفردوس گلہار کوٹلی

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ شیخ کے فرمودات پر عمل کرنے میں ہی فائدہ ہے۔ اپنی طرف سے فرمودات میں کمی اور اضافہ کرنا سود مند نہیں ہوتا۔ اوراد و ظائف میں کمی وبیشی

شیخ کا کام ہے۔ کیونکہ اس میں طالب کی استعداد کو دخل ہے اور وہ شیخ بہتر جانتا ہے۔ فرائض اور واجبات کی ادائیگی کے ساتھ جو وظیفہ آپ کو بتایا گیا ہے اس پر اکتفاء کریں۔ نماز روزہ اور دیگر معمولات میں کوتاہی نہ کریں۔

آپ نے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ شیخ کی ملاقات اس کے فرمودات پر عمل ہے۔ معمولات میں کوتاہی محض زیارت سے پوری نہیں ہوتی۔ پہلی ملاقات کو ہی آپ یاد رکھیں۔

آپ نے ایمان کی سلامتی کی بھی درخواست کی ہے۔ بندہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو احکام شریعت صدق وخلوص سے بجالانے کی توفیق عطا کریں۔ سلامتی ایمان نتیجہ ہے احکام شریعت کو خلوص سے بجالانے کا اللہ تعالیٰ کو الوہیت اور ربوبیت میں وحدہ لاشریک جاننے کا۔ اللہ بس باقی ہوس۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۸

....

تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ

خط کا خلاصہ

۹۱۔۱۲۔۳

میں ایک غریب آدمی ہوں۔ میری عمر ۲۶ سال ہے اور راولا کوٹ کے گاؤں کھڑک کا رہنے والا ہوں۔ والدین دونوں بوڑھے ہیں۔ ایک چھوٹا بھائی ہے جو بالکل سیدھا سادا ہے۔ ایک بہن شادی شدہ ہے اور ایک غیر شادی شدہ۔ چھوٹا بھائی محکمہ تعمیرات عامہ میں ملازم ہے۔ جب کہ بہن سکول ٹیچر ہے۔ بڑی مشکل سے دن بسر ہو رہے ہیں۔ زمین دوسروں کے قبضہ میں ہے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے بینک سے سود پر کاروبار کیلئے قرض لیا ہے۔ میری ہومیوپیتھک کی دوکان ہے۔ ہر ماہ بمعہ سود قسط ادا کرنا پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے مجبور ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ خدا نے آپ کو توفیق دے رکھی ہے اس لیئے گواہوں کی موجودگی میں قرض حسنہ دیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں گا۔

دربار عالیہ سے جواب

۴ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کی داستان واقعی پریشان کن ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات آپ کیلئے آسانی پیدا کریں اور آپ کیلئے کشور کار کی کوئی معقول صورت نکل آئے۔ وہ ذات اپنی الوہیت اور ربوبیت میں یگانہ

دیکھتا ہے۔ اسی ذات سے رشتہ قائم کریں اور ادھر ہی متوجہ رہیں وہ ذات بہتر اسباب پیدا کرے گی۔ بندہ جب خلوص نیت سے اس کا ہو جائے تو وہ ذات اس بندے کو کبھی دوسروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑتی۔ رہی اس کام کی مصلحت اور حکمت یہ علیحدہ بات ہے۔ بندے کو ہر آن اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے مالی امداد کیلئے لکھا ہے۔ شاید آپ نے راولاکوٹ کی پختہ مسجد دیکھی ہو یا کسی سنگی نے دربار عالیہ کی دیگر مساجد، مدارس اور لنگر وغیرہ کے حوالہ سے اس بندہ عاجز سے متعلق آپ کے سامنے مبالغہ سے کام لیا ہو اور آپ کو گمان گزرا ہو کہ یہ بندہ عاجز امیر اور سرمایہ دار ہے۔ یہ مسجدیں وغیرہ بندہ کی ہمت اور کوشش کا نتیجہ نہیں۔ یہ اس ذات کی تکوینی مصلحت اور حکمت کا نتیجہ ہیں۔ اسکے علم قدیم میں طے شدہ امور خودبخود وقت پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دنیا دارالاسباب ہے اس کی نسبت کسی طرف ہو جاتی ہے ورنہ اس بندہ درویش کے پاس دولت ہے نہ دولت سے پیار یہی وجہ ہے کہ درویش پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ درویش کی کیمیا صرف استغنا ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ۔

دنیا سے ہاتھ سمیٹ رکھے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی تعلیم دیتے ہیں کہ فاعلِ حقیقی اور مؤثر حقیقی سے دامن وابستہ رکھیں۔ آپ یہ

نسخہ آزمادیکھیں اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۹

حافظ محمد معصوم صاحب، رومی ہال کمرہ نمبر ۳۸
جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن 365M
ماڈل ٹاؤن لاہور، پاکستان

خط کا جواب

۱۴۔۱۔۹۲ء

سلام مسنون! آپ کا تفصیلی خط ملا۔ مدرسہ کے نظام اور منتظمین سے متعلق جس کرب اور رنج کا آپ نے اظہار کیا ہے اس سے آگاہی ہوئی۔ کہتے ہیں کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی صاحب نے اس وقت کے نظام پر تنقید کی اور اپنی شکایت کا اظہار کیا۔ بزرگ بڑے خدارسیدہ تھے انہوں نے فرمایا اس عالم اسباب میں دنیاوی نظام جیسا بھی ہے بہت مناسب اور زیبا ہے اور ایسا ہی چاہیئے کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے خالق اسباب کی مرضی سے ہے اور حکمرانی کے رموز وہی ذات جانتی ہے۔ البتہ جو لوگ اپنے دل سے ہر چیز کو فارغ کر کے یاد حق میں

مشغول ہو جاتے ہیں وہی آسانی میں رہتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوا
کہ صوفی دوسروں کے عیب کی ٹوہ میں نہیں رہتا۔ ہمیشہ اپنے گناہوں پر
نظر رکھتا ہے اور اپنے انجام سے ہمیشہ ترساں، لرزاں رہتا ہے۔ انجام کے
متعلق کوئی بات یقین سے نہیں کی جا سکتی کہ کیسا ہو گا۔ بارہا ایسا ہوا کہ
بظاہر فاسق و فاجر اپنے انجام میں فائز المرام ٹھہرے اور عابد و زاہد
نامراد۔ آپ اپنے کام سے سروکار رکھیں اور ماحول میں الجھاؤ پیدا کر کے
دوسروں کو تصادم کا موقعہ نہ فراہم کریں۔ آپ اجنبی ہیں نزاع اور
خلفشار سے سکون برباد ہوتا ہے اور مقصد فوت۔ اس کے علاوہ درویشی
بھی داغدار۔ درویش کو چاہیئے کہ اپنے حسن سلوک اور قوت کردار سے
دوسروں کو متاثر کرے اور انہیں اپنی قوت عمل سے ایسا لمحہ فکریہ مہیا
کرے کہ وہ اپنے کرتوتوں پر نادم ہو کر صراطِ مستقیم پر پلٹ آئیں۔

آپ اپنی تعلیم میں منہمک رہیں یہ سال پورا کریں۔ اگلے سال کا
سورج طلوع ہونے پر انشاء اللہ حالات کا جائزہ لے کر آئندہ کیلئے سوچا
جائے گا۔ حالات سے مضطرب نہ ہوں پر سکون رہیں اور اپنے مشن پر
توجہ مرکوز رکھیں۔ ادارہ یا اس کا نظم و نسق آپ کا دردِ سر نہیں۔ خط
سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

والسلام فقط

مکتوب نمبر ۱۲۰

Naik Muhammad

11 Major Street, Accrigton Lancashire,

BB 5 OPN, U.K.

خط کا خلاصہ

میرا نام نیک محمد ہے۔ میں پوٹھہ بنگش ضلع میرپور آزاد کشمیر کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد سائیں اللہ دتہ مرحوم آپ کے مرید تھے۔ میں ابھی تک آپ کا مرید نہیں ہوا۔ میری عمر ۶۵ سال ہے۔ حج کر چکا ہوں۔ اب میرا دلی ارادہ اور شوق ہے کہ نقشبندی سلسلہ میں آپ کا مرید ہو جاؤں۔ مجھے جواب ضرور دیں اور ساتھ لکھیں کہ کیا میں آپ کا مرید بن سکتا ہوں اور دعاؤں میں شامل کریں۔

جب پاکستان آؤں گا تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کروں گا۔ میں نے بچپن میں ایک بزرگ سے بیعت کی تھی مگر اب مجھے ان کا نام پتہ معلوم نہیں۔ فی امان اللہ

نیک محمد

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۱۴۔۱۔۹۲

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کریں۔ بزرگان حق کی ضرورت اور تلاش رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ہوتی ہے۔ بندہ کو ان سے دین کی راہنمائی ملتی ہے اور وہ اپنی سمت درست کر سکتا ہے۔ اصل کام تو حصول رضائے الٰہی کیلئے جدوجہد کرنا ہے اور بزرگان حق تو اس جدوجہد کے اصول اور مبادیات بتاتے ہیں۔ محنت آپ نے کرنی۔ راہنمائی بزرگ نے کرنی ہے۔ ان کی توجہ اور فرمودات اس محنت میں بڑے نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔

آپ نے جن بزرگوں یا سلاسل کا حوالہ دیا ہے ان کے متعلق بھی حسن ظن رکھیں اور انہیں نیکی سے یاد کریں۔ اگر کسی وجہ سے آپ مطمئن نہیں ہیں تو اسے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کے حوالے کر دیں وہی ذات اپنی مصلحتوں کو بہتر جانتی ہے۔

آپ تک چند ہدایات پہنچائی جاتی ہیں ان پر عمل کریں اور اپنے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سلطانیہ سے منسلک سمجھیں۔ پھر سن لیں ان پر عمل کرنے کیلئے شرط خلوص اور استقامت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے احکام شریعت پر عمل کرنے کی توفیق طلب کرتے رہیں اور خاتمہ بالخیر کی

درخواست پیش کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ انسان محتاج ہے اسے ہر وقت اس ذات کی نصرت اور تائید کی ضرورت ہے۔

پنجگانہ نماز باقاعدہ پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھیں۔ درود شریف گیارہ گیارہ بار۔

درود شریف صلی اللہ علی حبیبه محمد وآله وسلم۔ پڑھیں۔

خط سنبھال کر رکھیں۔ خود پڑھا کریں یا پڑھا کر سنیں۔ اپنے حالات سے مطلع رکھیں۔ بشرط زندگی ملاقات ہو گی۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۲۱

حکیم بشیر احمد

نعیم دواخانہ یونانی پونچھ روڈ، کوٹلی آزاد کشمیر

میں اس آیت کا چلہ کرنا چاہتا ہوں۔ اکتالیس یوم کا چلہ ہو گا۔ حضور اس سلسلہ میں اجازت فرمائیں۔ آیت یہ ہے۔

الهکم اله واحد لاالہ الاھوالرحمٰن الرحیم۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۵-۱-۹۲

یاد آوری کا شکریہ، اللہ تعالیٰ اجر دے۔ عمل اور عملیات کے بارہ میں یہ عاجز نابلد ہے کسی عامل کی طرف رجوع کریں جو اپنے تجربہ کی بناء پر راہنمائی کر سکے۔ یوں پڑھنا پڑھانا اچھا عمل ہے مگر عاجز اس سلسلہ میں راہنمائی کا اہل نہیں۔ آپکے حسن ظن پر اللہ تعالیٰ اجر دے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۲۲

مسٹر کالے شاہ

33 ST ANNS Road, East Wood Rotherham

South York-Shire, S 65 ITF, England.

خط کا خلاصہ

کافی عرصہ ہوا آپ کی طرف سے کوئی خط نہیں ملا۔ جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔ نیاز بھی بھیجی تھی اس کا بھی پتا نہیں ملی کہ نہیں۔ زینب بی بی کی ٹانگیں ابھی مکمل ٹھیک نہیں ہوئی ہیں۔ اسکی تندرستی کیلئے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۵۔۱۔۹۲

سلام مسنون! خط ملا، بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ ہمشیرہ زینب بی بی کی صحت کا ذکر تو کیا مگر مختصر تھا۔ اب تفصیل سے لکھیں کہ کیا نماز اور دیگر معمولات صحت کے ساتھ ادا کرنے کی حالت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دیں۔ پڑھنے پڑھانے کا جو کام شروع کرر کھا ہے اسے ترک نہ کریں۔ پنشن ہو گئی ہے کہ نہیں۔ آپ نے نیاز کے بارہ میں لکھا ہے انشاء اللہ پہنچ گئی ہوگی۔ نماز باقاعدگی سے پڑھیں۔ تہجد بھی پڑھیں ان سے قبر میں روشنی ہوتی ہے۔ اگر قبلہ مائی صاحبہ کے اشعار موجود ہوں یا کسی سنگی سے مل سکیں تو لے کر صبح بعد تہجد شوق اور ذوق سے پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں اضافہ کریں گے۔ ان اشعار کا پہلا مصرعہ ہے :

اسم اپنے دا شوق الٰہی ہر دم دیویں مینوں

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۲۳

نمبردار زراعت علی

تحصیل بھمبر ضلع میرپور ساکن دنڈہام ڈاک خانہ بھمبر

خط کا خلاصہ

میرے والد صاحب بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ میری پرورش ماموں نے کی۔ جب میں چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا تو مجھے بیماری لگی اس وقت میری عمر ۱۳ سال تھی۔ اب میں پچپن سال کا ہوں مگر ابھی تک صحتیاب نہیں ہوا۔ تمام درباروں پر جا چکا ہوں مگر ٹھیک نہ ہوا اب آپ کو واسطہ دیتا ہوں کہ مجھ پر رحم کریں۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۹۲-۱-۱۶

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، داستان غم نظر سے گزری۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات آپ کو ان پریشانیوں سے نجات دے۔ انسان حوادث کا محل ہے۔ اُسے چاہیئے کہ مایوسی اور گھبراہٹ کو عادت نہ بنائے۔ بلکہ ہمیشہ پر امید رہے۔ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرے اور صبر واستقامت سے کام لے۔ خود وقت پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے

موافق طبع حالات پیدا ہو جائیں گے۔ جلد باز آدمی چاہتے ہیں کہ ان کی مرادیں فوراً پوری ہو جائیں۔ لیکن جس طرح پھول اپنے موسم میں کھلتے ہیں مرادیں بھی اپنے وقت پر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ رکھیں اور اپنے آپ کو مایوسی کے حوالہ نہ کریں۔ مایوسی ناقص ایمان کی دلیل ہے۔

آپ نے بزرگان حق کی فہرست دی ہے جن کے درباروں پر آپ نے جبہ سائی کی اور اپنی حاجات پیش کیں۔ آپ کو یہ جان لینا چاہیئے کہ بندہ چھوٹا ہو یا بڑا اپنی ذات میں محتاج ہے اور ہر احتیاج کا پورا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بزرگان حق محض وسیلہ اور ذریعہ ہیں اور وہ خود اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع۔ بنیادی چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا ہے۔

یہ بندہ آپ کو یہی مشورہ دے گا کہ آپ ہر طرف سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں۔ اس سے رابطہ قائم کریں۔ رابطہ سے مراد احکام شریعت کی پابندی اور دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھنا ہے۔ آپ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ نماز پنجگانہ ادا کریں۔ ہو سکے تو قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ بزرگان دین سے حسن ظن رکھیں مگر قبلہ حاجات اللہ تعالیٰ کو بنائیں۔ اپنا سرمایہ اور توانائی بے مقصد امور پر صرف نہ کریں۔

اپنے گھر یا مسجد میں قرار پکڑیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے کاموں میں اپنے اوقات بسر کریں۔ وہی ذات حل المشکلات ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۲۴

خان محمد خان

نزدیک گورنمنٹ ہائی سکول، کوٹھیاں ڈاک خانہ ہاڑی گہل

تحصیل و ضلع باغ آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

ایک ماہ قبل جناب کے دربار میں حاضر ہوا تھا۔ میں نہایت سفید پوش ہوں۔ عرصہ چھ ماہ سے دل کا مریض ہوں۔ علاج سے افاقہ نہیں۔ ایک لاکھ روپے کا مقروض ہوں۔ آپ دعا کریں کہ کوئی سبب بن جائے۔ میں اور کہیں نہیں گیا صرف آپ کے پاس آیا ہوں کیونکہ باقی پیر تو کوٹھیاں اور ہوٹل بناتے ہیں لیکن آپ تو خدا کے گھر بناتے ہیں۔ دعا فرمائیں میرا قرضہ ختم ہو جائے ورنہ قیامت کے دن میرا قرض آپ کے ذمہ ہو گا۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۶۔۱۔۹۲

سلام مسنون! خط ملا، یہ آپ کے اپنے خیالات اور تاثرات ہیں۔ بندہ عاجز کس کام کا ہے۔ البتہ مسلمان کیلئے فرض ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کی بہتری اور بھلائی کیلئے دعا کرے۔ بندہ بھی انشاء اللہ دعا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے آپ کی تمام پریشانیاں جن کا تذکرہ آپ نے خط میں کیا ہے دور کریں۔

اگر بندہ نے کسی گدی کا ذکر کیا ہے تو اپنی بے بسی اور آپ کی خیر خواہی کی خاطر کیا ہے۔ کیونکہ من آنم کہ من دانم اور آپ نے جو بعض گدیوں سے متعلق لکھا ہے کہ گھر بناتے ہیں ہوٹل اور کوٹھیاں بناتے ہیں کرائے وصول کرتے ہیں بندہ کے مسلک میں دوسروں کو ہدف تنقید بنانا پسندیدہ شعار نہیں۔ کیونکہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے بارہ میں حسنِ ظن رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ انما الاعمال بالنیات حدیث قدسی اس پر دال ہے۔

انسان کے باطن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ہو سکتا ہے ان کی نیتیں نیک ہوں اور ان مدات کی آمدنی کسی کار خیر میں خرچ کرتے ہوں۔

بندے کے بارے میں بھی آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے کہ بندہ عاجز خود اپنے انجام کے بارہ میں پریشان ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے انجام کی فکر کرے۔ دنیا کا سکھ عارضی ہے اور جو انسان دنیا کی حقیقت سے واقف ہے وہ اس کے مصائب پر افسوس نہیں کرتا۔

یہی معرفت انجام کار اللہ تعالیٰ کی معرفت پر منتج ہوتی ہے جو اس مؤقف سے اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے وہ دنیا کو خدمت گار پائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سچے مومنوں سے بخشش اور رزق کریم کا وعدہ کرر کھا ہے اور وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

آخر میں آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ پنجگانہ نماز کی پابندی کریں۔ نماز فجر کے بعد ۲۱ بار ظہر کے بعد ۲۲ بار عصر کے بعد ۲۳ بار مغرب کے بعد ۲۴ بار اور عشاء کے بعد ۱۰ بار سورۃ فاتحہ صاف صاف اور توجہ سے پڑھیں اور درگاہِ خداوندی میں عجز و فروتنی کے ساتھ اپنی حاجات پیش کریں۔ اسے اپنا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ برکت ہو گی۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۲۵

محمد کریم انجم

مدرس دار العلوم محمدیہ نظامیہ ﴿رجسٹرڈ﴾

سیکٹر سی۔ٹو میرپور آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

میرے چچا جان الحاج مولوی غلام حسین راجوروی فیصل آباد حادثہ میں شہید ہو گئے ہیں۔ ان کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ یہاں قریب کے لوگ زیادہ غریب ہیں اور مولانا محمد بشیر مصطفوی صاحب مہتمم ادارہ چندہ مانگنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ ادارہ کے نظام کی بہتری کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

جواب

سلام مسنون! خط ملا، مندرجات نظر سے گزرے۔ حسن ظن کا شکریہ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے چچا کو جوارِ رحمت میں جگہ دیں۔ آمین

آپ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ مقدس پیشہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس گروہ کی اہمیت اور ضرورت کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ آپ کا

یہ کام بوجہ اللہ ہے اور بوجہ اللہ ہی رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نشوونما کیلئے خود تائید اور نصرت فرمائیں گے۔ آپ دنیا اور اہل دنیا کی جانب سے ہاتھ سکیڑ لیں۔ دنیا سایہ کی مانند ہے۔ اس کی طلب میں آگے بڑھو یہ آپ سے بھاگے گی۔ اس سے فرار اختیار کروگے تو یہ تعاقب کرے گی۔ جب آپ سارے امور اس کے خالق کے سپرد کردیں گے تو یہ خود خود آپ کی ہو جائے گی۔ مخلوق سے توجہ ہٹالیں اور ساری توانائی بچوں کی تعلیم وتربیت پر صرف کریں۔

رہیں معاندین کی سازشیں تو آپ کو علم ہے کہ ازل سے چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی ستیزہ کار رہا ہے۔ مگر حق باطل کی پھونکوں سے بجھ نہیں سکتا۔ انجام کار باطل سرنگوں ہوگا اور حق سربلند۔ اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر نگاہ رکھیں اور اس کی ربوبیت کا سہارا ڈھونڈیں۔ آپ نے مصطفوی صاحب کے ایثار کا ذکر کیا ہے۔ واقعی قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی تقلید کی توفیق دیں اور انہیں اجر عظیم۔

جن امور میں دعا کیلئے آپ نے کہا بندہ دعاگو ہے اللہ تعالیٰ کرے وہ بطریق احسن انجام پائیں اور آپ حضرات کی نیک مرادیں پوری ہوں۔ مولانا صاحب سے سلام۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۲۶

عبد الواحد کمرہ نمبر ۴ ۳ غزالی ہال

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن، ماڈل ٹاؤن لاہور۔

خط کا خلاصہ

ششماہی امتحان ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ جناب کی دعاؤں سے پرچے اچھے ہو جائیں گے۔ آئندہ اسباق میں کچھ تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ نظریہ یہی ہے کہ دین کہ خدمت ہو جائے دنیا کا کوئی ارادہ نہیں دعا فرمائیں۔

خط کا جواب

۱۸ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے حالات جان کر حوصلہ ہوا۔ آپ علمی شغف میں منہمک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو امتحان میں نمایاں کامیابی عطا کرے اور مستقبل کے نیک عزائم میں فائزالمرام بنائے۔ تعلیم دلچسپی سے حاصل کریں۔ دینی علم سے معرفت نصیب ہوتی ہے اور نیک عمل سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ کوشش کریں کہ علم اور عمل دونوں اعتبار سے متوازن زندگی میسر آئے اور اللہ کی رضا اور خوشنودی ہر آن پیش نظر

رہے۔مادی اور دنیوی منفعت کی خاطر راہِ حق ترک نہ کریں دنیا بھی دین بن جاتی ہے۔اگر یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا جائے اور نفس کی ترغیبات سے بچا جائے۔

خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔ یہاں کے سنگیوں کو بھی پڑھائیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۲۷

عبد الغنی صاحب

اتحاد سوپ فیکٹری 83/F کارخانہ روڈ

بورے والا ضلع وہاڑی پنجاب پاکستان

خط کا خلاصہ

کرائے کا مکان جس جگہ دوکانداری ہے۔مدت معاہدہ ختم ہو رہی ہے اور جس جگہ صابن فروخت ہوتا ہے اس جگہ کا مالک ڈاکٹر محمد اقبال ہے نے کہا ہے کہ یہ جگہ ابھی خالی کرو میں اس میں اپریشن روم اور ایکسرے روم بناؤں گا۔ حضور اس سلسلہ میں دعا فرمائیں کوئی آسرا نہیں ہے۔اب کیا کروں ؟

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۰۔ا۔۹۲

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی۔آپ نے اپنے حالات کے مطابق اضطراب اور گھبراہٹ کا اظہار کیا ہے۔ جس درویش سے رجوع کریں گے وہ آپ کو شیوہ تسلیم ورضا اختیار کرنے کی تلقین کرے گا۔ کیونکہ اس کی اعلیٰ جناب میں یہی زیبا ہے۔ اُس عالی درگاہ میں شکوہ و شکایت کی کوئی گنجائش نہیں۔ اُس ذات کا ہر فعل اپنے جلو میں بے شمار حکمتیں اور مصلحتیں رکھتا ہے۔ آپ اُس سے توجہ نہ ہٹائیں۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھیں۔ اپنے بزرگان طریقت کے وسیلہ سے معاملات اُس ذات کے سپرد کر دیں اور بندہ کو بھی دعا میں شامل سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہیں وہی فاعل حقیقی ہے۔ اُس سے کشاد کی امید رکھیں۔ اگر اُس ذات سے رشتہ جوڑنے میں کامیاب ہو گئے تو سمجھیں کہ دنیا کی ہر احتیاج سے آپ کو بے نیاز کر دے گا۔ جب یاس ہجوم کرے اُس کے حضور سر نگوں ہوں اور گڑگڑا کر اپنی درماندگی کا مداوا ڈھونڈیں۔

صوفیا کہتے ہیں کہ جو بلا پر صبر کرے نعمت پر شکر کرے اور اُس کی قضا پر راضی رہے اسے دین اور دنیا میں درجات عالیہ عطا کیئے جائیں

گے۔جودین کی حقیقت سے واقف ہے وہ دنیا کے مصائب سے مایوس نہیں ہوتا کیونکہ ان مع العُسرِ یُسرا کا ابدی قانون رائج ہے۔والسلام

حسب فرمان عالی

مکتوب نمبر ۱۲۸

حافظ محمد انور طاہر صاحب

خطیب جامع مسجد موتی 1351/B

پیپلز کالونی نمبر 1 بی بلاک فیصل آباد

خط کا خلاصہ

یہاں ایک صاحب امریکہ سے آئے ہوئے ہیں۔ جنہیں ایک حافظ قرآن کی امریکہ کیلئے ضرورت ہے۔ ۶۰۰ امریکی ڈالر تنخواہ ہے۔بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کا الگ وظیفہ ہوگا۔ اس کے علاوہ میڈیکل ، رہائش اور ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی ہے۔بچوں کو بھی ساتھ لے جایا جاسکتا ہے۔انہوں نے مجھے پیشکش کی ہے لیکن میں ہاں یا نہ آپ کی اجازت کے بغیر نہیں کہہ سکتا۔جیسے آپ کی مرضی ہو آگاہ کریں وہ آدمی ۲۲ فروری کو واپس جائے گا اور ایک ہفتہ کے بعد بذریعہ فون میری مرضی پوچھے گا۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۲ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، کاغذات کا جائزہ لے کر آپ سے کہا گیا ہے کہ وہاں سے بذریعہ فون آپ کی مرضی معلوم کی جائے گی یا فی الحال یہ مرحلہ باقی ہے؟ آپ کے خط میں واضح نہیں۔

بہر صورت اگر وہ آپ کی رضامندی دریافت کریں تو انہیں اثبات میں جواب دیں۔ یہ دین کی خدمت ہے۔ اِدھر ہو یا اُدھر، اُدھر زیادہ اہمیت ہے کیونکہ ان بچوں کو دینی تعلیم کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ دینی خدمت کے ساتھ ساتھ اگر دنیوی حسن بھی پیدا ہو جائے تو زیادہ جمعیت خاطر کا باعث بنتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شمار کرنا چاہیئے۔ یوں ہر انسان کے کچھ دنیوی تقاضے ہیں اس طرح دین اور دنیا کا ایک حسین امتزاج پیدا ہو گا۔ بشرطیکہ خدمت دین کا پہلو غالب اور نمایاں رہے۔

بندہ بھی دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے جو صورت آپ کے حق میں بہتر ہو اُس کی نمود ہو۔ حالات سے باخبر رکھیں۔

خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۲۹

Muhammad Yaseen

10 Middle-Way, High, Wy-Combe

Bucks HP 12 3LE

خط کا خلاصہ

میرا تعلق ضلع میرپور آزاد کشمیر کی تحصیل ڈڈیال سے ہے۔ ایک مزدور آدمی ہوں۔ ولیوں فقیروں سے بہت پیار ہے۔ ہم یہاں دمڑی والی سرکار کا عرس بھی کرتے ہیں۔ ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا نام بھی رکھا ہوا ہے۔ نام اسلامی نہیں ہے۔ نام ہے کشمیری آرٹس اینڈ کلچرل گروپ۔ آپ بمہربانی کوئی اچھا سا نام تجویز کریں۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۲ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے نام تجویز کرنے کیلئے لکھا ہے۔ وہاں موزوں آدمیوں کی کمی نہ تھی یہ محض آپ کا حسن ظن ہے۔ بندہ کی کبھی اس طرف توجہ نہیں رہی۔ کسی مسجد یا مسجد کا نام بندہ نے رکھا نہ تجویز کیا۔ چند نام جو نظر آتے ہیں عقیدت مندوں نے خود رکھے ہوئے

ہیں۔ نام اور کام میں باہمی ربط ہوتا ہے۔ نام اصل میں کام کی پہچان اور شناخت ہے۔ بندہ اتنا جانتا ہے کہ حضرت پیر شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ وقت کے عارف اور ولی اللہ تھے۔ ان کا مشن لوگوں کی روحانی تربیت تھا اور اس مقصد میں آپ کماحقہ کامیاب رہے اور بڑے بڑے نامور اولیائے کرام ان کی نسبت پر فخر کرتے ہیں۔ جن میں عارف کھڑی حضرت میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ کا جذبہ نیک ہے آپ دیار غیر میں لوگوں کو ان کی تعلیم سے روشناس کرا رہے ہیں اس مقصد کے لیئے آپ عرس مناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کی دلجوئی کیلئے چند نام تجویز کر رہا ہوں ضروری نہیں کہ یہ موزوں ہوں یا آپ کی کمیٹی کے مزاج کے مطابق ہوں۔ اگر بہتر نام کوئی صاحب تجویز کر دیں تو وہ اختیار کریں۔ ہمیں خود احساس ہے کہ شاید ہم آپ کے پورے مفہوم کو سمجھ نہیں سکے۔

1. Kashmiri Group for Promoting Spiritual Culture through Pir-Shah Ghazi.
2. Pir Shah Ghazi Society for Promoting Spiritual Awareness.

3. Pir Shah Ghazi Society Awakening.
4. Pir Shah Ghazi Society for Religious Development.

نوٹ :

بزرگوں کی تعلیم جس میں انہوں نے زندگی وقف کی ارکان خمسہ ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور سب سے بڑھ کر ایمان۔ اگر ان پر پابندی کی تو ان کی روح کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۰

محمد اقبال چیمہ برادر ثناء اللہ
ساکن تاجو کے ڈاک خانہ جامکے چیمہ
تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

خط کا خلاصہ

کسی وقت بھی دلی سکون نہیں ہوتا۔ پیٹ میں گیس ہے اور نوکری کیلئے مارا مارا پھرتا ہوں۔ حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بہتر کریں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۲ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ زندگی میں مصائب سے مفر نہیں مصائب و آلام زندگی کا لازمہ ہیں۔ ان سے نبھاہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ ان کی شدت کی طرف جتنا دھیان دیں گے اتنا ہی اضطراب اور گھبراہٹ بڑھے گی ان کی تلخی کم کرنے کیلئے متوجہ الی اللہ ہونا ضروری ہے۔ اُس ذات کی یاد میں اطمینان اور سکون پوشیدہ ہے۔ اُس ذات پر جتنا اعتماد بڑھتا جائے گا اسی نسبت سے آسانی پیدا ہوتی جائے گی۔ اس کی ربوبیت پہ یقین رکھیں۔ جو پتھر کے کیڑے کی ضرورت سے غافل نہیں۔ نماز کی پابندی کریں۔ وقت مقرر کر کے درج ذیل وظیفہ توجہ اور خلوص سے پڑھیں اور بلاناغہ پڑھیں۔

یا اللہ۔ یارحمٰن۔ یارحیم۔ یاحي یاقیوم

۵۰۰ بار روزانہ پڑھیں اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر اپنی حاجات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں وہی ذات قاضی الحاجات، حل المشکلات اور دافع البلیات ہے۔ بندہ بھی دعاگو ہے اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانیاں دور کریں۔

فقط   والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۱

حبیب اللہ سجاد صاحب قریشی

جمیل صدیق کریانہ مرچنٹ ڈاک خانہ بکارڑاں

تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان پنجاب

خط کا خلاصہ

میں سب سے پہلے معافی چاہتا ہوں کہ ایک گناہ گار انسان ہو کر آپ جیسی صالح ہستی سے بذریعہ تحریر مخاطب ہو رہا ہوں۔ ڈر ہے کہیں گستاخی نہ کر بیٹھوں امید ہے معاف فرمائیں گے۔

میری عمر کم ہے اور گناہوں کی فہرست طویل اب سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح اللہ پاک سے بخشش مانگوں۔ نماز پنجگانہ، وظائف اور نوافل پڑھتا ہوں مگر افراطِ گناہ کی وجہ سے بہت خوف زدہ ہوں۔ آپ کے لطف کے چرچے سن کر دعا اور اجازت زیارت کیلئے درخواست پیش خدمت ہے۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۳۔۱۔۹۲

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اس عاجز سے

متعلق کس نے آپ کو تحریک کی اور ترغیب دلائی ؟ آج حقیقت کو افسانہ بنانے والے بہت ہیں اور معمولی بات کو پر لگا کر اڑانے والوں کی کمی نہیں۔ کسی نے محض افسانہ طرازی کی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بندہ اس خوف سے کہ انجام کیا ہو گھلا جا رہا ہے۔ یہ کسر نفسی نہیں حقیقت حال ہے۔ موت سے پہلے ہر انسان خطرے میں ہے۔ آپ نے آنے کی خواہش کی ہے بات یوں ہے کہ دعا کے راستہ میں فاصلہ اور مادی رکاوٹیں حائل نہیں ہوتیں۔ دعا کیلئے نزدیک اور دور یکساں ہیں۔ بندہ عاجز آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک مقصد میں کامیاب کریں۔ آپ نے اس امر کی بھی خواہش کی ہے کہ آپ چند ایام صحبت میں رہ کر راہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بندہ یہی مشورہ دے گا آپ روحانی دنیا کے کسی جوہر قابل کو اپنے قرب وجوار میں تلاش کریں۔ ایسے بزرگوں کی کمی نہیں۔ صحبت سے استفادہ کیلئے حاضری لازمی ہے۔ یہ مقام دور افتادہ ہونے کے علاوہ دشوار گزار ہے۔ پھر بندہ صحت کی خرابی کی وجہ سے مستقیم الحال نہیں رہتا۔ ملاقات تقریباً ترک ہے۔ شاید طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہونے کی وجہ سے آپ سے ملاقات نہ ہو سکے۔ مایوسی کے علاوہ آپ کئی وہموں میں مبتلا ہوں گے۔ آپ کے خط سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اُس کی رضاجوئی میں پہلے ہی

مصروف ہیں۔ توجہ خلوص اور استقامت پیدا کریں۔ یہ عبادت کا جوہر ہیں۔ خلوص نام ہے ماسویٰ اللہ سے نسیان کا۔ یہ دولت علاقے کے کسی بزرگ سے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس کا تعلق اہل طریقت سے ہے جب یہ دولت ہاتھ لگ جائے تو راحت ہی راحت ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۲

محمد سلیم صاحب فیلڈ انجینئر کمپنی E/UNE

ایف۔پی۔یو نمبر 17

خط کا خلاصہ

ہماری یونٹ اس جگہ سے کہیں اور جارہی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ ادھر ہی دوسری یونٹ میں پوسٹنگ کروالوں چونکہ یہاں تنخواہ اچھی ہے اور سکون بھی ہے۔ آپ مشورہ دیں کہ کیا میں یہاں رہوں یا یونٹ کے ساتھ چلا جاؤں۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۳۔۱۔۹۲

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ ملازمتی امور

سے بندہ واقف نہیں۔ اس معاملہ میں راہنمائی نہیں کر سکتا۔ ان امور سے جو واقف ہیں اُن سے مشورہ کریں۔ البتہ جو قدم اٹھائیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور یقین کر کے اٹھائیں اور بہتر نتائج کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں۔ نماز کی پابندی کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھیں وہ بہتر کارسازی کرتا رہے گا۔ رزق کی بسط و کشاد بھی اُس کے ہاتھ میں ہے۔ آپ اس بارہ میں فکر مند نہ ہوں۔ اُس کی رضا کے کاموں میں لگے رہیں۔ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں بہتر کریں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۳

احمد علی صاحب

ساکن محلّہ دوکان ڈاک خانہ اشرف آباد ﴿سنت پورہ﴾

تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ

خط کا خلاصہ

میرے والد صاحب محمود علی چوہدری کی صحت اب کافی بہتر ہے۔ آپ کا خط مبارک اُن کو پڑھ کر سنایا تو بہت خوش ہوئے اور کہا کہ حضرت صاحب سے پوچھو کہ بھوک نہیں لگتی کیا کروں؟ آپ نے

میرے متعلق دریافت کیا تھا کہ کیا کرتے ہو تو میں واپڈا میں سینئر کلرک ہوں اور گوجرانوالہ کینٹ ڈویژن میں تعینات ہوں۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ کے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے صحت دی۔ بس اُس ذات کا شکر ادا کرتے رہیں۔ ہمارا اس میں کوئی استحقاق نہیں وہ جس حال میں رکھے اس کی قضا پر راضی رہیں وہ اپنے کاموں کی مصلحت بہتر جانتا ہے۔ وہ ذات اپنی مخلوق کے حق میں بہت مہربان ہے۔ اس لیئے ایمان ہونا چاہیئے کہ اُس کے ہر کام میں کوئی خیر اور بھلائی مضمر ہے۔ رہا مسئلہ بھوک کا بہتر ہے کسی ڈاکٹر یا حکیم سے مشورہ کریں۔ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو تعلیم کا ذوق و شوق دے۔ نماز کی پابندی کریں۔ دین کو دنیا پر ترجیح دیں۔ دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر کریں۔ دنیا چند روزہ ہے بہر طور کٹ جائے گی مگر آخرت لامنتہی ہے۔ کوشش کریں کہ وہاں ندامت اور شرمندگی نہ ہو۔ والد صاحب سے سلام کہہ دیں۔

فقط　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۴

منیر احمد صاحب کمرہ نمبر ۲۱۲

بلاک سی وزارت صحت، سیکرٹریٹ آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کے تبرکات پاکر بہت خوشی ہوئی۔ بندہ اُس وقت گھر پر نہ تھا۔ بھائی صاحب نے انتظار بھی کیا جس کا نہایت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کیلئے دعا فرمائیں۔ کچھ عرصہ پہلے لاہور ذاداجی مصلح الدین صدیقی صاحب کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ ﴿ابھی اطلاع ملی ہے کہ اُن کی اہلیہ وفات پاگئیں ہیں۔ اُن کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں﴾ اس سال حج یا عمرہ کا ارادہ ہے۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے بندہ عاجز کے حق میں جو دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔ مومن کے حق میں مومن کا یہ بڑا تحفہ ہے کہ اسے حسن نیت سے یاد کرے۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ آپ کی نیت حصولِ رضائے الٰہی کی ہے وہ ذات ضرور راہنمائی

کرے گی۔ اُس کا فرمان ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کیلئے کوشش کرے گا وہ ذات اسے ہدایت اور راہنمائی عطا کرے گی۔ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونا، اُن کی تلافی کی کوشش کرنا اور توبہ کا دامن تھامنا، یہ رجوع الی اللہ کی شرائط ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا مانگتے رہیں۔ حج اور عمرہ کے متعلق بھی آپ نے ذکر کیا ہے۔ بہت نیک خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ فریضہ حج ادا کرنے کیلئے ہر نوع کی استطاعت دیں۔

دادی جان کے انتقال کا پڑھ کر رنج ہوا۔ مگر یہ دنیا ایک پل ہے جس کا ایک سرا عدم اور دوسرا برزخ سے ملا ہے۔ سب رہی ہیں اور سب نے اپنی اپنی باری جانا ہے۔ خوش بخت وہ ہے جس نے اس حقیقت کو جانا اور آخرت پر توجہ مرکوز کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں جگہ دیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۵

محمد سفارش خان صاحب

Muhammad Safarash

30, Carisbrooke Road, Luton, Beds,

LU 48 HE, England, U.K.

خط کا خلاصہ

میرے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سب کچھ ہے لیکن سکون نہیں ہے۔ جو کچھ کماتا ہوں اُس میں سے اللہ تعالیٰ کے نام پر بھی دیتا ہوں لیکن پریشانیاں کم نہیں ہوتیں۔ والدین کی بھی خدمت کرتا ہوں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۴۔۱۔۱۹۹۲

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ اپنے مال سے حقوق و فرائض ادا کرتے رہتے ہیں۔ حالات کا جائزہ لینے کا انسان کا اپنا پیمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنا۔ وہ ذات اپنے کام کی حکمتوں سے خوب واقف ہے۔ انسان تو محض حالات سے متاثر ہو کر مفروضے گھڑتا رہتا ہے۔ آپ کو شکر کرنا چاہیئے کہ اس ذات نے آپ کو والدین کی خدمت کی توفیق دی۔ دیگر خیراتی کاموں میں حصہ لینے کی استطاعت دی یہ بندے کا کمال نہیں بلکہ اس کی دین ہے۔

آپ نماز باقاعدگی سے پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ہر آن دھیان رکھیں وہی ذات آسانی پیدا کرے گی۔ اُس کی یاد ہی اطمینان اور سکون کا باعث ہے۔ خدمت و خیرات کو جواز نہ بنائیں۔ اُس دربار میں عجز

وزاری کا سکہ چلتا ہے۔

نوٹ: ارکان خمسہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور توحید و رسالت کا اقرار ہیں۔ ان کا خیال رکھیں۔ مال کی زکوٰۃ پہلے ادا کریں۔ صدقہ خیرات کا حکم بعد ہے۔ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۶

Abrar Masood

29 Church St.Losellss B'Ham B19/LQN

Englan U.K. (dated 13.1.92)

My Dearest Hazrat Sahib,

Assalam-o-Alaikum,

May I first of all ~~apologies~~ apologise for writing in english. I can write in Urdu but my Urdu is not of a high standard. My name is Abrar Masood. I have met your honourable self on Wednesday 8.1.92. I live in Chamyat vil-

lage Dadyal.

I have reached England safelly on Friday with your prayers and Allah's mercy.

The box of sweets you had given, I have given, distributed the sweets among my family and friends. The day I met your honourable self and shook your beautiful hand I felt so much peace like I never felt. I was so happy to see and consider myself ever so lucky to even shakke your handss. Oh gracious Sahib, pleae pray for me. I miss Pakistan so much. I stayed only six weeks and got married. I came to Pakistan in 1980 when I was 8 years old and stayed for 3 months. Please pray for me my mother, brother, sister nephew and my wife are still in Pakistan. Inshallah they willl come

and visit your gracious before they come to England. Good bye

Abrar Masood

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء

Dear Raja Sab,

Assalam-o-Alikum,

I received your leter of 13th January. I am happy to know that you reached England safely. You have expressed your feelings regarding your meeting with me. This is your own assessment.

I advise you to devote some time for Allah Taala. He is supreme and deseves our worship. We shouldd obey His commands and lead a life according to His directions. Please say five times prayer and

try to recite a few verses of Holy Quran daily. The life devoid of religion is wasted.

Darbar Alia, Gulhar

مکتوب نمبر ۱۳۷

محمد رفیق صاحب رضوی معرفت مولانا محمد نواز صاحب
مرکزی جامع مسجد بوہڑوالی کوٹلی پیر عبدالرحمٰن
باغبان پورہ لاہور۔

خط کا خلاصہ

۱۶ جنوری ۹۲ء کو اپنے آبائی وطن سے واپس آیا ہوں۔ ابھی تک میری مسجد کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔ میرے لیے کیا حکم ہے؟

دربار عالیہ سے جواب

۲۵ جنوری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، مندرجات نظر سے گزرے۔ اگر اب بھی خلیجی علاقہ میں واپسی کا امکان موجود ہو، روزگار کی بہتر صورت نمودار ہو سکے، خانگی حالات اجازت دیں اور ماضی کی طرح پیچیدگیوں کا خطرہ نہ ہو تو مالی مفاد کے اعتبار سے باہر جانا سود مند رہے گا۔ البتہ روزگار کی نوعیت

خدمت دین ہو۔﴿تعلیم، تدریس اور اشاعت دین﴾ اگر ایسا کرنے میں موانعات ہوں تو پھر یہیں بہتر ہے۔ اُس ذات کی ربوبیت پر بھروسہ کرکے بیٹھ جائیں۔ انسان کا کام جہد اور سعی ہے۔ نتائج وہی ذات اپنی حکمت کے تحت مرتب کرتی ہے۔ انشاء اللہ یہاں بھی گزر ہو جائے گی۔ کشادنہ سہی بسط سہی۔

فکر معاش بھی اپنی جگہ ضروری ہے مگر مومن کی ترجیحات میں اوّلیت اللہ تعالیٰ کی یاد کو حاصل ہے۔ آپ اپنے معمولات بالالتزام جاری رکھیں۔ نماز تہجد پڑھیں اور ذکر و فکر میں مصروف رہیں۔ رہے تکوینی امور تو وہ اُس ذات کے سپرد کر دیں۔ انشاء اللہ بہتر رہے گا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۸

محمد اشرف قریشی صاحب
برمنگھم یو کے

خط کا خلاصہ

اقتصادی اور معاشی بدحالی کی وجہ سے سخت مقروض ہوں۔ جسمانی اور روحانی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۰ فروری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، پڑھ کر حالات سے آگاہی ہوئی۔ عالم یاس میں آپ بہت کچھ لکھ گئے ہیں۔ بزرگوں سے ہمیں یہ تعلیم ملی ہے کہ بلا پر صبر کرو، نعمت پر شکر کرو۔ اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی رہو۔

مصائب اور آلام دنیا کی زندگی کا مستقل جزو نہیں ہیں بلکہ یہ بیدار اور ہوشیار کرنے کیلئے ہیں اور انسان کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنا محاسبہ کرے۔ کوتاہیوں پر نادم ہو اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ شکایت اُس سے کرے جو قاضی الحاجات ہے اور شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ آپ ایسے معاملات اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں اور خود پورے اخلاص اور انہماک سے اُس کی یاد میں لگ جائیں۔ نماز کی پابندی کریں۔ رہے عامل تو بندہ اس عمل سے واقف نہ ہے نہ اس سے سروکار رکھتا ہے۔ بندہ کے نزدیک اوامر اور نواہی ہی دین کی اصل روح ہیں اور ان کی بجا آوری سکون قلب کا باعث ہے۔

سی وسہ آیات کا ایک نسخہ آپ کو بھیجا جا رہا ہے۔ صبح نماز کے بعد اور رات کو نماز عشاء کے بعد توجہ سے پڑھا کریں اور اپنی حاجات درگاہِ خداوندی میں عجز و انکساری سے پیش کریں۔ اُس دربار میں یہی سکہ چلتا

ہے۔ فخر و مباہات کا گذر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام ناگواریوں سے محفوظ رکھے۔ استقامت اور اخلاص شرط ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اسے سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۳۹

حافظ اللہ دتہ صاحب نقشبندی

دار العلوم جامعہ معصومیہ رضویہ رجسٹرڈ

اڈہ پیرووال چک نمبر 80/10-R تحصیل و ضلع خانیوال

خط کا خلاصہ

مسجد کی تعمیر جاری ہے۔ حجرے اور مسجد شریف کا سامنے کا حصہ لینٹر تک پہنچ چکا ہے۔ محراب والی دیوار ابھی باقی ہے۔ محراب کیسا بنایا جائے؟ حکم دیا جائے۔

خط کا جواب

۱۱ فروری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ نگاہ اپنی اپنی، پسند اپنی اپنی۔ ضروری نہیں کہ بندہ کی پسند آپ کی پسند ہو۔ تاہم

دو مسجدوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ایک پاک پتن شریف میں پیر کریاں کی مسجد جس پر چھتری لگی ہے۔ بندہ کو اچھی معلوم ہوئی۔ دوسری بونگہ حیات کی مسجد۔ مستری صاحب کو ہمراہ لے جاکر دونوں مساجد کے محرابوں کا جائزہ لیں۔ جونسا پسند فرمائیں اس کی طرز کو اپنائیں۔ اگر مزید وضاحت کی ضرورت پیش آئے تو بذریعہ خط رابطہ قائم کریں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۰

حافظ محمد عابد۔ حافظ محمد منیر۔ حافظ عبدالقیوم۔ محمد حبیب احمد متعلمین جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا خط۔

خط کا خلاصہ

اس مرتبہ ہمیں رمضان المبارک میں چھٹیاں نہیں ہوں گی۔ اس سے قبل ہم تمام ساتھی رمضان شریف میں قرآن پاک سناتے رہے ہیں۔ اس دفعہ ہم نے تیاری تو کی ہوئی ہے۔ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں کلاسز بالکل نہیں ہوں گی کیونکہ تمام طلباء کیلئے اعتکاف لازمی ہے۔ یہاں کوشش کرنے سے چھٹیاں مل سکتی ہیں۔ آپ کے حکم کے منتظر رہیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ ✲ حافظ معصوم صاحب اس سے

قبل آپ کو خط لکھ چکے ہیں ۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۵ فروری ۱۹۹۲ء

عزیز حافظ صاحبان متعلمین ادارہ منہاج القرآن، لاہور۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کا خط پڑھ کر معلوم ہوا کہ آپ کو قرآن پاک سنانے کا ازحد شوق ہے۔ مگر ادارہ میں امسال تعطیلات نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو اپنا شوق پورا ہوتا نظر نہ آیا تو آپ نے منطقی استدلال کے ذریعے وہاں سے بھاگ نکلنے کے کئی طریقے خط میں تحریر کیئے اور ثابت کیا کہ رمضان المبارک میں پڑھائی نہیں ہوگی اس لیے یہاں رہنا بے سود ہوگا۔ مانا کہ آپ سارے حافظ قرآن ہیں اور قرآن پاک سنانے کا آپ کو بہت شوق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس شوق کو قائم رکھے مگر یہ تو بتایئے آپ اس ادارہ میں قواعد وضوابط کی پابندی کے ساتھ پڑھنے کیلئے بھیجے گئے ہیں یا اپنا شوق پورا کرنے کیلئے۔

اگر ادارہ تعطیلات کے سلسلہ میں بند نہیں ہوتا تو آپ کو تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے اور اپنے مقصد کے حصول کی خاطر ادارہ میں حاضر رہنا چاہیئے۔ رہی قرآن مجید سنانے کی بات اگر ادارہ آپ کو کسی جگہ قرآن پاک سنانے کیلئے مقرر کرتا ہے یا کہیں قریب کی مسجد میں آپ کو

قرآن پاک سنانے کا موقع ملتا ہے تو فبھا ورنہ ایک دوسرے کو نفلوں میں سنادیا کریں اور انتظامیہ کے پروگرام کے مطابق اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اگر آخری عشرہ میں دیگر طلباء انتظامیہ کے پروگرام کے مطابق اعتکاف کرتے ہیں تو کیا یہ عمل آپ کو پسند نہیں ؟

جب تک آپ اس ادارہ میں زیر تعلیم ہیں آپ کو ہر حال میں ادارہ کے قواعد و ضوابط کی پابندی کرنا ہوگی۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۱

ایک لڑکی کا خط معرفت صوبیدار سخی محمد
سراڑی بازار، بھیرہ آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

بی اے پاس ہوں۔ یونیورسٹی میں داخلے کا شوق ہے مالی وسائل اور نمبر بھی کم ہیں۔ رشتے کے سلسلے میں بھی پریشان ہوں۔ ایک آدمی سے میری وابستگی تھی لیکن اُس کے متعلق بھی غلط باتیں سنی ہیں وغیرہ۔

خط کا جواب

۱۶ فروری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، تشویش کا علم ہوا۔ بندہ عامل نہیں ہے اس معاملہ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ کسی عامل سے رجوع کریں۔ البتہ بندہ آپ کو مشورہ دے گا کہ نماز کی پابندی کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں اپنی حاجات اُس ذات کے سامنے پیش کریں وہ ذات قاضی الحاجات ہے۔ بندہ بھی دعا گو ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۲

مولوی فضل حسین صاحب چھتروہ والوں کا خط

۱۔ حافظ محمد صدیق کے رشتہ کیلئے دعا فرمائیں۔

۲۔ کیا وجہ ہے کہ آپ اذان سے پہلے یا بعد میں درود شریف پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس کے سبب وہابیوں کو تقویت مل رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ کی مساجد میں بھی تو درود شریف نہیں پڑھا جاتا۔

۳۔ قاری غلام سرور صاحب کی مسجد کے قریب چوہدری صاحب چیئرمین بنے ہیں انہوں نے خوب کنجریاں منگوائیں اور کئی دن آتش بازی

ہوتی رہی اور پھر قاری صاحب نے اُن کے گھر کا کھانا قبول کر لیا۔ آپ اس سلسلہ میں قاری صاحب اور مسجد کمیٹی والوں کو تاکید کریں اور دعا فرمائیں کہ یہ معاشرہ بہتری کی طرف جائے۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۱۸ فروری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں۔ ان سے آپ کے دینی جذبہ کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں اور فقہ امام اعظمؒ کے پیرو ہیں۔ ہماری مساجد میں اذان سے پہلے درود شریف کا رواج نہیں۔ حالانکہ ہمارے سنگی وظائف میں درود شریف کثرت سے پڑھتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا تعمل سلف صالحین پر ہے۔ اس کی اصل وہاں نظر نہیں آتی۔ ورنہ ہم سے یہ کوتاہی نہ ہوتی۔

ہمارا ناقص خیال ہے کہ جب سے وہابیت اور اس کی ہم خیال جماعتوں کی سر زمین ہند میں نمود ہوئی اور ان سے متعلق یہ تاثر بڑھا کہ وہ درود شریف سے اہل سنت و جماعت کی طرح عقیدت نہیں رکھتیں۔ اہل سنت و جماعت کے بعض حضرات نے اپنی شناخت اور پہچان کیلئے اس کو رواج دیا۔ ہم اس طرزِ فکر و عمل کے معترض نہیں نہ نکتہ چینی کرتے

ہیں۔ ہم ان کے اس عمل کو حسنِ عقیدت پر محمول کرتے ہیں اور اسے وجہ اختلاف نہیں بناتے۔ یوں بھی جن امور کی سند سلف صالحین تک نہ پہنچی ہو اُسے بحث کا موضوع نہیں بناتے۔

رہا رشتہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو آپ کے حق میں بہتر ہو وہی ہو۔ اللہ خوب جاننے والے ہیں۔

آپ نے معاشرہ کی بے راہ روی کی شکایت کی۔ بجا ہے مگر سختی سے کام بگڑتا ہے، سنورتا نہیں۔ ہماری ذمہ داری نیک عمل کے اچھے نتائج کی خوشخبری دینا اور بد عمل کے برے نتائج سے آگاہ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں نرم خوئی اور عملی نمونہ دو ایسے موثرات ہیں جو آہستہ آہستہ انہیں سوچ کا دھارا بدلنے پر مجبور کردیں گے۔ حکیمانہ انداز میں ان تک اچھی باتیں پہنچاتے رہیں۔ یہ معاشرہ دو صدیوں تک اغیار کی یورش میں رہا ہے انہوں نے اسلام کا تشخص مٹانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ یہ ہمدردی کے مستحق ہیں۔ انشاء اللہ آپ کی کوشش اور حسن تدبیر سے بہتر نتائج مرتب ہوں گے۔

فقط   والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۳

محمد عارف بھٹی،

سلا دبر طانیہ

نفس مضمون

اہلیہ بیمار ہے لبلبہ کا کینسر ہے دعا کریں۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پریشانی سے نجات دیں۔ بندہ دعا گو ہے۔ انسان کو اپنی ساری اُمیدیں اللہ تعالیٰ سے وابستہ رکھنی چاہئیں۔ وہ ذات قاضی الحاجات ہے۔ آپ نماز پابندی سے پڑھیں۔ ہر روز دن میں ایک ہزار بار "یاسلام" ﴿اے سلامتی دینے والے﴾ اوّل و آخر ۱۰۰ بار درود شریف خلوص اور توجہ سے پڑھیں۔ ترجمہ ذہن میں رکھ کر پڑھیں۔ وقت کی کوئی قید نہیں۔

دو تین گھونٹ پانی دم کر کے مریضہ کو ہر روز پلایا کریں۔ شفاء دینے والی وہی ذات ہے۔ اپنے اسم پاک کے صدقے انشاء اللہ رحم کرے گی۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۴

۱۹۔۲۔۹۲

حافظ لطیف احمد،

فاروق آباد شیخوپورہ

خلاصہ خط

خیریت سے پہنچ آیا ہوں۔ آپ کی دُعاؤں سے پیشاب کی تکلیف جاتی رہی ہے۔ دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

سلام مسنون! اللہ تعالیٰ ذوق و شوق میں اضافہ فرمائے۔ خیریت کا جان کر خوشی ہوئی۔ بیماری کے سلسلہ میں ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کریں۔ متوجہ الی اللہ رہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۵

ایاز خان صاحب، ڈیرہ غازی خان

والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی والدہ کے متعلق جان کر کہ وہ انتقال کر گئی ہیں سخت دکھ ہوا۔ بقا صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ باقی سب نے فنا ہونا ہے۔ بغیر صبر کے کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کریں۔

آپ ایک بڑی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اسلام نے ماں کو بڑا مقام دیا ہے۔ اس کے پاؤں تلے جنت رکھ دی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جنہیں ماں کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کی توفیق ملی۔

آپ نے رمضان المبارک کے آخر میں آنے کا لکھا ہے۔ بہتر ہوتا کہ اگر آپ رمضان المبارک سے پہلے آجاتے۔ گھر والوں کو بھی ہمراہ لاتے ہمیں بڑی خوشی ہوتی۔ اگر آپ کسی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے تو اب بہتر ہے رمضان المبارک کے بعد گھر والوں کے ہمراہ تشریف لائیں۔ رمضان المبارک میں بلا مجبوری سفر کرنا اچھا نہیں۔ فاصلہ طویل ہے۔ سفر میں روزہ قضا کرنے کی اجازت تو ہے مگر جس سفر سے آسانی سے بچا جاسکتا ہو بچنا چاہیئے۔ اگر ہو سکے تو خط ملتے ہی ہر نماز کے ساتھ اس

پتہ والا درود شریف ۱۰۰ امرتبہ پڑھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۶

محمد اسلم صاحب

محلّہ بلاول پورہ چوک پونڈانوالہ گلی نمبر ۳

مکان نمبر 279/16 گوجرانوالہ

خط کا خلاصہ

میرا کوئی کام آج تک نہ بن سکا۔ بچے بڑے سب بیمار ہیں۔ طفیل گجر نے جو جگہ مسجد کی اپنے قبضہ میں لی ہوئی تھی پہلے اُس پر کچا مکان تعمیر تھا۔ اب پکا مکان بنوا رہا ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ یہ بندہ عاجز تو آپ کے حق میں دعا کرتا ہے۔ منظور کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور اس کی طرف متوجہ رہیں۔ وہی ذات ہر کام کی حکمت سے واقف ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت اور مصلحت سے خالی

نہیں۔

اگر آپ نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور صبر سے کام لیا اور اپنی حاجات اُس کے حضور پیش کرتے رہے تو اس کی تائید اور نصرت سے آپ محروم نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا دامن تھامیں وہی ذات فاعل حقیقی ہے۔ وہ اتنا قریب ہے کہ ہمارے تصور کی رسائی وہاں تک نہیں اور کوئی پکار اُس کے حضور نا مسموع نہیں رہتی۔ اگر اجابت میں دیر ہے تو اس میں بھی حکمت ہے مایوس نہ ہوں۔ اس کی طرف متوجہ رہیں اور اس کے احکام بجالاتے رہیں۔

فقط — والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۷

حافظ محمد انور طاہر صاحب
خطیب جامع مسجد موتی 1351/B
پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد

خط کا خلاصہ

خط ملا، آج کل لاء کالج میں ششماہی امتحان ہو رہے ہیں۔ دعا فرمائیں۔

میرے ایک دوست حاجی محمد اسماعیل صاحب ہیں جن کا ذکر میں نے وہاں حاضری کے موقع پر کیا تھا۔ میرے لیئے مالی تعاون کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی روحانی پیچیدگی کیلئے آپ سے راہنمائی چاہتے ہیں۔ ان کے پیرومرشد کا انتقال ہو چکا ہے۔

ان کا مسئلہ جو انہوں نے اپنے علیحدہ خط میں لکھا ہے کہ ہر قسم کا ذکر کر لیتا ہوں لیکن سلطان الاذکار جاری نہیں ہوتا۔ اس کیلئے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کے خط کے ہمراہ آپ کے دوست محمد اسماعیل صاحب کا خط بھی نظر سے گزرا۔ شجرہ شریفہ بھی دیکھا۔ ایک ہی اصل کی شاخیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے۔ جس خلجان کا انہوں نے خط میں ذکر کیا ہے انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ قبض وبسط تصوف کا لازمہ ہے۔ یہ پریشانی کی بات نہیں۔ وہ اپنا معمول جاری رکھیں۔ رہی آواز تو وہ بھی بہتر ہے مگر اس سے بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ متوجہ الی اللہ رہیں۔

بزرگوں سے جس طرح انہوں نے ذکر اخذ کیا ہے اسی طرح

کریں۔ بزرگوں کا فرمان کسی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہوتا ہے۔ اور جب کبھی عقدہ کشائی کی حاجت ہو تو ان ہی کی طرف رجوع کریں۔ وہ طالب کے حالات اور مقام سے واقف ہوتے ہیں اور ان کی راہنمائی طالب کیلئے مفید ہوتی ہے۔ البتہ یہ امر ذہن میں رہے کہ اصل شریعت ہے اور طریقت اس کی فرع ہے۔ شریعت کا دامن کسی حال میں ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ شریعت کے احکام بجالانے میں پوری پوری کوشش اور کاوش سے کام لیا جائے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۸

مولانا محمد رفیق رضوی صاحب

خطیب مرکزی جامعہ مسجد حنفیہ

نمبر 2 اتحاد کالونی غازی آباد تاج پورہ روڈ لاہور

خط کا خلاصہ

.... جامع مسجد غازی آباد میں فرائض کی انجام دہی شروع کردی ہے۔ ممبران کمیٹی انتشار کا شکار ہیں۔ حاضری کیلئے بے تاب ہوں۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۳ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! اپنے کام سے غرض رکھیں۔ کمیٹی سے کسی قسم کی تعرض یا مداخلت نہ کریں۔ حاضری کا فکر نہ کریں۔ اپنا کام لگن سے اور محنت سے کریں یہی حاضری ہے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۹

سعید اختر صاحب

مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۴

ملت روڈ سانده خورد لاہور

خط کا خلاصہ

میری صحت اب بہتر ہونا شروع ہو گئی ہے۔ بینک ملازمت سے ایک سال کی چھٹی لی ہے۔ اس کے بعد پینشن ہو جائے گی۔ مکان کا سودا ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی جہلم منتقل ہو کر زیادہ سے زیادہ یاد خدا میں وقت گزار سکوں گا۔

دربار عالیہ سے جواب

۴ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ مکان کا سودا مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک ارادوں میں کامیاب کریں۔ اس میں شک نہیں کہ دنیوی لوازمات بھی دنیا میں ایک مقام رکھتے ہیں مگر انجام کار یہ فنا کے گھاٹ اترنے والے ہیں۔ باقی رہنے والے وہ عمل صالح ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کیلئے کیئے جائیں۔ لہٰذا عاقبت کی ہولناکیوں کو پیشِ نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں زیادہ وقت گزرے۔

کسی عارف کا مصرعہ ہے ع

یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

اس چند روزہ زندگی میں اس متاع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

بندہ دعاگو ہے۔ والسلام

مکتوب نمبر ۱۵۰

شہزادہ جان صاحب

مقام وڈاک خانہ چارباغ ضلع سوات کوڈ نمبر 19120

بندہ بخیریت میرپور خاص ﴿سندھ﴾ سے واپس غریب خانہ پر

وہ رائی کو پہاڑ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے دوسروں کو تحریک ملتی ہے۔

ہماری شنید میں آیا ہے کہ انگلینڈ میں بڑی بڑی روحانی شخصیات موجود ہیں اور بعض شخصیات پاکستان سے جاتی رہتی ہیں۔ کسی کامل کی طرف وہاں ہی رجوع کریں یا پھر پاکستان میں دنیائے طریقت کے بڑے بڑے شاہ سوار موجود ہیں۔ کسی ایک کا انتخاب کر کے ان سے اپنا دامن وابستہ کر لیں تاکہ آپ کی روحانی پیاس کا مداوا ہو سکے۔ یہ بندہ عاجز خود راہنمائی کا طالب ہے۔ دوسروں کو کیا راہنمائی کریگا۔ اس کو اس سلسلہ میں معذور جانیں۔ آئیندہ اپنی توجہ کا مرکز پنجاب یا انگلینڈ میں کسی صاحبِ کمال کو بنائیں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۶۱

قاضی محمد الیاس صاحب، کھڑک راولاکوٹ

۲۳ مارچ ۱۹۹۲ء

خلاصہ خط

ملاقات کی خواہش، تنگی معاش اور مقروض ہوں۔ پہلے بھی

بیرون ملک رہا ہوں اور اب دوبارہ بیرون ملک جانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اس بندہ عاجز کا کام دعا کرنا ہے۔ قبولیت اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ وہی ذات فاعل حقیقی ہے۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں۔ عبد ہونے کے ناطے عجز وانکساری سے کام لیں۔ بندے کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

"آب کوثر" آپ کے پاس موجود ہے۔ یہ بیش بہا خزینہ ہے۔ اس کا مطالعہ کرتے رہا کریں۔ اس کی گھر میں موجودگی بڑی خیر وبرکت کا باعث ہے۔ اس کے توسط سے اللہ تعالیٰ آپ کو نیک مقاصد میں کامیاب کریں گے۔

آپ نے وزیراعظم صاحب سے ملاقات کے بارہ میں اجازت چاہی ہے۔ اس باب میں بندہ ناواقف ہے۔ آپ خود بہتر سوچ سکتے ہیں۔ بندہ اس سلسلہ میں راہنمائی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۶۲

محمد جاوید اختر صاحب

ساکن بلوبانیاں بلانی

سرائے عالمگیر، گجرات

خط کا خلاصہ

گزشتہ حاضری پر ملاقات تو نہ ہو سکی البتہ پتا چلا کہ آپ خود خط پڑھ لیتے ہیں۔ اس لیئے یہ سوچ کر واپس آ گیا کہ خط لکھ لوں گا۔ میرا نکاح جمعۃ المبارک کو ہو گیا ہے۔ گاؤں والوں کی طرف سے سخت پریشان ہوں وہ گندی گالیاں دیتے ہیں اور کوڑا کرکٹ گھر کے سامنے پھینک دیتے ہیں۔ بھائی جان مرحوم کے بچوں کے لیے دعا کریں کہ کوئی ماہانہ پنشن وغیرہ ہو جائے۔ ان کی سروس صرف پانچ سال تھی۔

خط کا جواب

۲۶۔۳۔۹۲

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر اسباب پیدا کریں۔ آپ روزانہ ایک بار اوّل و آخر سو سو بار درود شریف پڑھ کر پانچ صد دفعہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل توجہ

اور دھیان سے پڑھیں اور ترجمہ بھی ذہن میں رکھیں اور اپنی حاجت اور مراد کا بھی خیال رکھیں۔اس کا ثواب پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بخشیں اور ان کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے مراد مانگیں انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۶۳

روشن بخت چوہان صاحب
پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن
قبولہ روڈ عارف والا ضلع ساہیوال

خط کا خلاصہ

میں ساہیوال میں سروس کرتا ہوں جب کہ والدین نارووال میں رہتے ہیں اور بیوی لاہور میں سروس کرتی ہے۔دعا فرمائیں کہ میرا تبادلہ نزدیک ہو جائے ۔رزق میں کشادگی اور نیک سیرت اولاد کیلئے دعا فرمائیں۔

خط کا جواب

۲۶ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک مقاصد میں کامیاب کریں۔

روزانہ ایک بار اوّل و آخر ایک، ایک سو بار درود شریف پڑھ کر پانچ صد دفعہ آیہ کریمہ "لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين" توجہ اور دھیان سے پڑھیں اور ترجمہ بھی ذہن میں رکھیں۔ اپنی حاجات ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ نیز نماز پابندی سے اور باجماعت پڑھنے کی کوشش کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۶۴

ماسٹر حیدر علی صاحب، سوکاسن بھمبر

خط کا خلاصہ

ایک ہفتہ سے یہ الجھن ہے کہ ۱۳ مرلے زمین خریدی تھی روپے بھی دے دیئے ہیں لیکن ایک ہمسایہ رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔ دعا فرمائیں۔

خط کا جواب

۲۶ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر صورت پیدا کریں۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور نیاز مندی سے اپنی درخواست پیش کرتے رہیں اُس کی ذات ہر معاملہ میں انسان کیلئے بہتر کرتی ہے۔

روزانہ ایک بار اوّل آخر ۱۰۰، ۱۰۰ بار درود شریف پڑھ کر درمیان میں پانچ صد مرتبہ "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" پڑھ اس کا ثواب حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی روح پر فتوح کو ایصال کریں اور اُن کے توسل سے اپنی مراد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ توجہ اور دھیان ضروری ہے۔ پڑھتے وقت ترجمے کو اور اپنی مراد کو پیش نظر رکھیں۔

فقط　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۱۶۵

سعید احمد مرزا صاحب

سیونگ مشین ڈیلر، ریلوے روڈ نارووال

خط کا خلاصہ

بچیوں کا بوجھ پریشان کرتا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اچھا بر مل جائے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۶ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر اسباب پیدا کریں اور آپ کی پریشانی دور ہو۔ اس ذات کا دامن تھامیں وہ ہر معاملہ میں اپنے بندے کیلئے بہتر کرتی ہے۔

آپ صبح کی نماز کے بعد سورۃ یٰسٓ پڑھیں۔ ہر مبین کو گیارہ بار دھرائیں اور پھر صبح کی اذان دیں۔ جس میں "الصلوٰۃ خیر" "من النوم" آتا ہے۔

اس طریقہ پر پوری یٰسٓ شریف ختم کرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر اپنی مرادات اور حاجات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ امید ہے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ یٰسٓ شریف توجہ اور دھیان سے پڑھیں اور اپنی حاجات پیش نظر رکھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۶۶

حکیم سید امین الدین احمد صاحب

۲۳۹ شادباغ لاہور۔

خط کا خلاصہ

آپ کی تعریف سنی ہے دعا فرمائیں کہ میرے ہاتھ میں شفا ہو اور میرے پاس کثرت سے مریض آئیں۔ سفر میں صحت ٹھیک نہیں رہتی اس لیئے حاضری سے معذور ہوں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۷ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ کسی عقیدت مند سے واسطہ پڑا ہوگا اُس نے افراط و تفریط سے کام لے کر آپ کو اس بندہ عاجز کی طرف متوجہ کیا ہوگا ورنہ یہ بندہ عاجز خود اپنے حالات سے پریشان ہے اور آخرت کی فکر ہر لمحہ دامن گیر ہے۔ اگر آپ کو حالات اجازت بھی دیں تو یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں۔ بندہ اپنی طبیعت اور صحت کے ہاتھوں ملاقات کرنے سے معذور ہے حالانکہ اس سے پہلے دن میں دو دفعہ مجلس

ہوا کرتی تھی جو گھٹنوں پر محیط رہی۔ اگر کوئی صاحب محض ملاقات کی خاطر سفر کی صعوبت اور اخراجات برداشت کر کے یہاں تک آئے اور ملاقات نہ ہو تو اُس کے احساسات اور جذبات پر کیا گزرے گی۔ بندہ کو بھی اس صورت میں ملال ہوگا۔ رہی دعا تو وہ نزدیک دور حاضر غائب دونوں حالتوں میں برابر ہے۔ بندہ عاجز آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ اگر آپ کا کسی بزرگ سے تعلق ہے تو ان کے ارشادات پر عمل کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ شرط پابندی اور اخلاص ہے۔

آپ کی سیادت اور بزرگی نے تقاضا کیا کہ آپ کی بہجت قلبی کی خاطر آپ کی خدمت میں کچھ پیش کیا جائے۔ چنانچہ یہ بندہ عاجز ایک سوٹ کا کپڑا اور ۱۰۰ روپے پیش کر رہا ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۶۷

مولوی غلام محی الدین صاحب

بمقام ٹھٹہ مانک، ڈاک خانہ کالیکی منڈی

تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

خلاصہ خط

دینی اور دنیوی بحران کا شکار ہوں۔ بے حد پریشان ہوں۔ للہ شریف والوں کا عقیدت مند ہوں۔ دعا فرمائیں۔ ملاقات کا متمنی ہوں۔

دربارِ عالیہ کی طرف سے جواب

۲۷ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ بندہ عاجز دعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مرادیں پوری کرے۔ آپ پر یہ واضح کردوں کہ کسی عقیدت مند کی تحریک پر آپ نے خط لکھا۔ عقیدت مند حضرات اسی طرح اپنے آستانوں سے متعلق تشویق دلاتے رہتے ہیں۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ بندہ عاجز خود اپنی عاقبت کے بارے میں فکر مند رہتا ہے۔

جس آستانہ سے آپ نے اپنی اور اپنے بزرگوں کی نسبت کا ذکر کیا۔ وہ بڑا قابل احترام آستانہ ہے۔ اس آستانہ کو سلسلہ مجددیہ کے عقابوں کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے۔ اس آستانہ سے نسبت کی موجودگی میں آپ کا اِدھر اُدھر دیکھنا اخلاص کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ آپ اُسی آستانہ کی طرف متوجہ رہیں۔ اور جو کچھ اسباق اخذ کیئے ہیں۔ اُن کی پابندی کریں۔ اور ان بزرگوں کے توسل سے اپنی حاجات

اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے رہیں۔ وہ ذات کارساز حقیقی ہے۔ شرط اخلاص اور محبت ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۶۸

چوہدری غلام احمد صاحب

گاؤں چک میاں ڈاک خانہ دینہ تحصیل و ضلع جہلم

خط کا خلاصہ

ملاقات نہ ہونے کا ملال ہے۔ بچے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۸ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ بندہ کے متعلق آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی اور کسی عقیدت مند نے بر بنائے عقیدت رائی کو پہاڑ بنانے کی کوشش کی ہوگی۔

کچھ عرصہ سے صحت کی خرابی کی وجہ سے ملاقات کا سلسلہ بند ہے اور سنگیوں کو بھی یہی مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ملاقات کی خاطر تکلیف نہ کریں۔ جب صحت ٹھیک تھی دن کو دو چار مجلسیں ہوا کرتی تھیں رہی دعا

تو آپ کو خود تسلیم ہے دعا حاضر غائب دونوں حالتوں میں برابر ہے۔ بندہ عاجز آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک مقاصد میں کامیاب کریں اور آپ کا بچہ آپ کی خواہشات پر پورا اترے۔

اللہ تعالیٰ کا دامن مضبوطی سے تھامیں۔ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ دیر آید درست آید پر دھیان رکھیں۔

فقط والسلام۔

مکتوب نمبر ۱۶۹

محمد صغیر صاحب

اقبال خیاط معرفت لاہور مالون منطقہ ابھانا الشرجہ

محمد صغیر کو ملے

خط کا خلاصہ

میری بائیں ٹانگ میں درد ہوا تھا آپ کے پاس بھی آتا رہا۔ تعویذ پیئے صحن میں مقبرے پر سلام کیئے مگر میرا درد نہیں گیا۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ اس دنیا میں کوئی پیر فقیر نہیں سب فراڈ ہے۔ آپ کے دروازے پر جو چیلا ہے اُس نے میری باری آنے پر کہا کہ ملاقات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ کیونکہ اندر ڈاکٹر صاحب ملاقات کر رہے ہیں۔ میں واپس

آ گیا اور معلوم ہوا کہ یہاں صرف صاحبوں کی ملاقاتیں ہوتی ہیں غریبی کی کوئی قدر نہیں۔ اگر مجھے آرام نہ آیا تو میں سمجھوں گا کہ باقی لوگوں کی طرح آپ بھی فراڈ ہیں۔ میں صرف کرامات دیکھنا چاہتا ہوں۔

فقط۔ والسلام

دربار عالیہ سے جواب

۲۸ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی خواہش کے مطابق پڑھا اور آپ کی خواہش کے مطابق اس کا جواب بھیج رہا ہوں۔ آپ نے خط میں تلخی اور خفگی کا اظہار کیا ہے آپ کو حق پہنچتا ہے۔ آپ کے جذبات اور احساسات مجروح ہوئے ہیں۔ بندہ عاجز کو آپ کی خفگی گوارا ہے۔ یہ جان کر افسوس ہوا ہے کہ آپ کی اچھی طرح پذیرائی نہیں ہوئی۔ اچھے لوگوں کی صفت عفو اور درگزر ہے۔ آپ کی اطلاع کیلئے گزارش ہے کہ بندہ پیر ہے نہ فقیر نہ دعویٰ ہے اور نہ کسی کو دعوت دیتا ہے۔ عاقبت کی فکر میں زندگی کے دن گوشۂ تنہائی میں گزار رہا ہے۔ پھر بھی لوگ آجاتے ہیں اور یہ تحریک من جانب اللہ ہوتی ہے وہی فاعل حقیقی اور کارساز حقیقی ہے۔ وہی بگڑی بنانے والا ہے۔ بندہ بھی اس ذات کا نام "اللہ" لکھ کر دے دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بندہ کے پاس دھرا ہی کیا ہے۔ ہر آدمی کو اس نام کی عقیدت

کے مطابق فائدہ پہنچ رہا ہے۔ نفع و نقصان اُس ذات کی مشیت کے تابع ہے۔ کوئی انسان کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ آپ نے ملاقات کے بارے میں گلہ کیا ہے کہ ملاقات کے سلسلہ میں امتیاز برتا جاتا ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہاں شاہ و گدا سب برابر ہیں۔ کسی سے امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ بندہ کی صحت اور طبیعت کچھ عرصہ سے ٹھیک نہیں۔ اس لیئے ملاقات بند ہے۔ لوگوں کے پیغامات یہی خدام ہی پہنچاتے ہیں اور مناسب جواب لے جاتے ہیں۔ ماضی میں جب صحت ٹھیک تھی دن میں دو، دو بار مجلسیں ہوا کرتی تھیں۔ آپ کو اس سلسلہ میں اطمینان ہونا چاہیئے یہاں ایسا کوئی امتیاز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ مقدس سرزمین میں ہیں۔ یہ وہ سرزمین ہے جس کی حسرت ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ آپ بندہ کیلیئے دعا کریں کہ بندہ دنیا سے فائز المرام جائے۔

آپ ان مقدس مقامات کے توسط سے دعا مانگیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کریں گے۔ اس کی رحمت بے پایاں ہے۔ اُس سے کچھ دور نہیں۔ آپ اس ذات کا دامن مضبوطی سے پکڑیں۔ وہی ذات صحت عطا کرنے والی ہے۔ بندہ عاجز بھی دعا گو ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۰

محمد سرور بن صوفی محمد حسین راجپوت طور

چوک بازار منڈی ہیرا سنگھ ، ضلع اوکاڑہ پوسٹ کوڈ 56000

خط کا خلاصہ

۱۔ میٹرک کا امتحان دیا ہے دعا فرمائیں۔

۲۔ شادی ہوئی ہے نیک صالح لڑکے کیلئے دعا۔

۳۔ میری ہمشیرہ کو شاہ نواز نے طلاق دے دی ہے۔ سامان کیلئے عدالت سے رجوع کریں ؟

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون ! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کارساز حقیقی ہے۔ صرف اُس طرف متوجہ رہیں۔ اس کے احکام کو بجا لائیں اور اسی کے حضور اپنی حاجات پیش کرتے رہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا کے مصائب اور آلام بڑے دکھ دہ ہوتے ہیں مگر آخرت کی فکر زیادہ ضروری ہے کیونکہ دنیا کے مصائب آخر کٹ جائیں گے۔

بندہ عاجز دعا گو ہے اگر ہو سکے تو ۱۰۰، ۱۰۰ بار درود شریف پڑھ کر

درمیان میں ۱۰۰۰ بار "یاسلام" کا ورد کریں پانی پر پھونک کر سب متاثرین کو پلائیں۔ ہمشیرہ صاحبہ کو صبر کی تلقین کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۱

زرین خادم صاحبہ معرفت عبدالرشید صاحب

مکان نمبر 682/A زمان پارک گلشن راوی ملتان روڈ لاہور۔

خط کا خلاصہ

خادم صاحب کو انگلینڈ گئے ہوئے کچھ ماہ ہو گئے ہیں۔ بے روزگار ہیں بہتری کیلئے دعا کریں۔

دربار عالیہ سے جواب

۳۰ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے خادم صاحب کے بارہ میں پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ درویشوں کا تکیہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر نظر رکھیں اور گھبرائیں نہیں۔ تنگی اور فراخی دنیا کا خاصہ ہے۔ اسی ذات کے آگے زاری اور انکساری کریں اور اسی ذات کی کارسازی پر بھروسہ رکھیں۔ انشاء اللہ اُس کے فضل سے بہتر صورت

نمودار ہوگی۔

سنا تھا کہ حافظ صاحب اور خادم صاحب، عارف صاحب کی کوشش سے گئے تھے۔ حافظ صاحب کہیں کام پر لگ گئے ہیں دیر سویر کی فکر نہ کریں خادم صاحب کا بھی انشاء اللہ کام ہو جائے گا۔ انہیں حوصلہ دیں اور کہیں کہ وہ ہمت نہ ہاریں۔

درویشوں سے تعلق رکھنے والے حالات کے اتار چڑھاؤ سے پریشان نہیں ہوا کرتے۔ پریشانی کے بعد ہی راحت ہوتی ہے۔ اچھے وقت کا انتظار کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھیں۔ بندہ عاجز بھی دعا گو ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۲

زہرہ جبین صاحبہ معرفت منظور اقبال بٹ
کوف مخترین کوچہ وریام، قصور پاکستان

خط کا خلاصہ

اس سے قبل آپ کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ جناب نے کچھ وظائف بتائے تھے۔ ان پر عمل کر رہی ہوں۔ میرا ایف اے کا آخری

سال ہے۔امتحان قریب ہے دعافرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۳مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون !خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ بندہ دعا گو ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔والدہ صاحبہ سے بھی دعا کروائیں۔ والدین کی دعا بڑی برکت کی حامل ہوتی ہے۔ اگر ہو سکے اور جانا ممکن ہو تو خواجہ غلام محی الدین صاحب قصوری دائم الحضوری کے مزار شریف پر جائیں۔ یہ مزار شریف پرانے قبرستان میں واقع ہے۔وہاں حاضری دیا کریں۔

سورۃ یٰس شریف، سورۃ مزمل شریف، سورۃ ملک شریف پڑھ کر ان کی روح پر فتوح کو ایصال کریں اور اُن کے توسل سے اپنی حاجات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ بزرگوں کی برکت اور توجہ سے اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔ والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۳

محمد بنارس صاحب

بمقام جوامائیر، تحصیل وڈاک خانہ چکوال ضلع چکوال

خط کا خلاصہ

بائیں ٹانگ میں ۱۸ ارمضان المبارک سے شدید درد ہے۔ نماز پڑھنا مشکل ہو رہا ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۳۱ مارچ ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے بندہ باخبر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اس تکلیف سے نجات ملے۔ معجون سرنجاں اپنی تیار کردہ یا ہمدرد دواخانہ کی استعمال کریں۔ شفا عطا کرنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ہو سکتا ہے اس معجون سے اللہ تعالیٰ فائدہ دیں۔

اس کے علاوہ ہر صبح نماز فجر کے بعد سورۃ فاتحہ م اور ل کے وصل کے ساتھ ﴿ملحمد لله﴾ ۴۱ بار پڑھیں۔

اوّل آخر ۱۱-۱۱ بار درود شریف پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں وہ ذات رحم کرنے والی ہے۔ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ مہربانی فرمادیں۔ پڑھنے کے بعد ہاتھوں پر پھونک کر درد والی جگہ پر ملیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۴

پیرزادہ فخرالدین صدیقی قریشی مظفر گڑھ کے نام مکتوب۔ یہ حضرت انڈیا بزرگوں کے مزارات کی تلاش میں جانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ان کا تفصیلی مکتوب موصول ہوا۔

۹۲/ ۸۶ ؁

دربار عالیہ

۲۲ اپریل ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، تفصیلات جو آپ نے مہیا کی ہیں بڑی حوصلہ افزا ہیں۔ آپ کی اس معاملہ میں تمام پہلوؤں پر نظر ہے۔ اس کی جزئیات تک سے آپ واقف ہیں کہ کہاں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے اور اسے کس طرح رفع کیا جا سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اس منصوبہ میں کامیابی عطا کرے۔

جن حضرات کو آپ اس سلسلہ میں ہمراہ لے جانا چاہتے ہیں ان کا انتخاب آپ کی صوابدید پر ہے۔ آپ بہتر جانتے ہیں کہ کون کہاں اور کس حد تک مؤثر ہے؟ وقت کا انتخاب بھی آپ اپنی اور اپنے سنگیوں کی سہولت کے پیشِ نظر کریں۔ ان معاملات میں بندہ سے کسی قسم کی

راہنمائی کے متمنی نہ رہیں۔

آپ نے روانگی سے پہلے بندہ تک آنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے آپ بخوشی آسکتے ہیں۔ البتہ بندہ کو آپ بھائیوں کی صحت کا خیال ہے کہیں دور دراز پہاڑی سفر آپ کی صحت کو متاثر نہ کرے۔ آپ کی اطلاع کیلئے گزارش ہے کہ ۹ مئی ہر سال دربار کالادیو والد محترم قبلہ عالم قاضی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ ختم شریف ہوتا ہے۔ اس سالانہ دعا پر عقیدت مندوں کا بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اگر آپ موزوں سمجھیں تو اس موقع پر کالادیو تشریف لے آئیں۔ دعا ۹ مئی کو صبح دس بجے ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ رہے گا کہ کوٹلی کے دشوار گزار اور پہاڑی سفر سے آپ بچ جائیں گے۔ جو اکثر مسافروں کیلئے سوہان روح ہے۔

پروفیسر منظور الحق صدیقی اور شفاء اللہ صدیقی سے جس ریکارڈ کے حصول کیلئے آپ نے بندہ کو متوجہ کیا ہے اس سلسلہ میں معذرت کے ساتھ گزارش ہے کہ اس سطح پر اس سلسلہ میں بندہ اُن سے رابطہ قائم کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ بندہ کا شجرہ نسب فی الحال ان کے نزدیک مؤرخانہ تحقیق اور تفتیش کے مراحل سے گزر رہا ہے۔ قاضی فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سن وصال کے بارے میں کچھ التباس ہے اور وہ مطمئن نہیں ہیں۔ اس سطح پر اس مقصد کے لیے رابطہ شاید ان کے نزدیک

تحریک یا ترغیب کے زمرہ میں داخل ہو اور ناگواری کا باعث بنے۔ بندہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے طور پر تحقیق مکمل کر لیں۔ جہاں تک کہ اس بندہ عاجز کا موقف ہے وہ بالکل واضح ہے۔ اس میں کوئی ابہام نہیں۔ بندہ شواہد کی بناء پر مطمئین ہے کہ بندہ خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہے اور ان کی شاخ سے تعلق رکھتا ہے جو رہتک میں آباد ہوئی اور جس کے ایک سپوت قاضی فتح اللہ صدیقی صاحب تھے جو قاضی القضاۃ میرپور ہوئے اور جن کا وصال پانی پت کے قریب سمالکہ میں ہوا۔

یہ نام چونکہ حضرت قوام الدین والدنیا کی اولادِ امجاد میں موجود ہے بندہ کا دعویٰ اس وقت تک قائم ہے جب تک تاریخی اور عصری شواہد کی بنا پر ان فتح اللہ صاحب کے بارے میں تفصیلات مہیا نہ کی جائیں اور یہ باور نہ کرایا جائے کہ وہ لاولد انتقال کر گئے اور ان کے مدفن کی نشاندہی نہ کی جائے۔

بھائی بدرالدین صاحب سے سلام عرض کر دیں۔ اگر آنے کا ارادہ ہو تو بہتر رہے گا کہ آپ سات آٹھ مئی تک پہنچ آئیں تا کہ سفر کی کوفت اور کلفت دور ہو جائے۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۵

خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب

مراقبہ ہال کاکڑہ ٹاؤن میر پور آزاد کشمیر

خط کا متن

یکم جون ۱۹۹۲ء

حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب کے حکم کی تعمیل میں درخواست کرتے ہیں کہ آپ خانقاہ شریف اور صاحب مزار ہستی کے حالات زندگی عرس مبارک اور دیگر روحانی محافل کے بارے میں مکمل کوائف ارسال کریں۔ ﴿ساتھ ہی ان کا رسالہ روحانی ڈائجسٹ بھی موصول ہوا﴾

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

سلام مسنون! روحانی ڈائجسٹ اور مکتوب پہنچے۔ یاد آوری کا شکریہ۔ آپ نے صاحب مزار علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی اور دیگر کوائف طلب فرمائے ہیں۔ آپ کے مکتوب سے عیاں ہے کہ خطۂ کشمیر کے اولیائے کرام کے حالات زندگی اور کارنامے شائع کر کے آپ عوام کو ان کی خدمات سے متعارف کرانا چاہتے ہیں۔ نیک خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ

آپ کو اس مقصد میں کامیاب کرے آمین۔ آپ کے منصوبے کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں ہوتا کہ صاحب مزار علیہ رحمۃ کا انتخاب اس سلسلہ میں زیادہ معاون ثابت نہ ہوگا۔ مکتوب کا جواب دینا اخلاقی فرض تھا چند سطور ان کے مشن سے متعلق مہیا کی جارہی ہیں۔ اشاعت کی ضرورت نہیں۔

صاحب مزار حضرت محمد سلطان عالم جہاں خود سادہ تھے وہاں ان کی تعلیمات اور دیگر معاملات بھی سادہ تھے۔ آپ نے ساری زندگی شریعت کی اتباع میں گزاری اور ہر طالب کو یہی تعلیم دی۔ جن حضرات کی خدمت میں رہ کر آپ نے سلوک کی تکمیل کی ان پر بھی شریعت ہی غالب تھی۔ البتہ طریقت آپ کے نزدیک تصفیہ قلب اور تزکیہ قلب کا ذریعہ تھی۔ ان کے نزدیک اس سے عبادت وہ گہرا تعلق ہے جو بندے اور خدا کے درمیان پیدا ہوتا ہے مگر اس تک رسائی عبادت کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہ تعلق جتنا گہرا ہوتا جائے گا اتنا ہی ماسواللہ سے قلب سرد ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ سالک کو انجام کار مقام فنا حاصل ہوجاتا ہے۔ یعنی اللہ کی رضا ٹھہرتی ہے۔ اس پہلو سے آپ کا منفرد انداز تھا۔ مروجہ دستور کے مطابق پیری مریدی کرتے تھے نہ مریدوں کا ریکارڈ تھا۔ تعلیم وتربیت کا مرکز مسجد تھی اور اگر کبھی باہر جانا ہوا تو مسجد

ہی کو مستقر بنایا اور ماحضر پر اکتفا کیا۔ طالبوں کی خدمت کرنا معمول رہا۔ خدمت کرانا یا نذرانے وصول کرنا مقصود نہ تھا۔ توکل کا یہ عالم تھا کہ بجز سہ پارچہ بدنی آپ کے پاس کوئی کپڑا نہ تھا اور بوقت وصال بجز اُس غلہ کے جو ابھی کھلیان میں تھا ترکہ میں پائی تک نہ تھی۔ یہ سب تعلق باللہ کا نتیجہ تھا۔

آپ کشف و کرامات کے قائل تھے مگر اس میں خود الجھتے اور نہ طالبوں کو الجھاتے۔ آپ کے نزدیک یہ دین میں حجت نہیں ہے۔ حجت صرف ادلۂ شرعیہ ہیں ان کے وراء سب تخمین و ظن ہیں۔ البتہ طالبوں کو نماز روزہ اور احکام شریعت کی پابندی، رزق حلال اور صدق مقال کی تلقین کرتے۔ ان کے ذوق و شوق اور استطاعت کے مطابق اپنے سلسلہ کے اسباق تفویض کرتے۔ توجہ دیتے اور استعداد کے مطابق مقامات عالیہ تک پہنچاتے۔ مگر ہر مرحلہ پر شریعت ہی کو اوّلیت حاصل رہتی۔ اس سے سرمو انحراف یا اغماض گوارا نہ تھا۔ انہوں نے زندگی بھر پیر کہلوایا نہ ولایت کا دعویٰ کیا نہ کسی پر اپنے کشف و کرامات کا اظہار کیا۔ اور نہ کسی طالب کو مرید کہا۔ ہمیشہ لفظ سنگی سے پکارا اور احکام شریعت کا کامل نمونہ بن کر اپنے آپ کو طالبوں کے سامنے پیش کیا۔ خود امامت کراتے۔ شروع میں طلباء کو پڑھاتے اور عوام میں "مسیتی والے قاضی

صاحب" کے نام سے جانے جاتے۔ آج بھی ان کے متوسلین اور معتقدین احکام شریعت کی بجاآوری میں خاص شغف رکھتے ہیں۔ یہ ایک درویش خدامست کی زندگی کے مختصر خدوخال ہیں۔

آپ نسلاً صدیقی الاصل ہیں۔ مسلکاً سنی حنفی اور طریقت میں نقشبندی مجددی۔ پہلے مزار شریف چچیاں شریف مسجد کے پہلو میں تھا۔ منگلا جھیل کی وجہ سے اب کالا دیو ضلع جہلم مسجد سلطانیہ کے پہلو میں ہے۔

جس طرح آپ کی زندگی کے انداز منفرد تھے عرس کی تقریب بھی منفرد ہے۔ دربار کی طرف سے دعوت یا تحریک نہیں ہوتی۔ عقیدت مند خود ہر سال ۹ مئی مزار شریف پر حاضری کیلئے جمع ہو جاتے ہیں اور دربار مہمان نوازی کا فریضہ ادا کرتا ہے۔

یہ سادہ تقریب ایک گھنٹہ کے اندر ختم ہو جاتی ہے۔ آپ کی تعلیمات کے بعض پہلوؤں پر ۲۰/۱۵ منٹ روشنی ڈالی جاتی ہے۔ ختم شریف پڑھا جاتا ہے اور بعد دعا و طعام محفل برخاست ہو جاتی ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۶

Muhammad Mahroof

55 Firth Park Road, Sheffield S-5

England 6 w.e.

مکتوب کا خلاصہ

جہاد کشمیر میں ہم عملی طور تو حصہ نہیں لے سکتے لیکن مالی طور پر مدد کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم چاہتے ہیں یہاں سے روپے جمع کر کے جناب کو ارسال کر دیا کریں اور آپ اپنے طور پر روپیہ کشمیری مجاہدین تک پہنچا دیا کریں۔ کیونکہ بے شمار لوگ چندہ اکٹھا کرتے ہیں لیکن وہ راستے ہی میں ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لیے اور کسی پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کسی آدمی کا نام بتائیں جسے ہم روپیہ بھیج دیا کریں۔

مکتوب کا جواب

۳ جون ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! ۲۸ مئی ۹۲ء کا مکتوب پہنچا۔ آپ کے حسن ظن اور اعتماد کا شکریہ۔ بندہ اپنی صحت اور ان معاملات سے عدم واقفیت کی بنا پر آپ کی پیشکش قبول کرنے سے معذور ہے۔ بندہ آپ کے جذبات اور

خیالات کی قدر کرتا ہے اور اس سلسلہ میں آپ کی کوشش و سعی سے مطمئن ہے کہ آپ جہاد کشمیر کے سلسلہ میں خاص درد اور ولولے سے کام لے رہے ہیں۔ اس نیک مقصد میں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔

کشمیر کے حالات بالخصوص اور مسلمانان عالم کے حالات بالعموم تکلیف دہ ہیں اور ملت اسلامیہ کے لیے لمحہ فکریہ۔ مگر کیا کیا جائے ملت انتشار کا شکار ہو چکی ہے۔ وحدت پارہ پارہ ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جو وحدت کے ساتھ مشروط تھی سے ہم محروم ہو رہے ہیں۔ آپ اس نیک کام کے ساتھ. ساتھ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ جہاد کشمیر میں ایک نہیں بیسیوں تنظیمیں مختلف ناموں سے شامل ہیں۔ بظاہر ان کا مقصد ایک ہے "آزادی کشمیر" اور درپردہ ایک دوسرے سے مختلف الخیال اور مختلف الرائے ہیں۔ آپ جن سے چندہ وصول کریں گے ضروری نہیں کہ سب کی وابستگی ایک گروہ سے ہو۔ بعد میں اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ صاحب الرائے حضرات کی میٹنگ بلا کر فیصلہ کرلیں کہ کس تنظیم کے ذریعہ آپ جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس تنظیم کے سربراہ یا اُس کے نمائندے سے رابطہ کر کے طے کرلیں کہ انہیں کس طرح کس نوع کی مدد پہنچائی جا سکتی ہے۔ اس سے آپ کے کام میں آسانی رہے گی۔ بہر صورت آپ وہاں کے حالات سے زیادہ باخبر ہیں۔ بندہ کسی

راہنمائی کی حیثیت میں نہیں۔

اس بندہ عاجز کی تگ ودو دعا تک ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہندوستانی دیو استبداد سے نجات دے اور ہندوستانی درندوں کو شکست دینے کی ہمت عطا فرمائے آمین۔

نوٹ: خط سنبھال کر رکھیں۔ ضائع نہ کریں۔ گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۷

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب

محمد پورہ فیصل آباد / ۸ جون ۱۹۹۲ء

حضرت مولینا مفتی محمد امینؒ صاحب نے اپنے فرزند ارجمند مولینا محمد سعید احمد اسعد صاحب کو انجمن سپاہ صحابہ کی جانب سے ایک دھمکی آمیز خط اور اس پر تبصرہ تحریر کیا ہے۔ دھمکی آمیز خط کا متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام نہاد مناظر اسلام مولٰینا سعید اسعد صاحب

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

گذارش ہے کہ آپ ﴿یعنی بریلوی حضرات﴾ نے شیعہ سے اتحاد کر کے جو سنی تحریک قائم کی ہے اور چاکنگ کا سلسلہ شروع کیا ہے یہ فرقہ واریت کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔اگر آپ نے چاکنگ بند نہ کی ہو سکتا ہے کہ خانہ جنگی کا سلسلہ شروع ہو جائے اور آپ کے شیطان صفت سنی تحریک کے کارکن ہمارے کارکنوں کو تنگ کر رہے ہیں آپ ایسی شرارتوں سے باز آجائیں ورنہ آپ کا حشر وہ ہو گا کہ آپ کی سات پشتوں تک کوئی ایسی جرأت کرنے کی کوشش نہیں کرے گا اور ہم نے مشرکوں کا تعاقب شروع کر دیا ہے۔ ہم آپ کو مطلع کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ ساری شراوت آپ کی ہے۔اس لیے ہم کبھی بھی یہ برداشت نہیں کریں گے کہ ایک پلید مشرک خدا اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کرے۔ ہمارے کارکنوں نے آپ کا تعاقب شروع کر دیا ہے۔ آپ کی زندگی کے دن تقریباً پورے ہو چکے ہیں۔

جو تیاری کرنا چاہیں کر لیں۔ جو کھانا ہے کھا پی لیں ایک ماہ کے اندر اندر آپ کا قیمہ کر کے کتوں کے آگے پھینک دیا جائے گا۔ کیونکہ

مشرک نجس ہوتا ہے اور نجس کتے کا ہی لقمہ بنے گا۔ آپ اس کو اپنی بہادری نہ سمجھیں کہ میں نے بڑا معرکہ کیا ہے۔ مجھے دھمکیاں مل رہی ہیں۔ شیطان صفت انسان کی سزا ایسی ہوتی ہے۔ اور بس۔ S.S.P.

دربار عالیہ کی جانب سے حضرت مفتی صاحب کو جواب

۸ جون ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کے دونوں خط ملے۔ معاندین کا تہدید نامہ بھی نظر سے گزرا۔ ایسا ہمیشہ ہوتا آیا ہے۔ معاصرین میں چشمک رہتی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی دینی خدمات کا جائزہ لیں۔ اگر آپ حق پر ہیں اور حق کی حمایت ہی مقصد حیات ہے۔ شہرت اور نمود اس کے محرکات میں شامل نہیں ہیں۔ تو بے خطر دینی خدمات انجام دیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حامی وناصر ہے۔ اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جا سکتا۔ سلف صالحین کے نظائر ہمارے سامنے ہیں۔ دین کی اشاعت میں کردار کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ صالح کردار میں بڑی کشش ہوتی ہے۔ البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ دین کسی کی دل آزاری کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ وہ افتراق بین المسلمین کی جگہ اتحاد بین المسلمین کا داعی ہے۔ جن معاملات سے مسلمانوں کی وحدت متاثر ہوتی ہوان سے گریز کرتا ہے۔ آپ نے تاریخ کے آئینے میں دیکھ لیا ہے کہ

علماء کی باہمی آویزش اور اختلاف نے ملت اسلامیہ کو کتنا عظیم نقصان پہنچایا۔ اسپین جہاں ۵۰ لاکھ مسلمان تھے قوت مقتدرہ ان کے ہاتھ میں تھی۔ آج ایک مسلمان نہیں ہے اور مالٹا میں دس لاکھ مسلمان آباد تھے مگر ایک بھی مسلمان اب وہاں موجود نہیں۔ یہی مذہبی فرقہ واریت تھی جس نے سلطنت عباسیہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور خلافت عثمانیہ کا حشر دور کی بات نہیں۔

پاکستان پہلے صوبہ پرستی اور قومیت پرستی کا شکار تھا اب مذہب جیسے حساس معاملہ کو درمیان میں لاکر اس کو مزید مسائل سے دوچار کرنا اس کے استحکام پر کاری ضرب لگانا ہے۔

حالات کی نزاکت کا بغور جائزہ لیں۔ اس دھمکی آمیز خط کی عبارت یہ سمجھنے کیلئے کافی ہے کہ یہ ٹولہ مہذب ہے نہ مدبر۔ کسی کا آلہ کار ہے اور حالات خراب کرنے میں اسے کوئی باک نہیں۔ ان سے الجھنا اپنے مقدس مشن کو نقصان پہنچانا اور موضوع شہر بننا ہے۔ حکمت اور مصلحت وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ مسلمانوں میں اخوت اور بھائی چارگی کی فضا پیدا کرنے کیلئے کام کریں۔ آپ وہاں صاحب الرائے حضرات سے مشورہ کرلیں اگر ضروری ہو اس دھمکی آمیز خط کو ذمہ دار حکام کے نوٹس میں لائیں اور حساس اداروں کے ذریعے ان مفسدین کا

پتہ لگوائیں تاکہ اس سے پہلے کہ یہ ناعاقبت اندیش کوئی شرارت کرپائیں ان کا تدارک کیا جاسکے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۸

قاری الحافظ سید ایثار حسین شاہ صاحب
منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ
معرفت طاہر محمود 6th-B رول نمبر 61
ہائی سکول منڈیالہ تیگہ

خط کا خلاصہ

آپ کی بہت تعریف سنی ہے۔ ہم ایک مسجد بنا رہے ہیں اُس کے لئے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ ہمارا تعلق آستانہ عالیہ پناگ شریف سے ہے۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۱۴۔۶۔۹۲

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، بڑی خوشی ہوئی اپ اچھے کام کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ ایسے کاموں کی طرف توجہ دینا اس ذات کی

توفیق سے ہی میسر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک مقصد میں کامیاب کریں۔

آپ کا تعلق ایک آستانہ عالیہ سے ہے۔ آپ کی طبیعت بھی یہی چاہتی ہے کہ اپنے بزرگوں سے متعلق عقیدت کی باتیں کرتے رہیں۔ ہر مرید کو اپنا مرشد سب سے اچھا لگتا ہے۔ اس طرح بندہ کے کسی سنگی سے آپ کی ملاقات ہوئی ہوگی اُس نے اپنی عقیدت کی بنا پر بندہ کے بارے میں بڑھا چڑھا کر کہہ دیا ہوگا ورنہ یہ بندہ عاجز تو کسی کام کا نہیں۔

پچھلے دنوں آپ نے سنا ہوگا کہ چنیوٹ میں ایک قبر دریافت ہوئی تھی۔ آزاد کشمیر جیسے دور دراز علاقے سے بھی ویگنیں اور بسیں بھری ہوئی جاتی تھیں۔ لوگ کہتے تھے غیبی ٹیکے لگتے ہیں۔ نابینا بینا ہوتے ہیں۔ جذامی درست ہوتے ہیں مگر نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

عقیدت میں ایسا ہو جاتا ہے۔ بندہ کے بارہ میں یہی صورت خیال کر لیں تاہم اپنے آستانہ عالیہ پناگ شریف تو حاضری کیلئے آتے ہوں گے۔ اس دوران آتے یا جاتے جب اتفاق ہو یہاں سے ہوتے جانا۔ بندہ حسب توفیق اس کار خیر میں حصہ لینے کی کوشش کرے گا۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۷۹

حضرت مولینا مفتی محمد امین صاحب

فیصل آباد پنجاب / ۲۲ ستمبر ۱۹۹۲ء

خط کا اقتباس

پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ قاری محمد مسعود صاحب ﴿بیٹا﴾ کی بیوی بے ہوش اور بستر مرگ پر پڑی ہے۔ اُس کے خاتمہ بالایمان کیلئے دعا کی التجا۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۲۳ ستمبر ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! ۱۵ ربیع الاول ۱۳ ہجری کا مکتوب ملا، آپ کی صحت یابی کا جان کر خوشی ہوئی ساتھ ہی آپ نے اپنی بہو سے متعلق لکھا ہے کہ وہ کئی دنوں سے بے ہوش پڑی ہے۔ افسوس ہوا۔

اس مکتوب کے بعد بندہ کو فون کے ذریعے اطلاع پہنچائی گئی تھی کہ آپ کی بہو کا انتقال ہو گیا ہے۔ سخت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور ارادے کو کون ٹال سکتا ہے اور ممکن کی کیا مجال ہے کہ وہ واجب کے فیصلوں پر اثر انداز ہو سکے۔ آپ نے دار الاسباب میں رہتے ہوئے اُس

کے علاج میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ آخر اسباب مشیت کے تابع ہیں۔ قضاو قدر نے اپنا فیصلہ صادر کیا۔ ہمیں اُس کی ہر قضاء پر رضا کا حکم ہے۔ شکوہ شکایت اور لب کشائی کی گنجائش نہیں۔ ہر معاملہ میں اُس ذات سے بہتر گمان وابستہ رکھنے کا حکم ہے۔ بندہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آپ نے اس ابتلاء کے حوالہ سے جو اس وقت ملک پر آئی ہوئی ہے دعا کیلئے کہا ہے۔ بندہ تو صبح و مساء ملت اسلامیہ کی عافیت اور خوشحالی کیلئے دعا کرتا ہے مگر اس مدبر اعظم نے قوموں کے عروج وزوال کے بھی قوانین مرتب کرر کھے ہیں۔ جب قومیں ان قوانین کو نظر انداز کرتی ہیں تو انہی نتائج بد سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جنگ حنین میں حضور علیہ السلام کی قیادت میں مسلمانوں کو محض اپنی عددی برتری کا گمان گزرا اور تائید ایزدی جو آج تک اُن کے ہم رکاب تھی پر بھروسہ ڈھیلا ہوا تو نتیجہ کے طور پر جو افتاد پڑی آپ کے سامنے ہے۔ یہ سنت اللہ ہے کہ قومیں جب راہ راست سے ہٹ کر بے راہ روی میں مبتلا ہو جاتی ہیں انہیں ابتداً تنبیہ کے طور پر ارضی وسماوی حادثات سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگر سنبھل جائیں تو بہتر ورنہ اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قوم کو اصلاح احوال کا شوق دے اور مزید آزمائشوں سے بچائے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۰

Mrs. Najma Shaheen

19,Cheeil Housee, Chingfold Road,

Walthamston London, E-17-5-AQ England

خط کا خلاصہ

مصائب کا دور دورہ ہے۔ پہلے والد صاحب کی آنکھ ضائع ہوئی۔ اب والدہ صاحبہ کے دونوں کان بند ہو گئے ہیں۔ حضور دعا فرمائیں یا کوئی وظیفہ بتائیں میں اپنے والدین کیلئے خود پڑھوں گی۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۵-۶-۹۲

سلام مسنون! خط ملا، یہ چھوٹی چھوٹی آزمائشیں غفلت سے بیدار کرنے کیلئے ہوتی ہیں۔ جو حضرات ان آزمائشوں پر چونک کر اپنا رخ سیدھا کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عافیت کے ساتھ ساتھ نیکی کی توفیق دیتے ہیں اور جو اس پر بھی اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور عیش کوشی میں بدمست رہتے ہیں انہیں غلط کاریوں پر بھکنے کیلئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ آپ ان تکلیفوں کو تنبیہ سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ نماز

کی پابندی کریں۔ دیگر شریعت کے احکام بجالائیں اور روزانہ وقت مقرر کر کے ایک ہزار بار "یاسلام" کاورد کریں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔

تعداد اور صحت لفظی کے علاوہ ترجمے کا بھی دھیان رکھیں اور جب ختم پورا ہو جائے تو انہیں حاجات کو پیش نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور پانی پر پھونک کر مریضوں کو پلائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اسم پاک کے صدقے شفا دیں گے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۱

حضرت والا شان صاحبزادہ محمد سعید صاحب سراجی دوستی مرشد بابا ﴿ایم اے گولڈ میڈلسٹ﴾

خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ﴿پاکستان﴾

عید کارڈ کے جواب میں مکتوب

۲۲ جون ۱۹۹۲ء

برادر محترم سلام مسنون! عید سعید کا مبارک تحفہ ملا۔ آپ کی

جدت طبع اور ندرت خیال کی داد دیتا ہوں۔ یہ تحفہ ہے کہ سلسلہ عالیہ کی چار صدیوں کی تاریخ نگاہوں کے آگے پھر گئی۔ اکابرین کرام کے عزم و حوصلے اور معرکہ حق و باطل میں ثبات کے واقعات اب بھی راہنمائی کے روشن مینار ہیں۔ جن کی ضیاء سے اب ظلمت کے خلاف کام لیا جا سکتا ہے۔ گویا یہ کارڈ از خود ایک پیغام ہے، تبلیغ ہے کہ سلسلہ سے وابستگی سلسلہ کی تعلیمات پر عمل میں منحصر ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اکابرین کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آپ نے محترم والد صاحب یا دیگر بزرگانِ خاندان سے متعلق اشارہ تک نہ دیا ان کا کیا حال ہے ؟ والد صاحب کہاں ہیں ؟ ان کے لیل و نہار کس طرح گزر رہے ہیں۔ انہیں بالخصوص بندہ کی جانب سے السلام علیکم پیش کر دیجئے دیگر بزرگوں سے سلام

والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۲

حضرت پیر بادشاہ، موہڑہ شریف

دعوت نامہ برائے شرکت چہلم شریف حضرت پیر آفتاب م صاحب۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۵۔۶۔۱۹۹۲

خدمت جناب پیر طریقت حضرت پیر بادشاہ صاحب مدظلہ العالی، سلام مسنون!

دعوت نامہ بسلسلہ چہلم شریف ملا۔یاد آوری کا شکریہ۔ پیر صاحبؒ کی رحلت کا علم بندہ کو اپنے بھانجے محمد معصوم صاحب سے ہوا تھا۔انہوں نے جنازہ میں بھی شرکت کی تھی۔

مومن کی موت بھی عجیب موت ہے۔جب تک زندہ ہے فراق اور اشتیاق کی کشمش میں مبتلاء ہے۔اور دنیا کو قید خانہ تصور کرتا ہے۔ مگر دنیا کے لئے اس کا وجود مسعود خیر وبرکت کا باعث اور موجب ہے۔ مصائب اور آلام زمانہ کے خلاف ڈھال ہے۔ پیر صاحب علیہ رحمہ تو فصل سے وصل کی طرف چلے گئے مگر ایک دنیا کو اپنی دعائے سحر گاہی سے محروم کر گئے۔اصل ماتم تو اس بات کا ہے کہ دنیا ایک اہل اللہ کی دعا اور توجہ سے محروم ہو گئی۔ تاہم ان کے متوسلین ان کی روح مبارک سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے بشرطیکہ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا رہیں۔بندہ پہلے ہی کمزور تھا۔ مگر پچھلے دنوں ہچکی کے عارضہ نے نقاہت میں بہت اضافہ کر دیا۔سنگیوں تک سے ملنا متروک ہے۔اور سفر اب ماضی کی بات

بن کر رہ گیا ہے۔

امید ہے کہ بندہ کی اس مجبوری کے پیش نظر بندہ کی عدم حاضری کو زیادہ محسوس نہیں کریں گے۔اور بندہ کو اس صدمہ عظیم میں اپنے احساسات جذبات اور واردات میں برابر کا شریک جانیں گے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۳

محمد نذیر صاحب ساکن انب

۲۳ جون ۱۹۹۲ء

زمین خریدنے کی خواہش اور دعا کیلئے گذارش۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۷ جون ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی الجھن اور پریشانی کا علم ہوا۔بندہ دعا کرتا ہے کہ جونسی صورت آپ کے حق میں بہتر ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے وہی صورت نمودار ہو۔اگر معاملہ میں الجھن یار کاوٹ ہے تو اس میں بھی کوئی مصلحت ہو گی۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دنیا عارضی مقام ہے کتنے ساتھی ہر روز ہم سے جدا ہوتے ہیں۔انہوں نے یہاں

رہنے کیلئے کتنی تگ ودو کی ہو گی مگر یہاں بقا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ ہم جس مقصد کیلئے یہاں بھیجے گئے ہیں وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ کل جب آنکھ کھلے گی تو پچھتاوا کام نہ آئے گا۔ آج ہی سے اس کڑے اور مشکل دن کا بندوبست کرنا شروع کر دیں۔ وہاں صرف نیک اعمال و صدقات اور حسن خلق جیسی نعمتیں کام آئیں گی۔ دنیا کمانا منع نہیں۔ مقصد حیات کثرت سے اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح کر دیا ہے کہ انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال۔ اُس کا مال تو وہ ہے جو اُس نے صدقہ و خیرات کی شکل میں آگے بھیج دیا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

ثابت ہوا کہ پیچھے رہ جانے والا اُس کا نہیں۔ خدا جانے بعد والے اُس مال سے کیا رنگ اختیار کریں۔ یہ چند کلمے نصیحت کے طور پر لکھے گئے ہیں اور خلوص نیت سے۔

والسلام

نوٹ : خط سنبھال کر رکھیں اور اسے گاہے گاہے پڑھا کریں۔

مکتوب نمبر ۱۸۴

حکیم فضل الرحمٰن، پنڈراجووال، جہلم

۲۹ جون ۱۹۹۲ء

بہو اور بیٹے کی شکایت۔ اضطراب اور پریشانی کا اظہار

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی اور اضطراب دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ آپ سے یہ توقع نہ تھی۔ آپ عالم فاضل اور حکیم ہیں۔ آپ کے اعصاب مضبوط ہونے چاہیں۔ یہ اضطراب اور بے چینی ان لوگوں کا حصہ ہے جو بے علم ہوں اور ان کے اعصاب کمزور ہوں۔ جو قرآنی تعلیمات سے واقف ہوں وہ اس قسم کے واقعات کو خاطر میں نہیں لاتے اور نہ ہی انہیں اتنی اہمیت دیتے ہیں۔ انہیں اپنی روحانی دنیا سے سروکار رہتا ہے۔ یہ وقتی اور ہنگامی مسائل ہوتے ہیں اور جائنٹ فیملی میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ بزرگ ہوش سے کام لیتے ہیں اور نوجوان جوش سے۔ تصادم ناگزیر ہوجاتا ہے۔ اس فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے بزرگوں کو حکیمانہ انداز اختیار کرنا چاہیئے۔ گو یہ انداز وقت کا متقاضی ہوتا ہے مگر نتیجہ بہتر رہتا ہے۔

جب کبھی ایسی ناخوشگوار صورت پیدا ہو جائے تو قرآن مجید سے
مدد طلب کریں۔ اس کتابِ عظیم کے بارے میں تاریخ کا فیصلہ واضح
ہے۔ کراینا ان هذالکتاب الکریم کان القوۃ التی تاخذ
بیدالمسلمین فی جمیع الصیادین وتدفع بھم الی النصر المبین۔
﴿طریق النجاۃ از عبدالحمید کشک مصری ص : ۱۴﴾

امید ہے آپ اپنے وقت اور توانائی کو ان فضول جھمیلوں میں
ضائع نہیں کریں گے۔ وقت دور نہیں جب انہیں خود اپنے ضیاع کا
احساس ہوگا۔ آپ ان نچلی سطح کی باتوں میں عدم دلچسپی کا شعار اپنائیں
کیونکہ خاندان میں آپ کا مقصد فوقانی ہے۔ جبکہ حیثیت ویٹو کی ہے۔
بزرگوں کے حالات پڑھنا معمول بنائیں۔ ان کے عزم وثبات کے
واقعات آپ کی تقویت کا باعث بنیں گے۔

بندہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آزمائشوں سے محفوظ
رکھیں۔ بندہ کی صحت ٹھیک ہے۔ والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۵

مولانا حق نواز صاحب، تحصیل وضلع میانوالی

خط کا خلاصہ

۱۔ خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے سلوک کی منازل طے کی ہیں جس میں دائرہ فخر کائنات ﷺ تک اور اُس کے اوپر کی اضافتوں کا ذکر ہے اور لکھا ہے کہ یہ مقامات ہم نے ملاحظہ کیئے۔

۲۔ ایک جلسے کیلئے منیر شاہ صاحب کو دعوت دی ہے۔ آپ بھی کچھ سنگی بھیجیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

یکم اگست ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، بغور پڑھا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ جن مقامات، مدارج اور معارج کا آپ نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ ان میں برکت دیں۔ ان کشف حقائق کی مولود آپ کی ذات ہے۔ آپ ان سے متعلق بہتر علم رکھتے ہیں۔ بندہ ان مکشوفات پر تبصرہ کی حیثیت میں نہیں۔ انسانی ساخت ہی کچھ ایسی ہے کہ وہ اپنی ذات میں عالم اُصغر ہے اور اُس میں عالم اکبر کی جملہ خصوصیات اور لوازمات سمو دیئے گئے ہیں۔ اس نگری پر جن حضرات نے تدبر اور تفکر کیا ہے انہیں حسنِ ازل کا گنج گراں مایہ مل گیا۔ بقول اقبال ؎

حسن کا گنج گراں مایہ تجھے مل جاتا

ہائے فرہاد نہ کھودا ویرانۂ دل

جیسا کہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہے اگر آپ کو اس گنج گراں مایہ کی نشاندہی ہوئی ہے اور اس کی بوقلمونی کے مشاہدے سے آپ کو بہرہ مند کیا گیا ہے تو زہے قسمت اس نعمت کا شکر بجا لائیں اور اسے ابنائے جنس کیلئے وجہ امتیاز نہ بنائیں۔ وہ ذات جب چاہتی ہے اور جس سے چاہتی ہے حجابات اٹھا دیتی ہے۔ تاہم بندہ پر لازم ہے کہ اخفاء سے کام لے اور اس کا اظہار ناقصوں پر نہ کرے۔ جنہیں ان مقامات کی بو تک نہیں پہنچی۔ ان مقامات کے بر ملا اظہار میں کئی احتمالات مضمر ہوتے ہیں اور بعض اوقات عوام کی کور نگاہوں سے فتنہ واہو جاتا ہے۔ خیال رہے بلند مدارج میں خطرات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر آن چوکس رہیں اور مہر بلب رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات آپ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آپ کے حال اور قال کی حفاظت کرے اور فضول تطحیات سے محفوظ رکھے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۶

حافظ محمد انور صاحب 1351-B

خطیب جامع مسجد موتی

پیپلز کالونی نمبر ا فیصل آباد

خط کا خلاصہ

محترم محمد کریم صاحب کی ناراضگی کے متعلق لکھا ہے۔ بار بار کی کوشش سے بھی وہ راضی نہیں ہوتے اس لیئے کہ ایک ایسے شخص کی دعوت میں میں نے شرکت کی ہے جس سے محمد کریم صاحب کی ناراضگی تھی۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

یکم اگست ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ عمل میں اخلاص دے اور ختمات پر اجر عظیم۔ آپ نے مولانا کریم صاحب کی خفگی سے متعلق لکھا ہے۔ بقول آپ کے ان سے آپ کے مراسم بہت اچھے تھے۔ آپ ان کی پسند اور ناپسند سے واقف تھے۔ چاہیے تھا پہلے نتائج پر غور کر لیتے تاکہ بعد میں ناگواری کی صورت پیدا نہ ہوتی اور موجودہ پشیمانی اور تلافی کی سعی سے محفوظ رہتے۔ تعلقات میں توازن ضروری ہوتا ہے اور حدود کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ معمولی بات بعض اوقات بگاڑ اور شکر رنجی کا سبب بن سکتی ہے۔ زیادہ چرچا خلیج وسیع کر دیتا ہے۔ خاموش رہیں اور اپنے معمولات سے سروکار رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان دیں اور اُس کی رضا کے کاموں میں لگے رہیں۔ اصل کرنے کے کام یہی

ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا تو کامیاب ہو گئے اور مراد کو پہنچ گئے۔ اس کی رضا میں سب کی رضا ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۷

بو نگہ صالح سے مقصود احمد صاحب مانیکا کا مکتوب

ہم سب گاؤں والے ایک بد کردار شخص کی وجہ سے سخت پریشان ہیں دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! آپ کا مکتوب ملا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ ہر نوع کی شر کے خلاف اُس کی یاد مؤثر ڈھال ہے اور سکون قلب کا سب سے بڑا ذریعہ۔ امید ہے آپ اپنے معمولات کی پابندی کرتے ہوں گے۔ بالخصوص نماز تہجد کا اہتمام رکھیں اور متوجہ الی اللہ رہیں۔ اگر معمولات میں کوتاہی ہو گئی تو رہ جانے والے اسباق کا اب اعادہ کر لیں۔ اور آئیندہ کیلئے احتیاط برتیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر روز وقت مختص کر کے ۵۰۰ بار آیہ کریمہ لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین۔ توجہ اور دھیان سے پڑھیں۔ مقصد مد نظر رہے۔ اوّل

وآخر ۱۰۰/۱۰۰ بار درود شریف ملائیں۔ درویشوں کے پاس دنیوی شر وفساد سے بچنے کیلئے ذکر خدا ہی ایک سہارا ہے۔ یہی بزرگوں نے تعلیم کیا ہے۔ اور یہی طالبوں کو پہنچاتے ہیں۔ وہ ذات غفور الرحیم ہے اور سمیع اور بصیر ہے۔ وہ اپنے یاد کرنے والوں کو تنہا نہیں چھوڑتی۔ البتہ خلوص اور توجہ شرط ہے۔ والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۸

پیرزادہ فخر الدین صاحب صدیقی، مظفر گڑھ

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۸-۸-۱۹۹۲

سلام مسنون! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ کامیابی کے بعد سوچ کے مختلف گوشے ابھریں گے مثلاً تابوت منتقل کیا جائے یا وہاں ہی تدفین کا دوبارہ بندوبست کیا جائے۔ زیر بحث قطعۂ اراضی بلا مقصد قیمتاً ملے گا یا مقدمہ کے بعد۔ اگر پاکستان میں منتقل کرنا مقصود ہے تو وہاں جگہ کا حصول بھی ایک مسئلہ ہوگا اور اگر وہاں کا ہی پروگرام ہو تو پھر متولی کی ضرورت لاحق ہوگی ورنہ بغیر متولی مزار شریف کی نگرانی اور حفاظت کس طرح ممکن ہوگی؟ ان سب مسائل پر فیصلہ تنہا آپ کے

بس کی بات نہیں۔ یہ بزرگ صدیقی خاندان کی مشترک میراث ہیں۔ تمام افراد خاندان کو اعتماد میں لے کر آگے بڑھنا ہوگا اور ان کے مشورے سے کوئی حتمی فیصلہ کرنا ہوگا پھر اس سارے معاملے پر اٹھنے والے اخراجات بھی غور طلب معاملہ ہے۔ ان اخراجات کا علم بھی افراد خاندان کو ہونا چاہیئے تاکہ اگر وہ سب اس سعادت میں شامل ہو کر ہاتھ بٹانا چاہیں تو خوشی ہاتھ بٹا سکیں۔ یاد پڑتا ہے کہ ماضی میں کبھی پروفیسر صدیقی صاحب نے ذکر کیا تھا کہ صدیقی خاندان کے اکثر افراد درون ملک اور بیرون ملک اہم اور کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں اور وہ دل کھول کر اس میں حصہ لینے کیلئے تیار ہوں گے۔ تاہم مجوزہ پروگرام ان کے علم میں ہونا چاہیے تاکہ بعد میں اٹھنے والے اعتراضات کا امکان نہ رہے۔

اگر کسی وجہ سے وہ ان اخراجات کا بوجھ اٹھانے کے سلسلہ میں دلچسپی نہ لیں تو یہ بندہ عاجز مطلوبہ رقم انگلینڈ سے آپ تک پہنچانے کی انشاء اللہ کوشش کرے گا کیونکہ یہاں سے رقم نہیں جاسکتی اور بعد میں حسب توفیق بالاقساط یہ رقم واپس ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔

آپ پروفیسر صاحب اور شفا اللہ صاحب سے بھی اس معاملہ میں رابطہ رکھیں ان کی سوچ کا اپنا انداز ہے۔ شاید کوئی مفید مشورہ دے سکیں اور دیگر افراد خاندان سے رابطہ میں بھی معاون ثابت ہوں۔ جو رقم آپ کو

بھیجی گئی ہے اسے موضوع نہ بنائیں اور نہ دوسروں سے اس کا تذکرہ کریں یہ معاملہ ہم تک محدود رہنا چاہیئے۔ انشاء اللہ مزید ضرورت پڑنے پر ہمیں معاون پائیں گے۔ دیگر افراد کنبہ سے سلام۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۸۹

بابو سعید اختر صاحب

لاہور

خط کا متن

قبلہ حضرت حاجی پیر صاحب کی بیماری، والدہ ماجدہ کی بیماری، بیوی کے ساتھ ناچاقی کا تذکرہ کیا ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۸ ستمبر ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ اس دہر میں کسی کو آسودگی نہیں ملتی۔ ہر شخص کسی نہ کسی شکل میں مصائب میں گھرا ہے۔ مصائب زمانہ سے کلیۃً چھٹکارا تو مشکل ہے۔ مگر ذکر خدا سے ان کی

تلخی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ انسان کی قوت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ اس کی یاد میں مصروف رہنے سے ہی سکون میسر آتا ہے۔ آپ رب کی طرف متوجہ رہیں۔ وہ ذات خود بخود کوئی اسباب پیدا کردے گی۔

دوسرے طبیعت میں ایک گونہ ٹھہراؤ اور استغنا پیدا کریں۔ ان گھریلو تلخیوں کو جتنی کم اہمیت دیں گے یہ اپنی موت مرجائیں گی۔ آپ کی سیمابی طبیعت انہیں زندہ رکھے ہوئے ہے۔ پھر ہر تلخی کا پس منظر ہوتا ہے۔ اس کا جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اگر شکایت درست ہو تو دور کرنے کی کوشش کریں۔ انا کا مسئلہ بنا کر ہر شکایت کو ویٹو کرنے سے مسائل بڑھتے ہیں۔ جائز شکایت پر توجہ دیں اور اس کا ازالہ کریں۔ اور خاندان کے وسیع تر مفاد میں مفاہمت اور رواداری کا ماحول پیدا کریں۔ اپنے معمولات توجہ اور اخلاص سے ادا کریں۔ ان سے بھی مسائل کے حل میں مدد ملتی ہے۔ والدہ محترمہ کی دعا ہر معاملہ میں شامل رکھیں وہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

بندہ بھی دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو باہمی محبت اور اعتماد کی فضا میں زندگی گذارنے کا موقع عطا کرے۔ والدہ صاحبہ کو سلام پیش کریں۔

والسلام

نوٹ: اس خط کو سنبھال کر رکھیں۔ گاہے گاہے پڑھا کریں۔

مکتوب نمبر ۱۹۰

محمد نذیر صاحب لاہور

۸ ستمبر ۱۹۹۲ء

مقبوضہ کشمیر سے کچھ سنگی سرہند شریف آئے تھے ان کے بارے میں لکھا ہے۔ حافظ عبدالرحیم صاحب مینڈر والوں کے بھائی غلام رسول صاحب خطیب جامع مسجد راجوری کے ہاں بچّہ پیدا ہوا ہے اُس کا نام تجویز کرنے اور مزید دلائل الخیرات طلب کی ہیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۴-۹-۹۲

سلام مسنون! آپ کا ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء کا مکتوب آج ملا۔ آپ نے مقبوضہ کشمیر کے مخلصین کی بذریعہ خط ملاقات کرادی بڑی خوشی ہوئی مگر کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ مکتوب میں عرس مبارک کی کیفیات اور حالات بھی درج کردیتے۔ پہلے تو آپ کو چاہیئے تھا کہ جانے سے پہلے ہمیں آگاہ کردیتے۔ ان تفصیلات سے گزرنا بھی ہماری سعادت ہوتی اور اس سے ہمیں بہت خوشی ہوتی۔ یہ جان کر کہ عرس مبارک کیسا ہوا آپ کہاں ٹھہرے دعا کن صاحب نے مانگی حاضری کتنی تھی کس علاقے کے لوگ

زیادہ تھے کیا دہلی اور رامپور سے حضرات بھی شریک ہوئے۔ اس وقت کون صاحب متولی یا سجادہ نشین ہیں۔ لنگر کیسا رہا۔ بڑی خوشی ہوتی۔ ان کوائف اور تفصیلات کی روشنی میں ہم بھی چند لمحوں کیلئے آپ کے ساتھ عرس مبارک میں شریک ہو جاتے۔ نا معلوم آپ نے اختصار سے کیوں کام لیا اور ہماری ضرورت کو مد نظر نہ رکھا۔ بہر صورت یہ کمی آپ کسی وقت پوری کر سکتے ہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۹۱

محمد یار صاحب، محلّہ اسلام کالونی گلی نمبر ۱۰
پاکپتن شریف / ۱۷ ستمبر ۱۹۹۲ء

خط کا خلاصہ

موصوف نے خط میں تحریر کیا ہے کہ حضور کی خدمت میں حاضری سے پہلے بہت ہی پریشان حال تھا اور حاضری کے بعد دینی اور دنیاوی ہر لحاظ سے سکون میسر ہے۔ مزید لکھا ہے کہ خط اس خوف سے تحریر کر رہا ہوں کہ کہیں کسی لفظ سے حضور کی شفقت میں کمی نہ آجائے جبکہ تمنا تو زیادتی نظر کرم کی ہے۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، خوشی ہوئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی یاد کا ذوق و شوق عطا کرے اور آپ کے لیل و نہار اُسی کی یاد میں صرف ہوں۔ اُسی کی یاد ہی باقیات صالحات ہے اور جو لمحہ اُس کی یاد میں گزرتا ہے وہ دنیا مافیھا سے زیادہ قیمتی ہے کیونکہ دنیا فانی مگر اللہ تعالیٰ باقی ہے۔ اپنے اسباق پر پابندی کریں ذوق و شوق سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے اُسکی یاد کی توفیق طلب کرتے رہیں جو وقت اُس کی رضاجوئی میں صرف ہوگا وہی کام آئے گا اور آئندہ کا ذخیرہ بنے گا۔

آپ جانتے ہیں کہ یہ بندہ عاجز خود اپنے انجام کے بارے میں فکر مند ہے اور روز و شب اسی فکر میں رہتا ہے کہ انجام بخیر ہو اور سنگیوں سے بھی یہی خواہش کرتا ہے کہ وہ بندے کے انجام بخیر کیلئے دعا کریں۔ آپ کی محبت اور عقیدت پر شک نہیں۔ بعض الفاظ اور القابات اگرچہ عقیدت و خلوص سے ہی لکھے جائیں مخاطب پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اگر مخاطب حقیقت شناس ہے اور اپنی کم مائیگی اور عاجزی پر اُس کی نظر ہے تو وہ ان القابات سے نادم اور شرمندہ ہوتا ہے اور اگر وہ حقیقت شناس نہیں اور ذات سے متعلق اُسے کوئی خوش فہمی ہے تو یہ انعامات اُس کے نفس کی غذا بن کر اُسے مزید مغرور اور سرکش بنانے میں معاون

ثابت ہوں گے۔

بہتر یہی ہے کہ انسان کو اُس کے مقام پر رکھا جائے اور اُسے اپنی ذات سے متعلق کسی دھوکہ میں پڑنیکی بجائے مزید سوچنے کا موقع دیا جائے۔ سادگی ایک پسندیدہ عمل ہے۔ صرف جامع الفردوس گلہار کوٹلی ﴿آزاد کشمیر﴾ پر اکتفا کریں یہی مناسب ہے۔

جامع الفردوس گلہار-کوٹلی آزاد کشمیر

۱۸-۹-۹۲

مکتوب نمبر ۱۹۲

چوہدری ظہور احمد صاحب

فیصل فاروق مین پاور ایکسپورٹر

گورنمنٹ کالونی مارکیٹ بالمقابل ٹینکی پانی، ضلع اوکاڑہ

خط کا خلاصہ

ایس ایس پی حبیب الرحمان صاحب کیلئے سفارشی خط لکھوانا چاہتے تھے تاکہ ان کا بیٹا بھرتی ہو سکے۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے سفارشی خط کیلئے لکھا ہے۔بندہ

عاجز صاحب اقتدار حضرات کے ہاں کوئی اثرورسوخ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی صاحب اقتدار سے روابط ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بندہ نے آج تک اس قسم کے خط لکھنے کی جسارت نہیں کی البتہ بندہ عاجز دعا کرتا ہے وہ ذات اصل میں فاعل حقیقی ہے پردہ غیب سے کوئی اسباب پیدا کر دے اور اس عزیز کا کام ہو جائے۔ جن صاحب کا آپ نے حوالہ دے کر خط طلب کیا ہے بندہ کی ان سے کوئی خط و کتابت نہیں ہے بلکہ ملاقات بھی شاذ ہے۔وہ جس عقیدت کی بناء پر آتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر دے۔

اگر ان تک اس کام کے لیے آپ کا پہنچنا ضروری ہے تو شاید خادم صاحب اس سلسلہ میں معاون ثابت ہو سکیں۔ان کی ان سے کوئی راہ رسم ہو۔ صاحبزادہ صاحب سے کوشش کر کے دیکھیں اور بندہ کو اس معاملہ میں معذور جانیں۔ والسلام

مکتوب نمبر ۱۹۳

سرمد عباسی صاحب

288- جہاں زیب بلاک

اقبال ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

خط کا خلاصہ

آپ نے میرے متعلق پوچھا کہ وہاں آسکوں گا یا نہیں تو عرض ہے کہ یہ میری خوش بختی ہوگی البتہ میری دونوں آنکھوں میں موتیا ہے رات کو بالکل نظر نہیں آتا۔ البتہ دن کو ایک آنکھ سے کام چلتا ہے۔ پیشاب کی تیرہ چودہ مرتبہ حاجت ہوتی ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے حالات سے واقفیت ہوئی۔ ان حالات میں آپ کو بلانا مناسب نہیں۔ ان حالات میں آپ کا گھر رہنا ضروری ہے۔ یوں بھی ان دنوں موسم سرد ہے۔

آپ گھر میں اللہ اللہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک خواہشات پوری کریں۔ بندہ کے نزدیک آپ اس عاجز سے اچھے ہیں۔ اس عمر میں آپ کو حق کی جستجو اور تڑپ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے کیوں کہ ہدایت اسی کی طرف سے ہے اور وہی ذات دلوں کو اپنی طرف پھیرنے والی ہے۔ معمولات باقاعدگی سے کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۹۴

خوش نویس غلام مرتضٰی نقشبندی
کمرہ نمبر 2 بالائی منزل غوثیہ مارکیٹ
جی ٹی روڈ گوجر خان ضلع راولپنڈی پاکستان

خط کا خلاصہ

ہم جن کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں وہ حرام باتوں ﴿ٹی وی دیکھنا، تصویریں بنوانا اور داڑھی مونڈنے والوں کے ساتھ بیٹھنا وغیرہ﴾ اس لئے نماز باجماعت ان کے ساتھ پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ اسلام کے نام پر قائم ہونے والا ملک برائیوں کا گڑھ بن چکا ہے۔ نام نہاد علماء صرف تنخواہوں کیلئے نماز پڑھاتے ہیں۔

دربار عالیہ سے خط کا جواب

۱۹۹۲۔۱۱۔۱۱

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ نے بڑے پاکیزہ جذبات اور خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مسلمان باطل خیالات اور نظریات سے سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔ ایمان سوز حرکات سے وہ مضطرب اور پریشان رہتا ہے۔ غیر اسلامی تہذیب نے ہماری ملی قدریں ہلا کر رکھ

دی ہیں اور آئے دن تہذیب اور ثقافت کے نام پر مخرب اخلاق چیزیں وارد ہو رہی ہیں۔ پوری قوم اس بے راہ روی کی لپیٹ میں ہے۔ موجودہ ماحول کی اصلاح فردِ واحد کا معاملہ نہیں۔ اس کیلئے منظّم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے حکومت ہی مناسب ادارہ ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ملک کو صالح قیادت عطا کرے۔ جب کوئی ہمہ جہتی اصلاحی پروگرام موجود نہ ہو تو یہی بہتر رہتا ہے کہ انسان اپنی اصلاح پر توجہ دے۔ اپنے دامن کو خرابیوں سے بچائے اور ہر آن اپنا محاسبہ کرتا رہے۔ اس میں شک نہیں وعظ پند و نصیحت اچھی چیز ہے مگر حالات اور واقعات کا احساس کرنا بھی ضروری ہے۔ جہاں ماحول سازگار ہو فضا خوشگوار ہو تو حق بات دوسروں تک بطور نصیحت پہنچائی جا سکتی ہے مگر جہاں کا ماحول سازگار نہ ہو ذہن کلمہ حق سننے کیلئے تیار نہ ہو اور الجھاؤ کا امکان ہو وہاں ایسی کوشش نفع کی بجائے نقصان دہ ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں انسان اپنی کردار سازی پر توجہ دے کیونکہ گفتار کے مقابلہ میں کردار میں زیادہ کشش ہے۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ دوسروں کے عیوب کی ٹوہ لگانے کی بجائے اپنے عیبوں پر نظر رکھیں اور اپنے معمولات باقاعدگی سے انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان نیک خیالات اور جذبات پر جزائے خیر دیں۔ والدہ صاحبہ کا کیا حال ہے؟ انہیں سلام کہہ دیں۔ سندھ

والوں کے حالات سے آگاہ کریں۔ والسلام

نوٹ: حدیث شریف بھی اس پر دال ہے جو قول و فعل ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جاننا بھی جہاد ہے۔

مکتوب نمبر ۱۹۵

ضمیر احمد صاحب موضع ڈھیری قاسم
ڈاک خانہ کٹھاڑ دلاور خان
تحصیل و ضلع میرپور آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

جناب سے کافی عرصہ سے حافظ صاحب حاصل کرنے کے لئے درخواست گزار ہوں۔ جناب کا ہر دفعہ یہی جواب ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی مناسب حافظ صاحب نہیں ہیں جو آپ کو دیئے جائیں۔ اب ہماری نظریں ایک حافظ صاحب پر ہیں جو دین کی تمام تر کتابوں کے علاوہ تفاسیر پر بھی عبور رکھتے ہیں اور فقہ حنفیہ کے ماہر ہیں۔ اب آپ کے سامنے تجاویز رکھی جاتی ہیں۔

۱۔ یا تو حافظ صاحب کی تنخواہ کے لئے ہماری اعانت فرمادیا کریں۔

۲۔ یا پھر اللہ رب العزت کے ہاں دعا کریں کہ میں اس قابل

ہو جاؤں کہ تنخواہ ادا کر سکوں۔

فقط   والسلام

دربار عالیہ سے خط کا جواب

۹۲۔۱۲۔۱۰

سلام مسنون! خط ملا، دین کے سلسلہ میں آپ کی دلچسپی قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ذوق و شوق میں اضافہ کریں۔ جن مولانا صاحب کا آپ نے خط میں ذکر کیا ہے انہیں بے شک لے آئیں بندہ کے پاس اس وقت ایسا کوئی عالم نہیں ہے جو آپ کو مہیا کیا جائے۔ آپ نے اس امر کا اشارہ نہیں دیا کہ مولانا کا مشاہرہ کیا ہوگا؟ اب آپ اطلاع دیں کہ ان کا مشاہرہ کیا ہوگا؟ اور کب حاضر ہوں گے؟ بندہ ان کے مشاہرہ کے سلسلہ میں امکان بھر کوشش کرے گا۔

سنا ہے کہ اکثر دینی مدارس کو محکمہ اوقاف سے بھی گرانٹ ملتی ہے۔ اگر ہو سکے تو اثر و رسوخ کو بروئے کار لا کر ان سے بھی ایڈ حاصل کریں۔ مولانا صاحب کے بارے میں آپ نے اطمینان کر لیا ہوگا کہ وہ آپ کی ضروریات پر پورا اتریں گے؟

والسلام

مکتوب نمبر ۱۹۶

یہ مکتوب شجرہ نسب خاندانِ صدیقی کے حوالہ سے محترم شفاء اللہ صاحب صدیقی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کو بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۹۳ء کو لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

برادرِ محترم شفاء اللہ صاحب صدیقی

سلام مسنون! بھائی صاحب آپ مبارک باد کے مستحق ہیں آپ کی کوشش "شجرہ نسب خاندان صدیقی" کی شکل میں بندہ عاجز کے سامنے ہے۔ مندرجات اور ترتیب میں آپ نے بڑی عرق ریزی اور جانکاہی سے کام لیا ہے۔ طرزِ کہن سے ہٹ کر نئی شکل میں ضروری مختصرات کے ساتھ پیش کر کے اسکی ظاہری اور معنوی افادیت کو بڑھا دیا ہے۔ بر صغیر پاک و ہند میں بکھرے ہوئے افرادِ خاندان کے کوائف یکجا کرنا، تیرہ صدیوں پر پھیلے ہوئے مواد کی تحقیق اور تفتیش کرنا اور اسے مستند تاریخی دستاویز کی شکل میں پیش کرنا بڑی ذمہ داری اور احتیاط کا کام تھا مگر آپ نے ضعفِ صحت اور ناسازی طبع کی پرواہ کیئے بغیر اس صبر آزما اور محنت طلب کام کو انجام دینے کا بیڑہ اٹھایا اور بحُسن و خوبی بفضل

تعالیٰ انجام تک پہنچایا۔

اس میں شک نہیں کہ آپ کا گھر خاندان کی روایات نوادرات اور آثار کا امین چلا آرہا ہے اور محترم منظور الحق صاحب صدیقی کی ذات میں آپ کو ایک مؤرخ اور نقاد کی سہولت حاصل تھی جنھوں نے اس سارے مواد کو محققانہ اور مؤرخانہ انداز میں جانچ کر کے ہر قسم کے شک وریب سے پاک دستاویز بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ کے تکوینی امور کا اظہار خود بخود اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے۔ جب اس کی مشیت چاہتی ہے تو عالم اسباب میں سازگار فضا پیدا ہو جاتی ہے اور کام کی انجام دہی کے لئے خودبخود دلوں میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں کئی مصلحتیں پنہاں ہوتی ہیں۔ فتح اللّٰہی شاخ جو تین صدیوں سے اپنی اصل سے کٹ چکی تھی یہاں تک کہ بُعد زمانی و مکانی نے باہمی شناخت کے امکانات بھی اس حد تک دھندلا دیئے تھے کہ ان کو اجاگر کرنے کی کوئی صورت بظاہر باقی نہ تھی ارادہِ ازلی نے جب چاہا تو آپ حضرات کی ہجرت کی شکل میں اس امکان کو روشن کر دیا۔ مملکت خداداد پاکستان کے وجود میں آنے سے جہاں ملت اسلامیہ کو بے شمار فوائد ملے وہاں ان دو شاخوں کا تین صدیوں کا فصل، وصل میں بدل گیا اور وہ سارے غبار چھٹ گئے جو امتدادِ زمانہ کا نتیجہ تھے۔

سعادت آپ کے حق میں مقدر ہو چکی تھی۔ آپ کی یہ کاوش قابلِ صد ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دیں۔

والسلام　　　　　　　　فقط

مکتوب نمبر ۱۹۷

رحمت علی صاحب معرفت محمد سعید مدرس

گورنمنٹ ہائی سکول چھموں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

خط کا خلاصہ

آپ کی کثیر البرکت عنائیت سے یہ دولت ترقی پذیر ہے۔ دنیا اور اہل دنیا کی بے اعتباری اور گھٹیاپن اور ان دونوں سے بے رغبتی ان دنوں زیادہ ہو گئی ہے۔ وغیرہ

دربار عالیہ کی جانب سے جوابی مکتوب

۱۹۹۳-۱-۱۸

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے اپنے جذبات، خیالات، واردات اور احوال کی خوب عکاسی کی ہے۔ دنیا سے دل گرفتگی اور آخرت سے دل بستگی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ اس کی قدر جانیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ جن کیفیات کا ذکر آپ نے کیا ہے اور جو بقول آپ کے آپکو

حاصل ہیں بزرگوں کے نزدیک سعادت اور نیک بختی کی علامات ہیں اور ان کے حصول کیلئے بڑی بڑی مشقتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔

ان حالات کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص عنایات شمار کریں اور دعا کرتے رہیں کہ وہ ذات ایک لمحہ کیلئے بھی نفس کے سپرد نہ کرے اور ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے۔ نفس عیار ہے بعض اوقات ناصح مشفق بن کر دھوکہ دے جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے بچاؤ کی واحد صورت یہ ہے کہ بندہ ہر آن حریم کبریاء سے وابستہ رہے اور ادھر ہی دھیان رکھے ورنہ یہ احسانات اور عنایات نفس کی سازش سے آزمائش بن جاتی ہے۔ آپ اپنی حفاظت صبر و شکر اور استغفار سے کرتے رہیں۔ حالات حوصلہ افزا ہیں۔ رہی ملاقات تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا۔ اس ذات کے ارادے پر منحصر رہیں۔ انشاء اللہ کوئی بہتر صورت پیدا ہو جائے گی۔ محمد حسین صاحب آئے تھے انہوں ں نے آپ کو یہاں کے حالات سے آگاہ کر دیا ہو گا۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۹۸

آپ کو یہ جان کر افسوس ہو گا کہ صاحبزادہ حافظ محمد زاہد صاحب کی والدہ محترمہ ۲۳ جنوری ۱۹۹۳ء دن کے دو بجکر پندرہ منٹ پر اس

جہانِ فانی کو خیرباد کہہ گئی ہیں اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ راجعُونَ۔

خبر بجز دربار عالیہ جہلم کسی جگہ نہ دی جاسکی۔ البتہ اپنے طور عقیدت مندوں نے یورپ تک آناً فاناً خبر پہنچادی۔ ان کی وصیت تھی کہ رحلت کے فوراً بعد میری تجہیز و تکفین عمل میں لائی جائے۔ جنازہ چار دیواری اندر مخصوص اور محدود ہو۔ تدفین رات کی تاریکی میں انجام پائے۔ جزع وفزع اور بین وغیرہ کی اجازت کسی کو نہ دی جائے۔ تمام امور شریعت حقہ کے تحت انجام پائیں۔ غسل والدہ ماجدہ اور خادمہ نے دیا۔ لحد میں بھائی اور بیٹے نے اتارا اور زندگی بھر کا چلہ کہ غیر محرم شیر خوار بچے نے بھی نہیں دیکھا لحد تک پورا کیا۔

آپ کو علم ہے کہ دین کا وہ حصہ جو طبقہ اناث سے مخصوص ہے آپ نے حسن خوبی کے ساتھ سنبھال رکھا تھا اور اس پسماندہ علاقہ میں عورتوں کو دین کا وہ شعور اور آگہی بخشی کہ وہ گھروں میں بعض امور میں مردوں کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہی ہیں۔ بظاہر یہ نظام متاثر نظر آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ہر کام کئی حکمتیں لیئے ہوتا ہے۔

انہوں نے بیماری کے دوران اس حد تک اجازت نہ دی کہ ان کا علاج کرایا جاسکے۔ تسلیم و رضا کا ایسا دامن تھاما کہ آخر تک اللہ تعالیٰ کے ارادے پر منحصر رہیں اور جملہ اسباب سے منہ موڑ کر رب کی طرف

متوجہ رہیں اور اس کی رضا کی جستجو میں اس سے جاملیں۔ گویا زندگی کی ابتدا اس کی رضا سے کی اور انتہا بھی اس کی رضا پر کی۔ دنیا کی ہر آلودگی سے آخر دم تک دامن بچائے رکھا۔ صاحبزادہ اس حادثہ سے متاثر ہے کیونکہ وہ اکیلا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دیں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۱۹۹

محمد انور راجہ
کوارٹر نمبر E-60 پی او ایف اسٹیٹ حویلیاں کینٹ
ضلع ایبٹ آباد، پوسٹ کوڈ 22510

خط کا خلاصہ

جوان بیٹی ہے جس کے چہرے پر داڑھی کی شکل میں بال اُگ آئے ہیں۔ عرصہ پندرہ سال سے آپ کا مرید ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۵-۲-۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا پتا چلا۔ طریقت میں اوراد و وظائف کی پابندی ضروری ہے۔ نماز کی پابندی کریں۔ بچی سے بھی

کہیں کہ وہ نماز کی پابندی کرے۔ رات اللہ تعالیٰ سے گریہ زاری سے کام لیں وہ ذات بڑی رحیم ہے۔ بندہ عاجز بھی اُسی ذات کے آگے دعاگو ہے۔ کسی حکیم سے بھی مشورہ کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۰

حاجی برکت حسین صاحب

بمقام وڈاک خانہ سموٹ براستہ کلر سیداں

ضلع راولپنڈی پاکستان

خط کا خلاصہ

سلسلہ شریفہ میں داخل کرنے کی درخواست

دربار عالیہ سے خط کا جواب

۱۹۹۳-۲-۶

سلام مسنون! خط ملا، ہر نماز کے ساتھ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور نماز کے ساتھ تسبیحات فاطمی ﴿۳۳+۳۳ ۳۴﴾ بار پڑھیں۔ نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کریں۔ نماز عشاء کے بعد درود خضری ۱۰۰بار سے شروع کریں ہر روز ۱۰۰بار بڑھاتے جائیں یہاں

تک کہ ۱۰۰ ا بار ہو جائے۔ پھر ہمیشہ ۱۰۰ ا بار روزانہ پڑھتے رہیں۔ سورۃ یٰس اور سورۃ مزمل روزانہ کا معمول بنائیں۔ ان تعلیمات پر پابندی سے عمل کریں تو اپنے آپ کو داخل سلسلہ سمجھیں۔ نماز باجماعت کی پابندی لازم جانیں۔ درود خضری کا پتہ ارسال ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۱

محمد حنیف صاحب، مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ
80/10 پیرووال، تحصیل و ضلع خانیوال

۱۔ صاجبزادہ نقشبند صاحب کی ناراضگی کا تذکرہ ﴿راضی نامہ کروائیں﴾

۲۔ ایک مرد قلندر صوفی غلام محمد صاحب سے شرف ملاقات ہوا۔

دربار عالیہ سے جواب

۲-۶-۱۹۹۳

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، بندہ ان حالات سے واقفیت نہیں رکھتا۔ البتہ بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب سلسلہ کو صلح و آشتی اور صحبت میں زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

درویشوں پر اگر ناگوار طبع آزمائش بھی آجائے تو وہ صبر سے کام لیتے ہیں اور درویشی کو اضطراب اور پریشانی کے اظہار سے داغدار نہیں کرتے بلکہ ہر افتاد پر صبر کر کے اجر کے طالب ہوتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے خلیج حائل ہو گئی ہو جس کا بندہ عاجز کو علم نہیں تو بہتر ہے کوئی مخلص سنگی مداخلت کر کے اس بدمزگی کو دور کرے۔ طریقت کے دو بھائیوں میں صلح کرانی نہایت پسندیدہ عمل ہے۔ بندہ غلام محمد صاحب کے متعلق بھی علم نہیں رکھتا۔ البتہ ان کی پیشکش ایک اچھا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک مقصد میں کامیاب کرے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۲

خالد نذیر احمد صاحب

نیا محلّہ روڈ جہلم

ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف۔ نسخہ وغیرہ

دربار عالیہ سے جواب

۱۹۹۳۔۲۔۷

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے

دعا ہے وہ ذات آپ پر رحم کرے۔ وہی ذات شافی الامراض ہے۔ سادہ غذا استعمال کریں۔ مرغن غذاؤں سے بچیں، خوب بھوک لگے تو کھائیں ابھی کچھ بھوک باقی ہو تو چھوڑ دیں۔ گیارہ دن شکر کا شربت بنا کر ایک گلاس دن کو پیا کریں۔ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۳

ضمیر احمد صاحب ساکن ڈھیری قاسم ڈڈیال

خلاصہ

امام / معلم طلب کیا اور ساتھ ہی مالی اعانت طلب کی۔ پھر ایک اختلافی خط آیا جس میں درس شریف نہ چلانے پر زور دیا گیا۔

دربار عالیہ سے جواب

۸ فروری ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، اُٹھائے گئے سوالات غور سے پڑھے۔ آپ نے ابتداء صرف یہ خواہش کی تھی کہ آپ کو اپنے نظریات کے تحفظ کیلئے ایک عالم دین کی ضرورت ہے اور اس سلسلہ میں آپ نے ایک عالم دین کی نشاندہی کی تھی۔ یہ معاملہ آپ کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا

تھا کہ آپ اُس عالم دین سے رابطہ قائم کر کے معاملہ طے کر لیں اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہ آپ اپنے نظریات کے تحفظ میں فکر مند اور مخلص ہیں عالم دین کی تنخواہ کے سلسلہ میں مالی اعانت کی پیش کش کی تھی۔ اس کے سوا ہمارا آپ کے منصوبے سے کسی نوع کا کوئی تعلق نہ تھا۔ جو سوالات آپ نے اب اٹھائے ہیں یہ اُس وقت زیر بحث آئے اور نہ ہماری گفتگو کا موضوع تھے۔ ہم نے تو صرف مالی اعانت کا وعدہ کیا تھا اور بس۔

اب آپ کی ایک اور چٹھی پہنچی ہے۔ یہ صاحب حافظ قاری محمد سلیمان عباسی صاحب ہیں۔ اس چٹھی کی فوٹو سٹیٹ آپ کو مہیا کی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مسئلہ میں آپ حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے اور مقامی فضا میں کھچاؤ اور تناؤ ہے۔ جہاں ایسے حالات ہوں وہاں ہم اپنا دامن بچانے کی کوشش کرتے ہیں ہم کسی کا فریق نہیں بننا چاہتے۔ ہمارے پیش نظر صرف دین کی خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہے۔ ہم للّٰہیت کے حامی ہیں۔ چپقلش اور اختلاف سے کوئی سروکار نہیں۔ لہٰذا اس معاملہ میں ہم ہر نوع کی بریت کا اظہار کرتے ہیں۔ اب اس موضوع پر خط و کتابت کا سلسلہ بند ہو جانا چاہیئے۔

دربار عالیہ گلہار شریف

مکتوب نمبر ۲۰۴

قاری محمد سلیمان ۔بمقام وڈاک خانہ کٹھاڑ دلاور خان

معرفت ہائی سکول، تحصیل ڈڈیال ضلع میرپور آزاد کشمیر

انہوں نے اس سے قبل درج شدہ خط ﴿اختلافی﴾ تحریر کیا تھا۔ ضمیر احمد صاحب کو درج بالا جواب دیا گیا۔ درج ذیل خط قاری سلیمان صاحب کو لکھا گیا۔

۸-۲-۹۳

سلام مسنون !خط ملا ، مندرجات نظر سے گزرے۔ آپ سے متعلق اس سے پہلے ہم کسی قسم کا علم نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے خط سے انکشاف ہوا کہ آپ وہاں خطیب ،امام ،حافظ ،مدرس اور سب کچھ ہیں۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ ہمارا آپ کی مسجد سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہمیں صرف اتنی توجہ دلائی گئی تھی کہ عقائد اور نظریات کے تحفظ کیلئے ایک عالم دین کی ضرورت ہے جو ان کو اہل سنت و جماعت کے بنیادی عقائد اور دیگر ضروریات دین سے آگاہ کر سکے۔ انہوں نے یہ بھی اظہار کیا تھا کہ وہ عالم دین کے اخراجات برداشت نہیں کر سکیں گے۔ ہم نے عالم دین مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کر دی تھی اور ان کے مطالبہ

پر انہیں اتنی پیشکش کی تھی کہ اگر وہ اپنے طور پر کسی عالم دین کا بندوبست کر لیں تو ہم ان کی مالی پریشانی کے پیش نظر مالی معاونت کریں گے۔ اتنی سی بات تھی جسے افسانہ بنادیا۔ ان نئے پیدا شدہ حالات کی روشنی میں ہم نے ضمیر احمد صاحب کو اپنے موقف سے آگاہ کر دیا ہے۔ آپ ان سے ملیں اور اپنے مسائل اپنی سرزمین پر حل کریں اور ہمیں مزید مراجعت سے معذور جانیں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۵

Muhammad Ulfat

141 Spring Street Bury, Lancashire

England, Bl 9 ORN

خط کا خلاصہ

میں نے آج سے چار سال قبل بھی آپ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ میرے تینوں بچے آپ کی خدمت میں حاضر ہیں بیعت کیلئے۔ اب بچے جوان ہو گئے ہیں۔ یہاں انگلینڈ میں ایک شیخ صاحب آتے ہیں جو بیعت کرتے ہیں۔ لیکن ہم صرف آپ کی بیعت لینا چاہتے ہیں۔

حالات اجازت نہیں دیتے کہ پاکستان آسکیں۔ بچے ناسمجھ ہیں وہ اپنا اچھا بُرا نہیں سمجھ سکتے۔

دربار عالیہ سے جواب

۹ فروری ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! خط ملا، غنیمت جانیں کہ اس دور میں اور اس دیار میں بچوں میں رجوع الی اللہ کا خیال موجود ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے ۔جو کچھ انہیں سمجھانا چاہتے ہیں نرمی اور محبت سے سمجھائیں۔اس عمر میں تمیز کم اور تقلید زیادہ ہوتی ہے۔انشاء اللہ خود تمیز پیدا ہو جائے گی۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سلطانیہ میں داخل کرنے کا طریقہ تجویز کیا جاتا ہے اور ابتدائی تعلیمات جو تلقین کی جاتی ہیں ان پر عمل کرنے کی تاکید کریں۔

۱۔ پہلے تین دفعہ کلمہ طیبہ پڑھائیں پھر یہ کلمات کہلوائیں۔

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سلطانیہ کی بیعت منظور کی پچھلے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور آئندہ نیک کام کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں۔

صدق ویقین والے اگر مروجہ طریقے سے سلسلہ میں بیعت نہ ہوں تو صرف اس سلسلہ سے عقیدت وارادت بھی خیر وبرکت کے لئے

کافی ہوتی ہے اور انہیں فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ نماز کی تاکید کریں اور ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر، ۱۱ بار درود خضری جس کا پتہ ارسال ہے توجہ اور دھیان سے پڑھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۶

امانت علی صاحب

نیو چوہان براستہ شاہدرہ

خط کا خلاصہ

رشتے کے حصول میں رکاوٹ، پریشانی دعا کیلئے عرض۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۰_۲_۹۳

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، رشتہ کے سلسلہ میں آپ کی پریشانی گھبراہٹ اور اضطراب معلوم ہوا۔ آپ نے اس سلسلہ میں اپنی والدہ محترمہ کی بے چینی کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فیصلے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہوتے ہیں۔ اس ذات کے فیصلے بندوں کے مفاد میں ہوتے ہیں۔ بندے کی نظر اور سوچ محدود ہوتی ہے وہ اپنے گردوپیش اور

جذبات سے متاثر ہو کر فیصلے کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ خبیر بصیر اور کلیم ہے۔ اس کے ہر فیصلے پر مسلمان کو انحصار رکھنا چاہیئے۔اس میں کئی حکمتیں ہوتی ہیں۔ بندہ کا کام دعا کرنا ہے۔ آپ بھی دعا کریں۔والدہ صاحبہ سے بھی کہیں کہ وہ پریشانی کے اظہار کی بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ جو چیز ہمارے حق میں بہتر ہے وہ ہو۔

آپ کے خط سے ظاہر ہے کہ ابھی تک محض پروپیگنڈا ہے اور آپ کے ماموں سے رشتہ کی بات پکی نہیں ہوئی اور کچھ لوگ آپ کی حمایت میں لڑکی والوں سے ملنا چاہتے ہیں۔ آپ کوشش جاری رکھیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۷

ضمیر احمد صاحب

گاؤں ڈھیری قاسم، کٹھاڑ تحصیل ڈڈیال ضلع میرپور

خط کا خلاصہ

انہوں نے پہلے مالی اعانت کی درخواست کی تھی بعد میں اختلافات کی وجہ سے مالی اعانت روک دی گئی۔اب انہوں نے دوبارہ خط

لکھا ہے کہ آپ قاری سلیمان صاحب سے چند باتیں پوچھیں وغیرہ وغیرہ۔

دربار عالیہ سے جواب

۹۳-۲-۲۴

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ کے خیالات، احساسات اور جذبات ہی تھے کہ بندہ نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ اپنی پسند کا عالم دین رکھ لیں۔ اس وقت اس بات کا ذکر نہیں ہوا تھا کہ کوئی صاحب امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور نہ ہی اس بات کا کوئی ذکر تھا کہ آپ کی مسجد یا اس کی انتظامیہ سے کوئی سروکار ہوگا۔ اس سادہ سی پیشکش کے معاً بعد آپ کی جانب سے اور امام صاحب کی جانب سے سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جن سے بندہ کا مزاج آشنا نہیں ہے۔ اب بھی آپ نے سوالات کی فہرست مہیا کی ہے کہ بندہ امام صاحب سے ان کی روشنی میں جواب طلب کرے۔ بندہ کو امام صاحب یا کسی فرد سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بندہ اس قضیے میں فریق نہیں ہے اور نہ افراد اور گروہوں کی رسہ کشی سے کوئی دلچسپی رکھتا ہے۔ مقامی حالات آپ بہتر جانتے ہوں گے۔ امام صاحب سے معاملہ طے کرنا آپ کا کام ہے۔ آپ کو علم ہوگا کہ موجودہ امام صاحب کا وجود کتنا ناگزیر ہے اور موجودہ فضا کو

مکدر یا خوشگوار بنانے میں ان کا کیا کردار ہو سکتا ہے۔ آپ بد عقیدگی کی یورش جس کا آپ نے اپنے خطوط میں ذکر کیا، اس طرح بھی روک سکتے ہیں کہ وقفے وقفے کے بعد پاکستان سے کسی عالم دین کو بلا کر ان بد عقیدہ لوگوں کے پھیلائے ہوئے زہر کا عوام کو تریاق مہیا کرتے رہیں۔ بہر صورت بندہ پھر واضح کرتا ہے کہ بندہ نے خدمتِ دین کی خاطر تعاون کا ہاتھ مالی اعانت تک بڑھایا تھا مگر جہاں الجھاؤ اور کھچاؤ ہو وہاں دخل دینا اس جذبہ خدمت کے منافی سمجھتا ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۸

محمد حسین صاحب سکنہ ساھنا
تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

والد صاحب کی طبیعت کی خرابی کا لکھا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ یہ بندہ عاجز صوفی صاحب کیلئے دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دیں اور ان کا سایہ تادیر آپ پر قائم رہے۔

والدین کا وجود اولاد کیلئے نعمت ہوتا ہے اور ایسے والدین جن کی ساری زندگی رضائے الہٰی میں گزری ہو اولاد کیلئے نیک بختی اور سعادت کا بیش بہا خزانہ ہوتے ہیں۔ آپ کیلئے یہ وقت والدین کی سعادت حاصل کرنے کا ہے۔ اسے غنیمت جانیں اور ان کی خدمت میں مصروف رہیں۔ مبلغ ۲۰۰ روپے ارسال ہیں ان کی کسی ہنگامی خدمت پر صرف کریں۔ بندہ عاجز بھی ان کی دعا کا خواستگار ہے۔

جہاں تک روزہ کا تعلق ہے اس کا انحصار ان کی طبیعت پر ہے۔ اگر طبیعت صحت اور طاقت اجازت دیں تو روزہ رکھ لیں ورنہ بعد میں صحت ہونے پر قضا کر لیں۔ روزہ کے روحانی فوائد کے ساتھ ساتھ طبّی فوائد بھی ہیں۔ بعض مریضوں کو روزہ فائدہ دیتا ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۹

ریٹائرڈ پولیس آفیسر سید محمد یوسف کاظمی صاحب

محلّہ کشمیر نگر علی پور روڈ، حافظ آباد

چوہدری خضر حیات صاحب کٹھانہ جو حافظ آباد مسجد کے امام ہیں کے خلاف شکایات۔

دربار عالیہ سے جواب

۹۳-۲-۲۷

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ آپ اہل بیت ہمارے لیئے قابل احترام ہیں۔ حدیث سے محبت اور احترام اہل سنت وجماعت کا جزو ایمان ہے۔ بندہ کو یہ جان کر دکھ ہوا کہ آپ کی دل آزاری ہوئی ہے۔ آپ کا تعلق اس خاندان سے ہے جنہوں نے پتھر کھا کر دعائیں دیں۔ آپ عفو درگزر سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درگزر کرنے والوں کا بڑا مقام ہے۔ رہے کٹھانہ صاحب کے اعمال تو وہ خود اس کے ذمہ دار ہیں۔ ان کا وبال آپ تک نہیں پہنچے گا۔ آپ ان کی حرکات کی طرف توجہ نہ دیں۔ مسجد خانہ خدا ہے اور عبادت اس کی رضا۔ ان سے پیار رکھیں۔ آپ وسعتِ قلب کا مظاہرہ کریں گے اور ان کی کسی حرکت کو جب خاطر میں نہ لائیں گے تو وہ خود پشیمان ہوں گے۔ بزرگ ہمہ اخلاق فاضلہ سے دوسروں کی کمزوریوں کا علاج کرتے آئے ہیں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۱۰

مسز سرور صاحب (مختار بیگم صاحبہ)

مکان نمبر 83 سیکٹر C-3

فاضل چوک میرپور، آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

میں نے خواب میں مائی صاحبہ کی زیارت کی ہے۔ جناب مائی صاحبہ اور میں ایک میت کے پاس کھڑے ہیں۔ مائی صاحبہؒ فرماتی ہیں کہ آج حضرت ابو بکر صدیقؓ وفات پا گئے ہیں۔

۲۔ مجھے مائی صاحبہؒ کے بدن مبارک کا کوئی کپڑا اور کتاب عنایت فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۸۔۲۔۱۹۹۳

سلام مسنون! تعزیت نامہ ملا، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ایسا ہی تھا۔ بندوں کو اس کے ہر فیصلے کے آگے برضا ورغبت سر تسلیم خم کرنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے شکر گزار بندوں میں شامل رکھے اور ہر ابتلاء و آزمائش سے محفوظ رکھے۔ آپ کی ان سے ملاقات رہی ہے۔

انہوں نے جو تعلیمات آپ کو دی ہیں ان پر باقاعدگی سے عمل کریں۔ان تعلیمات پر عمل کرنے میں بڑا فائدہ ہے۔اس سے ان کی روح کو فرحت ہو گی۔آپ نے کتاب اور کسی تبرک کے لئے لکھا ہے آئندہ جب کبھی آپ کا آنا ہوا تو اس موضوع پر بات ہو گی۔بندہ آپ اور آپ کی اولاد کیلئے دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک خواہشات پوری کریں۔

نوٹ : آپ کا خواب مبارک ہے۔مائی صاحبہ نسب اور طریقت دونوں اعتبار سے حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے نسبت رکھتی تھیں اور یہ خواب اس عقیدت کا نتیجہ ہے جو آپ کو ان سے تھی۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۱۱

خوشنویس غلام مرتضٰی نقشبندی

گوجر خان ضلع راولپنڈی

خط کا خلاصہ

ہمشیرہ کے رشتہ کے سلسلے میں پریشانی۔دیندار گھرانے کا ملنا مشکل ہے جبکہ خواہش ہے کہ صرف دیندار گھرانہ ہو۔

دربار عالیہ سے جواب

۴-۳-۱۹۹۳

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، خیالات نہایت اچھے ہیں اور ایسے ہونے چاہیں۔ دین کو دنیا پر ترجیح دینا چاہیئے۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ میں بزرگوں کے اثرات موجود ہیں۔ جس مسئلہ کا آپ نے خط میں ذکر کیا ہے بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنے کنبے میں کسی موزوں فرد کی تلاش کریں۔ یہاں نہیں تو سندھ میں سہی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کنبہ کو ترجیح دی ہے حالانکہ ان کی صاحبزادیوں کو بڑی بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ ہو سکتا ہے آپ کی ہمشیرہ اپنے طرز عمل سے ان کی کائنات بدل دے۔ ایسا بسا ہوتا آیا ہے کہ ایک نیک خاتون نے گھر کا ماحول بدل کرر کھ دیا۔ کنبے کے رشتوں میں جو اپنائیت ہوتی ہے وہ باہر میسر نہیں آتی۔ بہر صورت ہم بھی خیال رکھیں گے جب کوئی موزوں صورت نظر آئی آپ کو آگاہ کریں گے۔ آپ بھی حالات سے باخبر رکھیں۔ ہمشیرہ صاحبہ سے کہیں کہ صبح سورۃ یٰسٓ پڑھا کریں اور اپنی بہتری کا خیال رکھیں۔ والدہ صاحبہ سے سلام کہہ دیں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۱۲

مفتی محمد امین صاحب کو لکھا گیا خط

۱۹۹۳-۳-۵

سلام مسنون! چند دن ہوئے خط ملا تھا۔ کل سلطانی صاحب کا فون بھی آیا۔ آپ نے پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے دنیا میں جہاں انعام ہے وہاں آلام اور انتقام بھی ہے اور عزم وثبات کا امتحان بھی۔ شہرت رقیب پیدا کرتی ہے بد اندیش گرانے کی کوشش کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت رفعت اور سربلندی کا سامان مہیا کرتی ہے۔ کوتاہ بینوں کی تدبیریں اللہ تعالیٰ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتیں۔ البتہ اس ذات کی تائید اور نصرت کیلئے اخلاص شرط ہے۔ مومن کا ظرف بحر بیکراں کی وسعت رکھتا ہے۔ مخالف کی تند و تیز لہریں اس سے ٹکرا کر اپنا سا منہ لے کر لوٹ آتی ہیں۔ آپ بد اندیشوں کی کوششوں کو خاطر میں نہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے۔ اپنے معمولات باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں۔ ختم خواجگان اور حزب البحر کو باقاعدہ معمول بنائیں۔ عجز سے دعا مانگیں اور اس ذات پر بھروسہ رکھیں۔

نوٹ : فیصل آباد آنے والے کسی سنگی کی دستی انشاء اللہ حزب البحر

، قصیدہ بردہ شریف، دلائل الخیرات ارسال کی جائیں گی۔ حزب البحر کے اشارات حسب ہدایت کریں اور مخالفین کو ذہن میں رکھیں۔

فقط والسلام۔

مکتوب نمبر ۲۱۳

زاہد حسین خان صاحب

فارسٹ رینجرز ہاسٹل کمرہ نمبر ۳۰

پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ، پشاور

خط کا خلاصہ

گناہ آلودہ زندگی سے اکتا کر اللہ رب العزت کے بتائے گئے راستے پر چلنے کی حب پیدا ہوتی ہے اور پھر ناکام ہو جاتا ہوں۔ دعا کریں اصل راستے پر آجاؤں۔ جناب صاحبزادہ صاحب سے دست پنجہ ہوا تھا۔

دربار عالیہ سے جوابی مکتوب

۱۹۹۳-۳-۷

سلام مسنون! خط ملا، خیالات اچھے ہیں۔ حضرت ابو سعید ابو الخیرؒ نے فرمایا ہے:

باز آباز آہر آنچہ ہستی باز آ

گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

درگاہ مادرگاہ نو امید نیست

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ جب انسان صدقِ دل سے توبہ کرے اور اس ذات کی طرف رجوع کرے تو وہ ذات راہنمائی کے خود اسباب پیدا کر دیتی ہے۔ اس ذات نے بندوں کی ہدایت کیلئے بڑا سامان مہیا کر رکھا ہے۔ بندے کا کام ہے کہ اس کارگاہِ نفس و آفاق پر غور کرے تاکہ اس کے نظم و ضبط اور تال میل کو دیکھ کر اسے اسکی قدرت اور حکمت پر یقین آئے۔ یہ بندہ عاجز دعا گو ہے۔ آپ نماز کی پابندی کریں اور اس سے فضل کی امید رکھیں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۱۴

حامد محمود صاحب معرفت کرنل اسرار احمد

سی او 28 کیولری ملتان کینٹ

خط کا خلاصہ

میرے دوست کیپٹن سید ارشد کمال مصطفیٰ کا ایک مسئلہ ہے ان کی راہنمائی فرمائیں۔

ان کے سسر سعودیہ میں اچھا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے دو بیٹے ہیں جو نافرمان ہیں۔ کیپٹن صاحب کے سسر یہ چاہتے ہیں کہ یہ فوج چھوڑ کر وہاں آجائیں اور کاروبار سنبھالیں۔ جب کہ کیپٹن صاحب کا خیال ہے کہ اچھی خاصی نوکری ہے وہاں اگر حالات بدل گئے تو کل کہاں ٹھکانہ ہوگا؟

دربار عالیہ سے خط کا جواب

۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! آپ کے خیالات بندہ تک پہنچائے گئے۔ سیدھا سادہ مشورہ تو یہ ہے کہ آپ خود فیصلہ کرلیں کہ آپ کی طبیعت کا میلان کس طرف ہے؟ انسان طبیعت کے جھکاؤ ہی کی طرف بڑھتا ہے۔ کیونکہ کسی کام کے کرنے کیلئے یہ بڑا مؤثر ہے۔ مگر بندہ عاجز کا خیال ہے کہ آپ فی الحال ملازمت کو ترجیح دیں۔ حالات بدلتے رہتے ہیں ہو سکتا ہے کچھ عرصہ بعد اولاد کے تعلقات بہتر ہو جائیں یا اولاد ہی آپ کی وہاں موجودگی کو ناپسند کرے اور آپ کیلئے طرح طرح کے مسائل کھڑے

ہو جائیں۔ آپ کا روزگار معقول ہے۔ ترقی کے بھی امکانات ہیں۔ آپ سسر محترم کو مشورہ دیں کہ وہ مقدس مقام پر اولاد کے صالح ہونے کیلئے دعا کرتے رہیں۔ آخر اس نظام کو اولاد نے ہی سنبھالنا ہے۔ موجودہ دعوت جذباتی ہے اور اولاد کیلئے ایک دھمکی ہے کہ وہ والدین کی طرف مائل ہوں۔ اگر آپ نے ان کی تجویز سے اتفاق کیا تو خدشہ ہے باپ بیٹوں کے حالات بہتر ہونے پر آپ کیلئے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کی صورت پیدا ہو جائے۔ الغرض آپ اپنے حالات کی روشنی میں بہتر سوچ سکتے ہیں کہ آپ کو کیسا قدم اٹھانا چاہیئے۔ بندہ نے ممکنہ احتمالات کا اشارہ کر دیا ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۱۵

سید مسعود احمد مشہدی

ساکن جناح آباد چک نمبر ۱۱

مدینہ میڈیکل سٹور کنگ روڈ سوہاوہ

براستہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

خط کا خلاصہ

مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے گاؤں میں کوئی مسجد نہیں ہے۔ جگہ موجود ہے جگہ جگہ سے چندہ نہیں مانگنا چاہتے۔ اس لیئے صرف آپ سے سوال کر رہے ہیں کہ آپ مسجد بنوا دیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! خط ملا، اچھا آغاز ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے انجام تک پہنچانے کے اسباب خود پیدا کریں گے۔ آپ کا نظریہ بھی قابلِ تعریف ہے۔ سوال خالق سے ہونا چاہیئے مخلوق سے سوال نفی ذات کے برابر ہے۔

اس بندہ سے متعلق کسی عقیدت مند نے مبالغہ سے کام لیا ہوگا کیونکہ عقیدت کا تقاضا رائی کو پہاڑ بنانا ہے۔ یہ بندہ عاجز ہے آپ کیلیئے دعا گو ہے۔ آپ نے ابتداء کر دی ہے۔ مطمئن رہیں اور اسکی کارسازی کے منتظر رہیں وہ ذات کسی کی نیک کوشش اور خلوص کو ضائع نہیں ہونے دیتی۔ وقت پر اس کی غائبانہ مدد پہنچتی رہتی ہے۔

والسلام فقط

مکتوب نمبر ۲۱۶

شیخ ریاض احمد

دان فروش، مین بازار منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

خط کا خلاصہ

ہم اپنی بچی کی شفا کے لئے عرصہ دو سال سے عرض گزار ہیں لیکن...... ہم اپریل میں بمعہ عیال وہاں آرہے ہیں اور اس وقت تک وہاں رہیں گے جب تک بچی تندرست نہ ہو جائے کیونکہ اگر آپ نگاہ کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ تندرستی نہ ہو۔ ہم آپ کو مرشد کا واسطہ دیتے ہیں۔

دربار عالیہ سے جوابی خط

۲۱ مارچ ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی تحریر سے آپ کی اس صحبت کا پتا چلتا ہے جو آپ کو میسر رہی۔ اُن بزرگوں کے خیالات کا آپ کی طبیعت پر اثر ہے۔ بعض بزرگ واقعی ان نظریات کے قائل ہیں اور اپنے پیروؤں میں ان ہی نظریات کا پرچار کرتے ہیں۔ بہتر ہے کسی ایسے بزرگ کی تلاش جاری رکھیں جو اعجازی قوت کا حامل ہو۔ اس بندہ عاجز کا نہ یہ مزاج ہے اور نہ ہی بندہ کے اکابرین نے اس قسم کے نظریات کو پسند

کیا۔ انہوں نے عبدو معبود کے فاصلے کو ہمیشہ پیش نظر رکھا اور مقام عبدیت سے قدم باہر نہ نکالا۔ اللہ تعالیٰ سے ان کا رشتہ مخلوق اور خالق کا رہا۔ وہ ذات حي وقیوم ہے۔ وہ خود حیات ہے اور دوسروں کیلئے منبع حیات ہے وہ خود قائم بالذات ہے اور دوسروں کے لئے قیام کا باعث ہے۔ ہم عاجز بندے صرف اس کی رضا جوئی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ہمارے گرد احکام شریعت کا حصار کھینچ دیا گیا ہے اس سے باہر جانا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ آپ کی بچی کو شفا دینا اس کارساز حقیقی کا کام ہے جو اپنے ہر کام کی حکمتوں اور مصلحتوں سے واقف ہے۔ بندہ کا کام دعا کرنا ہے اور بندہ اس میں کوتاہی نہیں کرتا۔ امید ہے اس بندہ عاجز کا نظریہ آپ پر واضح ہو گیا ہو گا اور آئندہ ایسی خلافِ طبع تحریر سے پرہیز کریں گے جو اس بندہ عاجز پر گراں گزرے۔

آپ نے آنے کا لکھا ہے۔ عرس مبارک قریب ہے بہتر ہے آپ عرس مبارک پر آئیں۔ صوفی صاحب کو بھی ہمراہ لائیں۔ عرس مبارک کے دوران مستورات اور بچوں کو اجازت نہیں اس لیے تنہا آئیں اور اگر چاہیں تو گلہار بھی آئیں۔

آپ کو معلوم ہے صاحبزادہ محمد زاہد صاحب کی والدہ محترمہ کا وصال ہو چکا ہے۔ فی الحال نظام متاثر ہے مستورات کی آمد کی اس وجہ

سے بھی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔

فقط والسلام

نوٹ : خط سنبھال کر رکھیں۔ گاہے گاہے خود پڑھیں یا کسی سے اس کا مفہوم معلوم کر لیا کریں۔

مکتوب نمبر ۲۱۷

۲۸ مارچ ۱۹۹۳ء

خط بنام سید عبد الرحمٰنؒ بخاری، قائد اعظم لائبریری، لاہور

محترم بخاری صاحب

سلام مسنون! آپ کے تحریری اشارات قبلہ حضرت صاحب کی نگاہ سے گزرے آپ نے پسند فرمائے۔ البتہ آپ کی اطلاع کیلئے آپ نے فرمایا:

۱۔ قبلہ عالمؒ کے معمولات میں نماز ظہر کے بعد ''سورہ نوح'' کا اضافہ کریں۔

۲۔ مٹی کے کوزہ کے ساتھ آخری ایام میں آہنی کوزہ آفتابہ جو کسی سنگی نے پیش کیا تھا وضو کیلئے زیر استعمال رہا۔

۳۔ ”اشراق، اوابین اور تہجد“ کی ترتیب کو بدل کر تہجد، اشراق اور اوابین کر دیں۔

۴۔ ”ظہر سے قیلولہ کرنے“ والے جملے میں ”سے“ کے بعد لفظ ”پہلے“ رہ گیا ہے بڑھالیں۔

۵۔ آپ کی درخواست کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ آپ نے اپنے مجلّہ ”نبضت امہ“ کے ذریعہ اس بندہ عاجز کے سلسلہ میں کافی مواد بہم پہنچایا ہے۔ وہ کافی ہے۔ بہتر ہے کہ اب اس دعا پر ختم کریں کہ اللہ تعالیٰ قبلہ عالمؒ کے خلف الرشید اور جانشین کو ان کے کاز کو آگے بڑھانے کو توفیق ارزانی فرمائے۔ اور اس سلسلہ میں جو وہ سعی کر رہے ہیں وہ بار آور ہو اور مخلوق خدا کے ساتھ آپ کے اس حقیر سے تعلق کو افادہ اور استفادہ کا سبب بنائے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۱۸

صوفی محمد یوسف صاحب کھوکھر

موضع چھاپاں والی، چک نمبر ۲/ر۔ب ڈاکخانہ خاص

براستہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ پوسٹ کوڈ 39560

خط کا خلاصہ

۱۔ علم عرفان سیکھنے کا شوق ہے۔

۲۔ آپ کا پتا لاہور کے ایک صاحب سے ملا۔

۳۔ حضرت سلطان باہوؒ کی کتاب "کلید توحید" پڑھی جس کے مطالعہ سے پتا چلا کہ مرد کامل وہ ہے جو اپنے مرید کو ایک نظر میں مجلس محمدی ﷺ میں حاضر کر سکے۔ اس لئے توجہ کا طالب ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۸۔۳۔۱۹۹۳ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کو غلط توجہ دلائی گئی ہے۔ اولیائے کرام سے متعلق جس اعجازی نگاہ کا آپ نے ذکر کیا ہے بندہ کو اس کا تجربہ یا مشاہدہ نہیں۔ جس کتاب سے آپ متاثر ہوئے ہیں اور ان خرق عادت تصرفات کا آپ کو علم ہوا ہے ان بزرگوں کے بے شمار مشائخ اب بھی راہنمائی کیلئے موجود ہیں۔ آپ کسی کامل سے رابطہ کر کے حصول مقصد کی کوشش کریں۔ بندہ کا خیال ہے کہ آپ اس سلسلہ میں علامہ طاہر القادری صاحب اور پیر محمد کرم شاہ صاحب جیسے کامل علمی اور روحانی بزرگوں سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ سلسلہ قادریہ چشتیہ کے یہ نامور مشائخ ہیں۔ بندہ اس معاملہ میں آپ کی کوئی راہنمائی نہیں

کر سکتا۔ آپ کی تشنگی کسی کامل کے آستانے سے دور ہو سکتی ہے اور ان کی تلاش ادھر ہی جاری رکھیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۱۹

پروفیسر امیر محمد صاحب
بمقام جلبسن ڈاک خانہ جلبسن براستہ حافظ آباد
تحصیل نوشہرہ ورکاں، ضلع گوجرانوالہ

خط کا خلاصہ

۲۱۔۳۔۹۳

گاؤں میں غیر مقلدین اور باطل عقیدہ رکھنے والوں نے مدرسے قائم کر رکھے ہیں اور سادہ لوح دیہاتیوں کے عقیدوں کو پامال کر رہے ہیں۔ اہل سنت بہت ہی کمزور ہیں۔ اہل سنت کی مذہبی اشاعت کیلئے مسجد ومدرسے کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اس نیک کام میں مالی اعانت کی استدعا ہے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۲۹ مارچ ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! خط ملا، عقیدے سے عقیدت اور حمیت دینی کا اظہار ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نظریات بروئے کار لانے کی توفیق بخشیں۔ یہ بندہ عاجز بھی آپ کی کامیابی کیلئے دعا گو ہے۔ کوشش جاری رکھیں جس ذات کی رضا کی خاطر آپ تگ ودو کر رہے ہیں اُس ذات پر بھروسہ رکھیں وہ ذات اخلاص کے اجر سے محروم نہیں رکھتی۔ اس میں شک نہیں کہ بقول آپ کے فریق مخالف کے پاس وسائل کی فراوانی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وسائل نہیں اخلاص کی قدر و قیمت ہے۔ کیونکہ اُس کی مشیت اسباب کی محتاج نہیں۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ اپنے وسائل کے اندر رہ کر کام کرتے۔ وہ ذات آپ کے حالات سے خوب واقف ہے اور بندوں پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتی۔ بہر صورت اگر آپ نے اُسکی رضاجوئی اور خوشنودی کی خاطر بیڑا اُٹھالیا ہے تو پھر اُس کی کارسازی پر بھروسہ رکھیں وہ پردۂ غیب سے اسباب پیدا کرے گی اور آپ کو مایوس نہیں کرے گی۔ اُس کی شان ربوبیت کے منتظر رہیں۔ انشاء اللہ بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۰

محمد اظہار واہ سٹون انڈسٹریز، حسن ابدال

خط کا خلاصہ

۱۔ بچے کا نام عابد حسین شاہ ہے وہ اکثر بیمار رہتا ہے کیا اس کا نام تبدیل کرلیں؟

۲۔ آپ کے خلیفہ جو کہ حسن ابدال واہ سیمنٹ کمپنی والی سائیڈ پر صدیقی دربار کی طرف رہتے ہیں ان کا نام بتائیں تاکہ ملاقات کر سکوں۔

۳۔ دیگر تکالیف سے بچنے کیلئے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۴ اپریل ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ آپ کی پریشانیوں کا جان کر دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان پریشانیوں سے نجات دیں۔ درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ درود شریف کا پتہ بھیجا جارہا ہے یہ تعداد وقت مقرر کر کے روزانہ پوری کر لیا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس درود پاک کے طفیل آپ کے مسائل اور مصائب دور فرمادیں گے۔ یہ بڑی برکت کی چیز ہے۔

آپ نے جس خلیفہ کے متعلق لکھا ہے وہ حسن ابدال واہ سیمنٹ فیکٹری والی سائیڈ پر صدیقی دربار کی طرف ہوتے ہیں بندہ کو ان کا کوئی علم نہیں اور نہ ہی بندہ کا کوئی خلیفہ ہے البتہ بندہ کا ایک سنگی محمد غنی ٹیلی فون انڈسٹری ہری پور میں ہے وہ عثمانیہ مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ قاضی صاحب کا مزار بھی قریب ہے۔ آپ اگر چاہیں تو ان سے مل سکتے ہیں۔ جن خلیفہ صاحب کا آپ نے حوالہ دیا ہے ہو سکتا ہے وہ سٹیشن والے بزرگوں کے خلیفہ فضلی صاحب آف شیر گڑھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بچے کا نام اگر چاہیں تو تبدیل کر لیں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۱

ڈاک خانہ منیاہ براستہ جھٹی ڈھیری
میڈیکل سٹور گولہ، تحصیل وضلع کوٹلی

خط کا خلاصہ

میری خواہش تھی کہ میرا بچہ حفظ کر لے۔ اب بچہ .FSc میں پڑھتا ہے۔ دعا کریں اور اس کے داخلے کے متعلق مہربانی کریں۔

دربار عالیہ سے جواب

۴ اپریل ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے لکھا ہے کہ بچہ ایف ایس سی میں پڑھتا ہے۔ اسے ایف ایس سی پاس کرنے دیں پھر اس سے دریافت کریں اگر وہ قرآن مجید حفظ کرنے کا شوق رکھتا ہے اور اسے آپ کو شوق پورا کرنے کا بھی خیال ہے تو بندہ اسے درجہ حفظ میں شامل کرنے میں خوشی محسوس کرے گا۔ آپ کا شوق پورا کرنے کا انحصار اب آپ کے بچے پر ہے۔ ہمارے دروازے اس خدمت کیلئے ہر وقت کھلے ہیں۔

بندہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانی دور کریں اور آپ کو مسائل پر قابو پانے کی توفیق ہو۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۲

چوہدری محمد سردار صاحب ولد محمد اسماعیل آرائیں
معرفت برادر صوفی عبدالحمید صاحب نقشبندی مجددیؒ
بمقام چک نمبر ۴۵ شریف
ڈاک خانہ چک نمبر 3/5-C مغل والا میر سنک
تحصیل و ضلع ساہیوال

خط کا خلاصہ

میرے بھائی صوفی عبدالحمید صاحب ۴۵ شریف والے وصال کر گئے ہیں۔ جو کہ ایک مخلص اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ صوفی صاحب کی کوئی اولاد نہیں۔ اب ہدایت کے سر چشمہ کو جاری رکھنے والا کوئی نہیں۔ نہ ہم بھائی اس قابل ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی بھتیجا۔ اب ان کا جانشین کس کو بنایا جائے۔ میرا خیال ہے کہ اب یہ کام حکیم صوفی منظور احمد صاحب جو کہ ان کے مرید ہیں کے حوالے کیا جائے۔ کیونکہ یہ دونوں اکٹھے حکمت اور تعویذوں کا کام کرتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔ دوسرا بھائی صاحب کو مربعہ والی زمین میں دفن کیا ہے۔ اب ہمارا خیال ہے ان کو وہاں سے مسجد کے صحن میں منتقل کیا جائے۔ اس سلسلہ میں بھی دو پارٹیاں بن گئی ہیں۔ مسجد کے صحن میں ان کو منتقل کرنے سے مسجد کا باقی کام بھی مکمل ہو جائے گا اور مسجد آباد ہو جائے گی۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۸۔۶۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، صوفی صاحب کی رحلت کا جان کر بہت افسوس ہوا۔ مناسب رہے گا کہ اس سلسلہ میں آپ صاجزادہ صاحب

سے رابطہ قائم کریں۔ آپ حالات سے واقفیت رکھتے ہیں دوسرے وہاں

کے ماحول پر بھی آپ کی نگاہ ہے۔ پھر پیر خانہ ہونے کا بھی شرف حاصل

ہے وہ تمام حالات کا جائزہ لے کر مناسب رائے دیں گے۔

ہدایت من جانب اللہ ہے۔ جس کی ہدایت جہاں مقدر ہو چکی

ہے وہ خود وہاں پہنچ جاتا ہے۔ خواہ بظاہر کوئی اہتمام ہو یا نہ ہو اخلاص کا

دامن نہ چھوڑیں اور جو طالب اللہ اللہ جاننا چاہے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا

کی خاطر بتائیں۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۳

محمد رفیق صاحب رضوی

خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ رضویہ

تاج پورہ روڈ غازی آباد، لاہور

خط کا خلاصہ

۹۳-۶-۱۱ کو ہماری مسجد میں ہنگامہ ہوا۔ مسجد انتظامیہ کے دو

سرکردہ آدمیوں کے اشارہ پر سپاہ صحابہ قابض ہو گئی مجھے گالی گلوچ اور

دھمکیاں دی گئیں۔ ۹۳-۶-۱۲ کو علاقہ کے ایک چوہدری کے ذریعہ

زبردستی مسجد سے نکالنے کی کوشش کی گئی مگر نمازیوں کی مداخلت سے

محفوظ رہا۔ پھر اس رات کو پونے ایک بجے تین آدمیوں نے مجھ پر حملہ کیا۔ سخت پریشان ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۸۔۶۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ پردۂ غیب سے تسکین قلب کیلئے بہتر سامان پیدا فرمائیں۔

حالات کا خود جائزہ لیں اگر مخالفین طاقت ور ہیں اور بہر طور آمادۂ فساد ہیں سدھار کی کوئی صورت بظاہر ممکن نظر نہیں آتی اور حامی گروپ کمزور ہے جو حالات میں بہتر تبدیلی لانے کی طاقت نہیں رکھتا تو کنارہ کشی بہتر رہے گی۔ ایسی صورت میں ٹھہرنا خطرہ کو دعوت دینا ہے اور دانشمندی سے بعید ہے۔ اگر موجودہ تلخی کے اسباب معمولی نوعیت کے ہیں اور آپ کی غیر جانبداری ان کو معمول پر لانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے تو اس پہلو سے کوشش کر دیکھیں۔ اگر قیام کیلئے شرائط ایسی ہیں جن سے ضمیر یا اصولوں کی قربانی دینی پڑتی ہو تو مسجد کو خیرباد کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے۔ متوکلین کا وہ خود کارساز ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۴

قاری محمد معروف صاحب

معرفت ڈاکٹر ظہور حسین ٹاہلیانوالہ، جہلم

خط کا خلاصہ

شجرہ شریفہ جو ارسال کیا تھا پرانے شجرہ سے نقل کیا گیا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۹۹۳-۶-۲۸

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، شجرہ شریفہ نظروں سے گزرا۔ بہر صورت شجرہ مرتب کرنے والوں نے بڑی کوشش اور کاوش سے مرتب کیا ہوگا۔ اس کی صحت کے بارہ میں بندہ رائے دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے کیونکہ آپ کے خاندان کی اصل حضرت محمد بن ابو بکر صدیق ؓ تک پہنچتی ہے جبکہ اس بندہ کی شاخ کی اصل حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیق ؓ ہے۔ لہٰذا دونوں خاندانوں کے اسماء میں اختلاف ہے۔ اگر ہو سکے تو غلام قادر صاحب کی اولاد سے رابطہ کریں ہو سکتا ہے ان کے پاس ایسا ریکارڈ ہو جو آپ کی معاونت کرے۔

سلسلۂ صدیقی کے ایک بزرگ مولانا شاہ احمد نورانی بھی

ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ بھی اس اصل سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کو شجرہ کی نقل مہیا کریں شاید اس کی صحت کے بارہ میں وہ کوئی رائے دے سکیں۔ مولانا علیم الدین صاحب بھی اس سلسلہ میں کچھ آگاہی رکھتے ہیں شاید وہ کوئی بہتر مشورہ یا رائے دے سکیں۔ دربار عالیہ کالا دیو میں ان سے ملاقات ہو سکتی ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۵

محمد یوسف ولد مولوی محمد نذیر صاحب
محلّہ رحمان پورہ گلی نمبر ۶ ادرزیاں والی
آبادی گرجاکھ گوجرانوالہ

خط کا خلاصہ

ہم بخیریت گھر پہنچ آئے ہیں۔ والد صاحب کا ختم مبارک ۸ جولائی ۱۹۹۳ء بروز جمعرات صبح ۱۰ بجے ہوگا۔ سرکار حضور مدظلہ العالی کی تشریف آوری کا بے تابی سے انتظار رہے گا۔

فقط / والسلام

ماسٹر محمد اقبال، محمد یوسف

دربار عالیہ سے جواب

۳۰ جون ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو ابدی راحت نصیب ہو۔ان کی دین سے لگن اسکی ترویج اور اشاعت میں کوشش کے ثمرات سے ان کی اولاد بھی بہرور ہو۔ان کی زندگی آپ کی نگاہ میں گزری، ان کی شب بیداری اور آہِ سحر گاہی سے آپ واقف ہیں۔یہ بھی جانتے ہیں کہ کن حالات میں رہ کر انہوں نے دین کی خدمت کا عزم کیئے رکھا۔امید ہے آپ ان کا انداز اپنائیں گے اور ان کے نقش قدم پر چل کر ان کے دین کے سلسلہ میں جاری کیے ہوئے کاموں کو بڑھاوا دیں گے اس سے ان کی روح کو تسکین ہو گی۔ دنیا عارضی مقام ہے۔ محض رہگذر ہے مگر منزل تک پہنچنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ جن کی نگاہ ہر آن منزل پر رہتی ہے وہ نفس اور ہوس کے فریب میں نہیں آتے بلکہ آخرت کی فکر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھتی ہے اور اس چند روزہ زندگی سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔

آپ کو علم ہے بندہ کمزور ہے سفر بس کی بات نہیں۔ خواہش کے باوجود حاضر نہیں ہو سکتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کریں۔ بندہ کی جانب سے قرآن مجید کا ایک ختم دعا میں شامل

کرلیں۔ دیگر امور کیلئے آپ دربار عالیہ جہلم سے رابطہ رکھیں۔ والدہ ماجدہ کی خدمت میں حتی الوسع کوتاہی نہ کریں۔ ان کا وجود آپ کیلئے برکت اور سعادت کا باعث ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۶

Wazir Hussain

39 Jarritt. St. Hydepark Dancaster

South Yorkshare, England.

خط کا خلاصہ

اس سے قبل بھی آپ کو عریضہ ارسال کیا تھا لیکن جواب سے محروم ہوں۔ میں نے لڑکے کی پاکستانی لڑکی سے شادی کروائی تھی مگر وہ اس کے ساتھ نہیں رہتا بلکہ انگریز لڑکی کے ساتھ رہ رہا ہے۔ کوئی تعویذ بھیجیں کیونکہ شادی میں نے کروائی تھی اور مجرم میں ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۳۰ جون ۱۹۹۳ء

سلام مسنون! خط ملا، پریشانی کا علم ہوا۔ بے راہ روی کا دور ہے

اکثر لوگ اس کے مضر اثرات سے پریشان ہیں۔ یہ حالات دو مختلف تہذیبوں کے ملاپ سے پیدا ہوئے ہیں۔ پریشان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں سمجھ سے کام لیں۔ خود نماز کی پابندی کریں اور اللہ تعالیٰ سے زاری کرتے رہیں وہ ذات مقلب القلوب ہے۔ دلوں کا الٹ پھیر اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ بندہ عاجز بھی دعا گو ہے۔

اگر ہو سکے تو ایک ہزار بار روزانہ "یاودود" کا ورد توجہ سے کریں۔ اوّل و آخر ۱۰۰/۱۰۰ بار درود شریف پڑھیں۔ لڑکے اور اس کی پہلی بیوی کا تصور ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ نتائج اچھے رہیں گے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۷

Molvi Ghulam Hussasin

11 Becher Street Derby, England.

﴿علاقہ بینسی ہریام﴾

خط کا خلاصہ

بیوی بیمار ہے۔ ذہنی توازن درست نہیں تین چھوٹی بچیاں ہیں۔ گھر کا ہر کام خود کرنا پڑتا ہے۔ اس لیئے نماز باجماعت مسجد میں

جا کر نہیں پڑھ سکتا۔ سخت پریشان ہوں۔ والدین پاکستان میں ہیں ان کی خدمت بھی کرنے سے معذور ہوں۔ صرف روپیہ پیسہ کی حد تک ان کی خدمت کرتا ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۔۷۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائیں۔ اور اس ابتلاء سے آپ کو نجات ملے۔ بندہ دعا گو ہے۔ آپ نے اپنی مجبوری کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ نماز چونکہ فرض ہے اس میں کوتاہی ممکن نہیں۔ حالات اگر اجازت دیں تو مسجد میں ادا کرو ورنہ گھر پر ہی۔ آپ کی گھریلو ذمہ داریاں کچھ اس نوعیت کی ہیں کہ آپ ان سے پہلو تہی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور حقوق العباد کو ترجیحی حیثیت حاصل ہے۔ آپ فرض نماز عبادات اور حقوق العباد پر توجہ دیں۔ اگر ننہال میں کوئی معاونت میسر آجائے تو پھر اس کی روشنی میں آپ حسب سہولت عبادات وغیرہ کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔

رہے والدین تو ان کو بھی اپنی مجبوریوں سے آگاہ کریں۔ اور انہیں اعتماد میں لے کر دعا کی درخواست کریں۔ والدین کی دعا اولاد کے

حق میں اکسیر ہے۔ موجودہ حالات میں جو مالی اعانت آپ والدین کی کرتے ہیں وہ ہی کافی ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۸

محمد نواز ہاشمی

مکان نمبر 271/D سیکٹر C-II

بلاک نمبر 5 گرین ٹاؤن، لاہور

خط کا خلاصہ

حضرت صوفی محمد نذیر صاحب کا چہلم شریف ۸ جولائی کو ہے شرکت کی دعوت۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، بندہ کا خط اب تک پہنچ چکا ہو گا۔ آپ کا وجود قبلہ عالمؒ کی آخری نشانیوں میں سے تھا۔ آپ کے اخلاق اور مزاج سے قبلہ عالمؒ کی تربیت کا پتا چلتا تھا کہ ان کی ایک نگاہِ حق نواز کتنا کام کر جاتی تھی کہ زندگی بھر انسان جادۂ مستقیم پر رہنے کی کوشش کرتا اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتا۔ یہ وہ واقعات ہیں جن کے آپ خود شاہد ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور پسماندگان جو ان کی اولاد

کے پیارے ہیں تو انصاف کر کے ہمارے دلوں کو بھی تسلی دیجئے۔ ہم قانون چاہے غلط ہو یا صحیح اس کی پابندی کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اسلئے مورخہ ۲۸ / ۷ / ۲ جون سے اذان بند کرادی ہے۔ آپ کے معلم صاحب کے عمل پر غور فرمایا جائے۔ ہم جناب کے مشکور ہوں گے اگر ہماری دادرسی کی گئی۔ غور فرمایا جائے جناب کی عین نوازش ہوگی۔

والسلام

خاکساران جماعت احمدیہ گلہار کالونی کوٹلی آزاد کشمیر معرفت سابق معلم مسجد شریف گلزار احمد گلہار کوٹلی آزاد کشمیر

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۹۳-۷-۵

جانب گلزار احمد صاحب

آپ کا خط ملا، آپ کو علم ہوگا کہ بندہ نے اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے ملاقات کا سلسلہ کافی عرصہ سے منقطع کرر کھا ہے۔ طبیعت ٹھیک ہو تو نماز ادا کرنے مسجد تک جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بندہ کو آپ کی مسجد کا علم ہے نہ اذان اور سپیکر کی خبر ہے اور نہ اس کیس کا پتہ ہے جس کا ذکر آپ نے خط میں کیا ہے۔ آپ کی تحریر سے ان باتوں کا انکشاف ہوا۔

جاکر نہیں پڑھ سکتا۔ سخت پریشان ہوں۔ والدین پاکستان میں ہیں ان کی خدمت بھی کرنے سے معذور ہوں۔ صرف روپیہ پیسہ کی حد تک ان کی خدمت کرتا ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۔۷۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائیں۔ اور اس ابتلاء سے آپ کو نجات ملے۔ بندہ دعا گو ہے۔ آپ نے اپنی مجبوری کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ نماز چونکہ فرض ہے اس میں کوتاہی ممکن نہیں۔ حالات اگر اجازت دیں تو مسجد میں ادا کرو ورنہ گھر پر ہی۔ آپ کی گھریلو ذمہ داریاں کچھ اس نوعیت کی ہیں کہ آپ ان سے پہلو تہی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور حقوق العباد کو ترجیحی حیثیت حاصل ہے۔ آپ فرض نماز عبادات اور حقوق العباد پر توجہ دیں۔ اگر ننھال میں کوئی معاونت میسر آجائے تو پھر اس کی روشنی میں آپ حسب سہولت عبادات وغیرہ کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔

رہے والدین تو ان کو بھی اپنی مجبوریوں سے آگاہ کریں۔ اور انہیں اعتماد میں لے کر دعا کی درخواست کریں۔ والدین کی دعا اولاد کے

حق میں اکسیر ہے۔ موجودہ حالات میں جو مالی اعانت آپ والدین کی کرتے ہیں وہ ہی کافی ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۲۸

محمد نواز ہاشمی

مکان نمبر 271/D سیکٹر C-II

بلاک نمبر 5 گرین ٹاؤن، لاہور

خط کا خلاصہ

حضرت صوفی محمد نذیر صاحب کا چہلم شریف ۸ جولائی کو ہے شرکت کی دعوت۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، بندہ کا خط اب تک پہنچ چکا ہو گا۔ آپ کا وجود قبلہ عالمؒ کی آخری نشانیوں میں سے تھا۔ آپ کے اخلاق اور مزاج سے قبلہ عالمؒ کی تربیت کا پتا چلتا تھا کہ ان کی ایک نگاہِ حق نواز کتنا کام کر جاتی تھی کہ زندگی بھر انسان جادۂ مستقیم پر رہنے کی کوشش کرتا اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتا۔ یہ وہ واقعات ہیں جن کے آپ خود شاہد ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور پسماندگان جو ان کی اولاد

ہیں اور عقیدت مند ہیں انہیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

فقط　　　　　　　　　　　　　　　　والسلام

نوٹ : خط سنبھال کر رکھیں سب ایک ایک نقل پاس رکھیں۔

مکتوب نمبر ۲۲۹

احمدی جماعت کے اراکین ﴿گلہار کالونی﴾ کا خط۔

نمبر ۲۲۰ / ۹۳-۶-۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب بزرگوار قبلہ صادق صاحب جی السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ جناب کی بہت نیک نامی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہمارے چند احمدی گھرانے اگھار کالونی میں آباد ہیں۔ آپ کی مسجد کے امام نے بہت دکھ دینے والی بات کی ہے کہ لوگوں کو ہمارے خلاف جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کوٹلی کی عدالت میں پیش کر کے ہمارا لاؤڈ سپیکر بھی بند کروایا ہے اور اذان بھی بند کروادی ہے۔ چونکہ خاکسار کا مکان رہائش آپ کی مسجد کے ساتھ ہے۔ مولوی صاحب گندی اور گالی گلوچ والی کیسٹیں لگا کر مجھے سخت دکھ دے رہے ہیں۔ اگر جناب کلمہ اللہ پھیلانے والے، اذان دلوانے والے ہیں اور خدا

کے پیارے ہیں تو انصاف کر کے ہمارے دلوں کو بھی تسلی دیجئے۔ ہم قانون چاہے غلط ہو یا صحیح اس کی پابندی کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اسلئے مورخہ ۲۸/۷/۲ جون سے اذان بند کرادی ہے۔ آپ کے معلم صاحب کے عمل پر غور فرمایا جائے۔ ہم جناب کے مشکور ہوں گے اگر ہماری دادرسی کی گئی۔ غور فرمایا جائے جناب کی عین نوازش ہو گی۔

والسلام

خاکساران جماعت احمدیہ گلہار کالونی کوٹلی آزاد کشمیر معرفت سابق معلم مسجد شریف گلزار احمد گلہار کوٹلی آزاد کشمیر

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۵۔۷۔۹۳

جانب گلزار احمد صاحب

آپ کا خط ملا، آپ کو علم ہو گا کہ بندہ نے اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے ملاقات کا سلسلہ کافی عرصہ سے منقطع کر رکھا ہے۔ طبیعت ٹھیک ہو تو نماز ادا کرنے مسجد تک جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بندہ کو آپ کی مسجد کا علم ہے نہ اذان اور سپیکر کی خبر ہے اور نہ اس کیس کا پتہ ہے جس کا ذکر آپ نے خط میں کیا ہے۔ آپ کی تحریر سے ان باتوں کا انکشاف ہوا۔

یہ امر مسلم ہے کہ رائے اور عقیدے کے اختلاف سے کسی کو مفر نہیں مگر بندہ نے کبھی اختلاف کو وجہ مخاصمت بنایا نہ کسی کو اختلاف کی بناء پر اکسایا بلکہ ہمیشہ فتنہ وفساد پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔بندہ کا اصول صلح وآشتی ہے اور اس کی ترغیب سنگیوں کو دیتا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ بہت اچھی چیز ہے۔ شریف شہری کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔بندہ اس معاملہ کے قانونی پہلوؤں سے باخبر نہیں۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو ذمہ دار افسران کے نوٹس میں لائیں اور انہیں جائز قانونی تقاضے پورے کرنے کیلئے مجبور کریں۔ قانون کے احترام ہی سے فتنہ فساد کا سدباب ہو سکتا ہے۔اس درویش کا سرمایہ دعا ہے۔اللہ تعالیٰ مخلوق کو ہدایت کی راہ دکھائے اور اپنی پسندیدہ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ فقط

مکتوب نمبر ۲۳۰

سرمد عباسی صاحب

۲۸۸-جہاں زیب بلاک

اقبال ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور

خط کا خلاصہ

بخیریت گھر پہنچا طبیعت خراب ہو گئی تھی اب بحال ہے وہاں قیام کے دوران صحبت تو نصیب نہ ہو سکی البتہ دیدار نصیب رہا۔ یہ بھی مجھ جیسے آدمی کیلئے بڑی بات ہے۔ میرے لیئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی طور پر راہِ راست دکھائیں اور آخرت کی کامیابی نصیب ہو۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۵۔۷۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کلی عطا فرمائے اور دین سے وابستگی کے سلسلے میں جس خواہش ارادے اور عزم کا آپ نے خط میں اظہار کیا ہے اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بندہ کا کام کوشش وجہد ہے ہدایت من جانب اللہ ہے۔ ہر چند کہ کوشش رائیگاں نہیں جاتی اس ذات کے فضل سے بار آور ہوتی ہے۔ اس کوشش کے نتیجہ کے طور پر جب دین کی طرف میلان طبع پاؤ اور اس کے اثرات دل کی گہرائی میں محسوس کرو تو اس ذات کا شکر ادا کرو۔ شکر سے مراد احکام الٰہی میں مزید انہماک ہے۔ حسن عمل کا معیار اخلاص پر ہے اور اخلاص نام ہے اس محبت کا جو بندہ کو اپنے مقصد سے ہوتی ہے۔ الہٰذا مومن کا مقصد

رضائے الٰہی کا حصول اور حضور ﷺ کی کامل اتباع پر منحصر ہے۔ اس پہلو سے جتنی کوشش کریں گے قربِ الٰہی کے باب وا ہوتے جائیں گے۔ یہ کام آپ ہر ماحول، ہر حال اور ہر جگہ انجام دے سکتے ہیں۔ کسی مخصوص مقام کی ضرورت نہیں کیونکہ یادِ الٰہی کا فکر جب لازمہ حیات بن جاتا ہے تو وہ جگہ اور مقام کا محتاج نہیں رہتا۔ بقول اقبالؒ ؎

حاضریم و دل بغائب بستہ ایم
پس ز پند این و آن وارستہ ایم

آپ نے جن جسمانی عوارضات کا ذکر کیا ہے ان کے دفیعہ کی کوشش کریں۔ دربار عالیہ گلہار تک سفر آپ جانتے ہیں دشوار گزار اور تکلیف دہ ہے۔ ایسی حالت میں سفر کا خطرہ مول نہ لیں۔ مبادا تکلیف مزید بڑھ جائے۔ رہی دعا تو بندہ عاجز دعا میں کوتاہی نہیں کرتا۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۳۱

محمد الیاس کیانی
کیانی جنرل سٹور بینک روڈ نزد رکشہ سٹینڈ
مظفر آباد آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

۸۸ء میں کاروبار شروع کیا پہلے اچھا خاصہ کاروبار رہا لیکن اب حالات یکسر بدل گئے ہیں۔ سود پر بنک سے رقم لی ہے۔ گزارہ مشکل سے ہوتا ہے۔

کیا میرے حالات تبدیل ہوسکتے ہیں؟ حالانکہ میں اچھے خاصے وظائف بھی پڑھتا ہوں لیکن مایوسی ہی مایوسی ہے وغیرہ وغیرہ

دربار عالیہ سے جواب

۱۹۹۳۔۷۔۶

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ کے حالات کا علم ہوا۔ پتا چلتا ہے کہ کسی عقیدت مند نے اپنی عقیدت کی بناء پر بڑھا چڑھا کر بات کی ہے۔ اور آپ کو بندہ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ یقین جانیں بندہ عاجز و مسکین ہے اور کوئی کمال نہیں رکھتا کہ کسی کے کام آسکے۔ صحت اور طبیعت بھی بندہ کی راہ میں حال ہیں۔ عرصہ سے احباب سے ملاقات کا سلسلہ ترک ہے۔ آپ کے قرب وجوار میں کئی باکمال اللہ والے موجود ہیں۔ ان سے رابطہ مفید رہے گا۔ آپ جو کچھ پڑھتے ہیں وہ بھی نفع سے خالی نہیں۔ بعض اوقات اثرات مرتب ہونے میں دیر لگتی ہے۔ اور اس میں کوئی اللہ تعالیٰ کی حکمت کارفرما ہوتی ہے۔ عسر اور یسر کا انسانی زندگی

سے گہرا تعلق ہے اور یہ تکوینی امور ہیں۔ جو براہ راست مشیت الٰہی کے تابع ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بڑھ کر انسانی زندگی کے احوال سے کون آگاہ ہے؟ وہ ہر وقت اور ہر آن اور ہر جگہ اپنے بندہ کے ساتھ ہے۔ یہ امر عقیدہ میں شامل ہونا چاہیئے کہ جس وقت انسان جس حالت میں ہو وہی اس کیلئے بہتر ہے۔ کیونکہ مخلوق کے حق میں خالق سے بڑھ کر کون مہربان ہے؟

آپ تقویٰ اور توکل کو شعار بنائیں۔ شدائد اور مصائب سے ہراساں نہ ہوں اور مایوسی کو دل میں جگہ نہ دیں۔ بعض اوقات ایسے حالات انسانی استقامت کیلئے امتحان ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے استقامت کا مظاہرہ کیا اور اس کی ربوبیت پر کامل بھروسہ رکھا تو انشاء اللہ یہ بادل چھٹ جائیں گے۔ وہی کارسازِ حقیقی ہے۔ ادھر ہی متوجہ رہیں اور اسی سے امید کا دامن وابستہ رکھیں۔ اس کی رضا کی تلاش میں رہیں کیونکہ وہی قضاء کی ہر برائی سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ بندہ عاجز بھی دعا گو ہے۔ آپ کے حالات بندہ کے علم میں آچکے ہیں اب دوبارہ خط لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فقط   والسلام

مکتوب نمبر ۲۳۲

محمد معین قریشی صاحب

تحصیل و ضلع بھکر ﴿معرفت اقبال مند صاحب، بیوٹی سنٹر کوٹلی﴾

خط کا خلاصہ

میرا پوتا جس کی عمر ۲۰ سال ہے میٹرک میں زیر تعلیم تھا۔ عرصہ چار سال سے بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود بدستور بیماری قائم ہے۔ مالیخولیا اور دیوانگی کے اثرات نظر آتے ہیں۔ یہاں بھکر میں ایک صاحب نے آپ کی طرف رجوع کا کہا ہے اور سو فیصدی یقین دلایا ہے ۔ کوئی تعویذ یا ورد فرمائیں یا بچے کو آپ کی خدمت میں حاضر کریں۔ بچے کے والد کا نام محمد قاسم ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۹۹۳۔۷۔۱۰

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اتنی بات نہیں جس کا آپ نے خط میں اظہار کیا ہے۔ کسی عقیدت مند نے مبالغہ سے کام لیا ہے اور آپ کو ترغیب دلائی ہے۔ صاحبزادے کو یہاں لانے کی ضرورت نہیں۔ بندہ بڑا کم آمیز ہے اور کچھ عرصہ سے صحت کی خرابی کی وجہ سے

ملاقات کا سلسلہ تقریباً ترک ہے۔

ایک ہزار ۱۰۰۰ بار "یاسلام" کا ختم روزانہ پڑھیں اوّل آخر گیارہ ، گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ مفہوم ذہن میں رکھ کر توجہ سے پڑھیں۔ اگر ہنگام سحر گاہی نصیب ہو تو زیادہ اچھا ہے کیونکہ یہ لمحات بڑے بابرکت ہوتے ہیں اور ان کی بڑی تعریف آئی ہے ورنہ دن کے کسی حصہ میں جب سکون میسر ہو پڑھیں۔پانی پاس رکھیں اسے دم کر کے بچے کو پلائیں۔

اللہ تعالیٰ کے اسم میں بڑی برکت ہے اگر بچے کی طبیعت تعویذ استعمال کرنے پر مائل ہو تو لکھیں آپ کو تعویذ بھی بھیج دیئے جائیں گے۔بندہ عاجز بھی بچے کی صحت کیلئے دعا گو ہے۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و فروتنی کا دامن پھیلائے رکھیں۔والدین کی دعا اولاد کے حق میں اکسیر ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۳۲

مولوی دوست محمد صاحب
جامع مسجد پولیس لائن، فیصل آباد

خط کا خلاصہ

اس سے قبل بندہ نے عرض کیا تھا کہ بیعت فرمائیں لیکن جناب نے جواباً فرمایا تھا کہ فیصل آباد میں بہت سی بزرگ ہستیاں ہیں ان سے رابطہ کریں۔ حضور میرا خیال ہے کہ صرف آپ سے بیعت کروں۔ لہٰذا درخواست ہے کہ اس دفعہ خالی نہ لوٹایا جائے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۶۔۷۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، بیعت سے مراد نیک کام کرنا ہے۔ نیک کام سے مراد احکام شریعہ کی اتباع ہے۔ آپ یقیناً نماز کی پابندی کرتے ہوں گے۔ فی الحال اپنے روزمرہ کے معمولات میں مندرجہ ذیل چیزوں کا اضافہ کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ ہر نماز کے ساتھ سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار اور درود شریف صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ۱۱ بار پڑھیں۔ اگر وقت فرصت دے تو یہی درود شریف کامل توجہ سے تنہائی میں بیٹھ کر دل کی طرف دھیان دیکر ۱۱ صدبار روزانہ پڑھیں۔ دل کی طرف دھیان سے مراد ہے کہ آپ خیال کریں کہ دل کی تختی سیاہ ہے اور اُس پر سفید رنگ سے یہ درود شریف لکھ رہے ہیں۔ اگر آپ نے حسبِ ہدایت محنت کی تو انشاء اللہ فائدہ

ہو گا۔ درود شریف کا پتہ بھی ارسال ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۳۴

محمد ارشاد خان

صدر معلم ہائی سکول رہاڑہ، ضلع پونچھ

خط کا خلاصہ

آپ کی خدمت میں حافظ صاحب کے حصول کیلئے حاضر ہوا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ مفتی صاحب راولاکوٹ سے رابطہ کریں۔ وہاں گیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ سے گزارش ہے کہ بچّوں کا وقت ضائع ہو رہا ہے فی الوقت ہم ۵۰۰ روپے وظیفہ دے سکتے ہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۵۔۷۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے لکھا ہے کہ مفتی صاحب نے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ مفتی صاحب اس سلسلہ میں حق بجانب تھے کیونکہ ان کے پاس کوئی حافظ نہ تھا۔ البتہ آپ انہیں کہتے کہ آپ کو حافظ مہیا کر دیں تو وہ اپنے اثر و رسوخ اور تعلقات کی بناء پر کوشش کرتے۔ ان کا

بھائی اور بھتیجا بھی حافظ ہیں۔ اس کے علاوہ کئی دیگر حفاظ کرام ان کے علم میں ہیں۔ جہاں تک دربار عالیہ کا تعلق ہے اس وقت کوئی حافظ موجود نہیں جو آپ کو مہیا کیا جاسکے۔ بہتر ہے کہ آپ مفتی صاحب سے رابطہ رکھیں ان کی کوشش سے حافظ صاحب میسر آجائیں گے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۳۵

محمد یوسف صاحب ﴿گورا﴾ کا خط

احمدیہ جماعت گلہار کالونی

اس قسم کا ایک خط گلزار احمد صاحب کی طرف سے محررہ ۹۳۔۶۔۲۹ ملا تھا جس میں حافظ صاحب کے متعلق شکایت تھی۔ اس خط میں بھی اسی قسم کا مواد ہے اور حافظ صاحب پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ہمیں اذان نہیں دینے دیتے اور پولیس کی مدد سے ہمارا لاؤڈ سپیکر اتار دیا ہے۔ میں مسجد سے تین منٹ کے فاصلہ پر رہتا ہوں۔

دربار عالیہ سے جوابی خط

۲۳۔۷۔۱۹۹۳

محترم محمد یوسف صاحب ﴿گورا﴾

آپ کا خط بصیغہ رجسٹری ملا، مندرجات کا بغور مطالعہ کیا۔ اس موضوع پر زیر نمبر ۲۲۹ مورخہ ۲۹۔۶۔۹۳ گلزار احمد صاحب نے بھی بصیغہ رجسٹری خط بھیجا تھا۔ اس فقیر نے جواب میں اپنا مؤقف اور نقطہ نظر بالتفصیل بیان کر دیا تھا۔ اسے ملاحظہ کر لیں۔ معلوم نہیں دوبارہ اسی شکایت کے اعادہ کی ضرورت کیوں ہوئی۔ آپ نے اپنے خط میں کچھ سوالات بھی اٹھائے ہیں۔ عرض یوں ہے کہ بندہ مفتی ہے نہ محتسب نہ کوتوال۔ آپ تین منٹ کے فاصلے پر رہتے ہوئے بھی اس کے نام سے ناواقف ہیں جس کے خلاف آپ کو شکایت ہے تو بندہ عاجز کے پاس سینکڑوں حضرات مختلف طبائع اور مزاج کے آتے ہیں بندہ ان کی ضمانت دے سکتا ہے نہ ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔ قانون سب کا محافظ ہے اگر کوئی شخص قانون شکنی کرتا ہے یا قانونی حدود سے تجاوز کرتا ہے تو آپ قانون کو آواز دیں اور اس سے مداوا ڈھونڈیں سب کیلئے یہی عافیت کی راہ ہے۔ اگر آپ کو کوئی شکایت ہے تو اس کا جائز ازالہ قانون ہی کر سکتا ہے۔ آپ قانون کا تعاون تلاش کریں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۳۶

حاجی عبدلکریم صاحب، حاجی منظور احمد صاحب

معرفت حوالدار محمد صدیق دوکاندار کھوٹہ

تحصیل حویلی ضلع باغ آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

تحصیل حویلی میں ایک عظیم الشان مسجد کی ضرورت ہے جس کی تعمیر کیلئے علاقہ کے دیندار مگر سفید پوش حضرات میں استطاعت نہیں۔ خدا رب العزت آپ کے ذریعہ اس عظیم کام کا آغاز اور تکمیل فرمائے۔ ہمارا ایک وفد بھی عنقریب حاضر ہو گا۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۴۔۷۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تو خود اسباب پیدا کردے گا۔ بندہ بھی دعا گو ہے۔ اس نیک مقصد کیلئے آپ اپنی بساط بھر کوشش جاری رکھیں۔ اخلاص رائیگاں نہیں جاتا۔ وہ ذات انشاء اللہ ضرور کامیابی سے ہمکنار کرے گی۔

بندہ کے سلسلہ میں جس حسنِ ظن کا آپ نے اظہار فرمایا ہے

بات اتنی نہیں ہے کسی سنگی نے عقیدت کی بناء پر بڑھا چڑھا کر کچھ بیان کر دیا ہو گا۔ آپ یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں۔ بندہ دوست احباب سے ملاقات کے بارہ میں مجبور ہے۔ دور سے آنے والے سنگیوں کو مایوسی ہوتی ہے اور بندہ کو اس کا دکھ۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۷

بابا حفیظ الرحمٰن صاحب
معرفت رحمان میڈیکل سٹور
پوسٹ آفس خیر پور تمی والی، ضلع بہاولپور پنجاب

خط کا خلاصہ

نقشبندی سلسلہ طریقت میں بیعت ہوں۔ میرے شیخ فوت ہو چکے ہیں میں پیر کریاں بھی گیا اور ادھر بھی آنا چاہتا ہوں اور کہیں سے بیعت ہونا چاہتا ہوں اجازت فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا تفصیلی خط ملا، حالات کا پتہ چلا۔ ہمارے خیال کے مطابق

آپ کی بیعت جہاں ہے وہی کافی ہے اور انہوں نے جو اوراد و وظائف بتائے ہوئے ہیں وہی پڑھتے رہیں اور اگر انہوں نے درج ذیل دو ختمات بتائے ہوئے ہیں تب بھی اور اگر نہیں بتائے ہوئے تو ہماری طرف سے اجازت سمجھ لیں اور پڑھا کریں :

﴿۱﴾ ختم شریف حضرت مجدد الف ثانیؒ

﴿۲﴾ ختم شریف پیرانِ پیرؒ

آپ نے اچھا کیا کہ ادھر آنے کی بجائے بذریعہ خط رابطہ کیا۔ کیونکہ یہاں کا سفر پہاڑی اور دشوار گزار ہے اور ہماری صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی اس لیے ملاقات بھی بہت کم ہوتی ہے اور آنے والے کو ملاقات نہ ہونے کا افسوس ہوتا ہے۔ ہم دعاگو رہتے ہیں اور دعا دور نزدیک سے یکساں ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۳۸

M. Afzal Rahman Khan

Da-Rus-Salam 273 Montague Road

Smethwick, W.Mids U.K. B66 4PS

خط کا خلاصہ

ہندوستان میں سی پی ایک صوبہ تھا جس کے اب زبان کے لحاظ سے ٹکڑے ہوگئے ہیں اور یہ جگہ مہاراشٹر بمبئی کے صوبے میں شامل ہوگئی ہے۔ یہاں مرہٹے زیادہ رہتے ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد منظّم سازش سے مسلمانوں کو کاروبار اور ملازمت سے محروم رکھا جارہا ہے۔﴿میرے بھانجے کی اطلاع کے مطابق﴾ علاقہ میں مسجد نہ ہونے کی وجہ نئی نسل دین سے بے بہرہ ہے کلمہ تک نہیں آتا۔ مدرسہ / مسجد کی اشد ضرورت ہے تاکہ مسلمانوں کو بے دین ہونے سے بچایا جائے۔ اگر اجازت ہو تو عرض کروں کہ حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کیلئے صدقہ جاریہ اور ایصال ثواب کیلئے مسجد بناکر ان کے ثواب کیلئے وقف کردیں۔ زمین کی قیمت / مسجد / مدرسہ اس کی مستقل آمدنی کیلئے تخمینہ آپ کو اندازہ ہے۔ براہ کرم اس معاملہ میں جلد اپنی مدد و راہنمائی فرما کر مشکور فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۱۔۸۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ کا منصوبہ نظر سے گزرا۔ اچھی سوچ ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکی اور نیک کاموں کی توفیق دیں۔ پاکستان اور ہندوستان

کے حالات میں تفاوت ہے۔ بندہ اندازہ نہیں کر سکتا کہ وہاں کی زمین کی کیا قیمت ہے۔ مستری و مزدور کس شرح پر میسر آتے ہیں۔ یا اس بستی میں مسلم آبادی کتنی ہے؟ ان معلومات کے بغیر لاگت کا تخمینہ لگانا مشکل ہے۔ آسان حل یہ ہے کہ آپ اپنے بھانجے کو لکھیں کہ وہ مسلم آبادی کا اندازہ لگا کر نمازیوں کی متوقع تعداد کے پیشِ نظر جبکہ ۳ فٹ میں دو نمازی کھڑے ہوتے ہیں وہ طے کرے کہ کتنی بڑی مسجد کی ضرورت ہو گی۔ بہتر رہے گا کہ مسجد کا ہال '30'X45 ہو جس کی دونوں جانب ایک ایک حجرہ '10'X30 کا ہو۔ یہ حجرے درویشوں کیلئے بھی فی الحال کفایت کر جائیں گے۔ مسجد کا صحن بھی '45 لمبا ہو۔ مسجد اور حجروں کے سامنے '10 برامدہ ہو "12'X18 کی چار دوکانیں مسجد کی ضروریات کیلئے کافی ہوں گی۔ آپ اپنے بھانجے سے کہیں کہ وہ ان ضروریات کو پیش نظر رکھ کر کسی تجربہ کار ٹھیکیدار سے تخمینہ لاگت لگا کر آپ کو بھیج دے۔

جس سر زمین میں آپ رہتے وہاں آپ کو علم ہے کہ لوگ رفاہی اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ اس ماحول میں پیسہ ان کیلئے مسئلہ نہیں۔ البتہ انہیں اس امر کا احساس دلایا جائے اور ان میں اعتماد پیدا کیا جائے کہ یہ فلاحی اور رفاہی کام ہے تو وہ دریغ نہیں کرتے۔ آپ کی ذات ایسا احساس دلانے کیلئے موزوں ہے۔ پیسہ آپ کیلئے مسئلہ

نہیں رہے گا۔ یوں بھی نیکی کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی تائید کچھ اس انداز سے آتی ہے کہ انسان کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ بندہ بھی دعاگو ہے اور اس عاجز سے بھی اگر کچھ بن سکا تو دریغ نہیں کرے گا۔ البتہ بندہ کی کمزوری سے آپ بھی واقف ہوں گے پرائے تو پرائے اس عاجز نے کبھی اپنوں کو بھی اعتماد میں لے کر کسی حاجت کا اظہار نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں بندہ کو معذور جانیں۔ والسلام

مکتوب نمبر ۲۳۹

ماسٹر ملک کبیر الدین صاحب

محلّہ ملکاں سیکٹر نمبر ۶، ڈڈیال آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

میں تین سال کا ہوں۔ ابھی تک میری شادی اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ میں نے سنت رسول رکھی ہوئی ہے۔ جہاں جاتے ہیں داڑھی کی وجہ سے انکار کر دیتے ہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۱۔۸۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، پریشانی کا علم ہوا۔ ثابت قدم رہیں آپ

کے عزم اور حوصلے کا امتحان ہے۔ ہو سکتا ہے کچھ اور آپ کو اس آزمائش سے گزرنا پڑے۔ آپ کو اعتماد ہونا چاہیئے کہ وہ آقائے نامدار ﷺ جن کی سنت کی پیروی میں آپ پریشان ہو رہے ہیں آپ کو مایوس نہیں ہونے دیں گے۔ اس ساری کائنات کا وجود ہی تو آپ کی ذات کا مرہون منت ہے۔ پامردی کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر صورت پیدا کریں گے۔ آخری دور میں سنت پر چلنے کی دشواریوں کی نشاندہی تو خود رسالت مآب ﷺ نے کردی ہے۔ اگر ہو سکے تو آپ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور درمیان میں ایک ہزار بار "یاودود" توجہ اور خلوص سے روزانہ وقت مقرر کر کے پڑھتے رہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۰

ماسٹر محمد اکرم صاحب

کلاتھ مرچنٹ، دینہ چکیاں بازار لالہ موسیٰ، ضلع گجرات

خط کا خلاصہ

۹۳۔۸۔۷ کو آپ کے دربار میں حاضر ہوا لیکن وہاں موجود مولوی صاحب نے مختلف سوالات کیئے کس لیے آئے ہو کہاں سے آئے

ہو؟وغیرہ۔ الغرض ان کا رویہ منفی تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ ادھر کس لیے آئے ہو بذریعہ خط رابطہ کر لیا کرو۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۱۔۸۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ کو خادم سے متعلق شکایت ہے اور بندہ کو اپنی کیفیت کا احساس ہے کہ شاید کسی عقیدت مند کی تحریک پر آپ کو یہ پریشانی دیکھنی پڑی۔ یہ بندہ عاجز تو خود عاقبت کے خوف سے گھلا جارہا ہے دوسروں کی کیا دستگیری کرے گا۔ عقیدت مندوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ مبالغہ سے کام لیں اور حق کے متلاشی حقیقت جان کر ناحق تکلیف اٹھاتے ہیں کسی کی کوشش رائیگاں نہیں جاتی۔ کوشش جاری رکھیں۔ ادھر آپ کے علاقے میں بڑے بڑے اللہ والے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کوئی بستی خالی نہیں رکھی۔ بھروسہ رکھیں قدرت ادھر ہی اسباب پیدا کر دے گی۔

خادم ﴿مولوی صاحب﴾ کی جس بے رخی نے آپ کو رنجیدہ کیا اس کا منشاء ہرگز یہ نہ تھا جو آپ نے سمجھا۔ آپ پہلی بار آئے ہیں ان کی گفتگو آپ کیلئے غیر مانوس ثابت ہوئی وہ آپ سے معلومات لے کر بندہ تک پہنچانا چاہتا تھا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آج سے چند سال پہلے

سنگیوں کے ساتھ دن میں دوبار نشست ہوتی تھی اور بعض اوقات تین بار مگر جب سے صحت خراب ہوئی ہے یہ معمول ترک ہو گیا ہے۔ مہمان کے آنے کی خوشی ہوتی ہے اور اس بات کی کوشش ہوتی ہے کہ مہمان کی خیر خیریت دریافت کی جائے اور حسب استطاعت خدمت کی جائے۔ رہی ملاقات تو اب صحت ٹھیک ہو تو بندہ مسجد میں نماز ادا کرتا ہے اور سنگی حضرات اور دیگر احباب دیکھ لیتے ہیں۔ اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ بندہ ہر ایک کیلئے خلوصِ دل سے دعا کرتا ہے۔ بندہ میں نہ تو ایسا کمال ہے کہ وہ کشف و کرامات کے ذریعے دوسروں کی نشاندہی کر سکے کہ آپ کا فیض فلاں بزرگ کے پاس ہے اور نہ خود بجز عاجزی کے کوئی دعویٰ رکھتا ہے۔ بندہ کے بزرگوں نے اپنے وقت میں محنت کی اور لوگوں میں احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ یہ ان کی بزرگی کا ثمرہ ہے کہ لوگ اس بندہ عاجز کے پاس بھی آجاتے ہیں اور بندہ بھی اپنے سلف صالحین کے توسط سے ان کیلئے دعا کرتا ہے۔ خط گاہے گاہے پڑھا کریں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۱

رفاقت صاحب

معرفت توشی دوکاندار مکان نمبر F-124 گلی نمبر 5

میاں میرؒ کالونی، لاہور کینٹ نمبر 31

خط

جناب قبلہ حضرت خواجہ صاحب مد ظلہ العالی

اسلام علیکم!

جناب قبلہ صاحب میں بی اے کا طالب علم تھا۔ آپ کے کسی مرید کی فیض صحبت نے مجھے ذکر قلبی کی طرف لگا دیا۔ میں حضرت میاں میرؒ کے آستانہ پر جاتا اور ذکر قلبی کرتا۔ ہوتے ہوتے پھر چلتے اٹھتے بیٹھتے سفر کرتے ذکر قلبی کرتا رہتا۔ پھر مزید میں نفی اثبات میں حبسِ دم کرنے لگا۔ حضرت میاں میرؒ کے آستانہ پر ان کی آرام گاہ کے قریب بیٹھ جاتا ہوں اور روزانہ تا دیر حبسِ دم میں مشغول رہتا ہوں۔ انوار و تجلیاّت کا ورود ہونے لگتا ہے اور اللہ کا ذکر قطعی طور پر پیوست رہتا ہے۔ مراقبہ میں میری کئی دفعہ یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ایک سیکنڈ میں لاکھوں میل کا فاصلہ روحانی طور پر طے کر لیتا ہوں یہ سب کچھ ایک کامل راہبر کے بغیر

ہو رہا ہے۔ مجھے اب خطرہ ہے کہ رجعتِ قبر میں نہ پھنس جاؤں۔ اس سلسلے میں میری راہنمائی فرمائیں تاکہ میں روحانی زندگی میں آگے بڑھتا جاؤں۔

کدھرے نظر نہ آوے کوئی بھرے پیالے والا

جے دسے تاں نائیں ناہک گھٹ نوالہ

فقط

ایک پریشان حال اور آپ کی نظر کرم کا محتاج

رفاقت علی ولد نذیر احمد

دربار عالیہ سے جواب

۲۲۔۸۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، کیفیت نظر سے گزری۔ حالات اچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ذوق و شوق دیں۔ بندہ عاجز آپ کی روحانی ترقی کیلئے دعا گو ہے۔ اصل چیز حال، کشف و شہود اور مواجید نہیں شریعت حقہ ہے۔ خیال رہے کہیں ان کی طلب و تلاش میں شریعت کا دامن ہاتھ سے نہ نکل جائے یہ سب کچھ شریعت ہی کے ثمرات ہیں۔ شریعت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ جن صاحب نے آپ کو یہ وظیفہ بتایا ہے ان سے ہی اپنی کیفیات بیان کریں۔ ہو سکتا ہے وہ اس سلسلہ میں

مزید راہنمائی کریں۔ شریعت کی کامل اتباع ہی سعادت دارین ہے۔ پوری توجہ احکام شریعت کے بجالانے پر صرف کریں۔ یہی اصل دولت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا مضمر ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۲

محمد خورشید قریشی ہاشمی، ماہر مضمون بیالوجی
گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کوٹلی ستیاں
تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی

خط کا خلاصہ

جمعۃ المبارک ۱۳ اگست کو گلہار شریف میں حاضر ہوا تھا۔ دیر سے پہنچنے پر ملاقات تو نہ ہو سکی البتہ صاحبزادہ صاحب سے جمعہ کا خطبہ سنا اور آپ کی زیارت سے فیض یاب ہوا۔ ایسا نظارہ ادب کہیں دیکھا نہ سنا۔ جتنی خاموشی، اخلاص اور للّٰہیت وہاں نظر آئی وہ کہیں نہ پائی اور اس پر طرہ یہ کہ آنجناب کا اخلاص، بُردباری، سادگی اور شفقت سب کچھ ملاحظہ کیا اور دل نے یہ سطور لکھنے پر مجبور کیا۔ میرے والد صاحب بگھار شریف تحصیل کھوٹہ سے مرید ہیں اور میں اب آپ کے پاس اس سلسلہ

میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ والدین کی بیماری کیلئے دعا فرمائیں اور قرض کے سلسلہ میں پریشان ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۲۔۸۔۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ان کیلئے شکر گزار ہیں۔ یہ بندہ عاجز آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ جن پریشانیوں کا آپ نے مکتوب میں تذکرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ وہ دور فرمائیں۔ دنیا خود عارضی ہے اور اس کے مسائل بھی عارضی ہیں۔ اگر آج تکلیف ہے تو کل راحت ہوگی۔ حالات کو اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کے سپرد کر دینا چاہیئے اور خود اس امر کی فکر کرنی چاہیئے کہ شریعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ احکام شریعت کی پابندی کریں یہی اصل سرمایہ حیات ہے۔ اس میں سعادت دارین اور سکون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پسند اور ناپسند کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس کی پسند کے کاموں میں لگے رہیں تاکہ اس کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو۔ بیعت کے سلسلہ میں بگھار شریف بندہ کے نزدیک بہتر ہے۔ ایک تو مقام آپ کے نزدیک ہے دوسرے وہ اسی سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ ہیں۔ شریعت کے پابند اور روحانی کمال کے وارث ہیں۔ آپ کی خاندانی نسبت

پہلے بھی وہاں ہے۔ آپ بھی اُس گھر کی غلامی اختیار کریں ایک تو گلہار دور ہے دوسرے بندہ عاجز خرابی صحت کی وجہ سے سنگیوں سے ملاقات کرنے سے مجبور ہے اور طریقت میں صحبت کو بڑا دخل ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۳

راحت خلجی صاحب

مقبول پارک دھرم پورہ لاہور، 15 پاکستان

خط کا خلاصہ

ہم دو دوست کوٹلی آئے تھے مختلف مساجد دیکھیں تو بہت خوب صورت لگیں۔ پوچھنے پر پتا چلا کہ گلہار شریف والے پیر صاحب کے حکم اور اجازت سے تعمیر ہوئی ہیں۔ خواہش کے باوجود ملاقات نہ ہو سکی۔ ہمارے خاندان میں کچھ ناراضگیاں ہیں اور شادی کے سلسلے میں بھی پریشانی اور معاشی پریشانیاں بھی ہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۹۹۳-۸-۲۲

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ ان سب دکھوں

اور دردوں کا علاج اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ اسی کے حضور اپنی عاجزی اور درماندگی کا اظہار کرو۔ وہ ذات اپنے کاموں کی حکمت سے واقف ہے۔ یہ بندہ عاجز بھی دعاگو ہے۔ نماز باقاعدہ پڑھو۔ تہجد کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دو اور اگر ہو سکے تو آیۃ کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کا ورد کثرت سے کریں۔ جتنا جتنا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بڑھتا جائے گا مصائب کی تلخی کم ہوتی جائے گی۔ اللہ والوں سے کوئی بستی خالی نہیں ادھر ہی کسی اللہ والے کو تلاش کر کے رابطہ قائم کرو۔ کاملین جو دنیا سے پوشیدہ ہو گئے ہیں ان کی آرام گاہیں بھی فیض کا مقام ہیں۔ داتا دربار حاضری دیا کرو۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۴

رفاقت علی صاحب

مکان نمبر E-124 گلی نمبر 5

میاں میرؒ کالونی لاہور کینٹ نمبر 13 پاکستان

خط کا خلاصہ

آپ کا خط ملا، ﴿ان کا پہلا خط اور اس کا جواب پچھلے صفحات میں

درج ہے۔ آپ کا خط میں وظیفہ بتانے والے صاحب کی خدمت میں لے گیا انہوں نے مجھے آپ کے پاس حاضر ہونے کا مشورہ دیا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۵-۹-۱۹۹۳

سلام مسنون! آپ نے اچھا کیا پوچھ لیا۔ بندہ کی صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ اس لیئے سنگیوں سے ملاقات کا سلسلہ تقریباً منقطع ہے۔ آپ لاہور سے آتے ملاقات نہ ہونے پر مایوسی ہوتی اور بندہ کو بھی اس کا قلق ہوتا۔ بندہ نے آپ کو جو نصیحت کرنی تھی سابقہ خط میں کر دی تھی اگر آپ کو اپنے احوال کے پیش نظر مزید راہنمائی کی ضرورت ہو تو ان صاحب سے رابطہ قائم کریں جن کی راہنمائی ان کیفیات کا باعث بنی۔ مکرر گزارش کی جاتی ہے کہ آنے کی تکلیف نہ کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۵

Niaz Ali s/o Abdullah

Tharkckourt Ave'Meir ST3 5Lx

Stoke-on-Trent Staffshire in U.K.

خط کا خلاصہ

بندہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی کا رہنے والا ہے۔ اس وقت انگلینڈ میں مقیم ہے۔ ابھی تک بیعت نہیں ہوا۔ یہاں پر کافی بزرگ ہستیاں موجود ہیں لیکن میں نے آپ کا نام سن رکھا ہے اور آپ ہی سے بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ بندہ کی عمر اس وقت ۷۰ سال ہے۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۵۔۹۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ عقیدت کی بات ہے جس طرح بزرگوں کے عقیدت مند مبالغہ سے کام لیتے ہیں جن کا ضمناً آپ نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے۔ اس لیئے بندہ عاجز کے عقیدت مندوں نے بھی بات بڑھا کر بیان کر دی ہو گی۔ آپ کا حسنِ ظن ہے ورنہ یہ بندہ عاجز خود اپنی عاقبت کی فکر میں پریشان ہے۔ آپ حق کے متلاشی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مایوس نہیں کریں گے۔ اس ذات کے حضور کسی کی محنت رائیگاں نہیں جاتی۔ بندہ بھی آپ کے حق میں دعا گو ہے۔

آپ نماز پنجگانہ کی پابندی کریں۔ ممکن ہو تو باجماعت پڑھیں۔ اس کے علاوہ بندہ کی طرف سے آپ کو اجازت ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھیں اور آخر

میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -لاالہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۱ بار پڑھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۶

پیر قاضی احمد جی، خطیب جامع مسجد غوثیہ
نئی آبادی ٹاہلی موہری راولپنڈی

خط کا خلاصہ

میری نسبت حضرت قبلہ پیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ چوراہی سے ہے۔ وہ وصال فرما چکے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ سے راہنمائی چاہتا ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ جن بزرگوں سے آپ نے نسبت کا ذکر کیا ہے ان کی نسبت آپ کیلئے کافی ہے۔ ان کے عطا کردہ اسباق کی پابندی کریں۔ بندہ عاجز بھی آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ جملہ احباب سے سلام۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۷

مولینا حق نواز صاحب

خط کا خلاصہ

کچھ پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ اگر میر پور تالاب والی مسجد میں مل جائے تو بہتر ہے۔ قاری صاحب انگلینڈ جا رہے ہیں۔ بغیر کسی پوچھ پچھ کے بخیریت گھر پہنچ گئے۔

دربار عالیہ سے جواب

۸۔۹۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ معاملہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔ آپ نے قبر کی کیفیت سے متعلق کوئی اطلاع نہیں دی۔ آپ نے لکھا ہے کہ تالاب والی مسجد کے قاری صاحب بیرون ملک جا رہے ہیں۔ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب جائیں گے۔

آپ اپنے حالات پر نظر ڈالیں۔ اگر طبیعت مائل ہو اور صحت بھی اجازت دے اور تدریسی کام انجام دینے کا شوق بھی موجود ہو تو دربار عالیہ گلہار جلد تشریف لائیں تاکہ یہاں ہی آپ کو کوئی تدریسی کام

تفویض کیا جائے۔ بھائی صاحب اور دیگر سنگیوں سے سلام

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۴۸۔

فاخرہ جاوید صاحبہ

مکان نمبر A/29 سیکٹر F-1 میرپور آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

وہم کی بیماری ہے۔ اکیلے سفر نہیں کر سکتی۔ اکیلے کمرے میں نہیں رہ سکتی۔ علاج کروایا لیکن شفا نہیں ہر وقت دل میں خوف رہتا ہے کوئی دوائی / وظیفہ / تعویذ ارسال فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۹۔۹۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سکون اور اطمینان عطا کریں۔ شفا عند اللہ ہے۔ بندے کا کام کوشش اور حیلہ کرنا ہے۔ آپ کو ایک وظیفہ ﴿سی وسہ آیات﴾ بھیجا جا رہا ہے۔ صبح اور شام اس کا معمول رکھیں۔ توجہ سے ایک بار صبح اور ایک بار شام کو پڑھیں۔ اس وظیفہ کی پابندی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ارضی اور سماوی

آفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ جن بھوت، سحر اور جادو وغیرہ کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ ایک تعویذ گلے کیلئے بھیجا جا رہا ہے۔ دھاگہ لمبا رکھیں تاکہ تعویذ دل کے متوازی آجائے۔ پینے کیلئے بھی تعویذ بھیجے جا رہے ہیں۔ ایک تعویذ صبح نہار منہ عرق گاؤزبان تین چار گھونٹ لے کر بھگولیں اور پھر اسے پی جائیں۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے "یا سلام" کا ورد رکھیں۔ بعض مربہ جات بھی تجویز کیئے جا رہے ہیں یہ بھی استعمال کریں۔

۱۔ مربہ آملہ　　۲۔ مربہ ہریڑ　　۳۔ مربہ سیب

۴۔ مربہ بہی　　۵۔ مربہ گاجر　　۶۔ گلقند دیسی گلاب

ہر ایک آدھ کلو

۷۔ گری بادام ایک پاؤ　　۸۔ چاول سونف آدھ پاؤ

۹۔ ورق چاندی ایک دفتری

مربہ جات سے بیج نکال کر یکجا کر لیں۔ گری بادام اور چاول سونف بھی باریک کر کے ان میں ملا لیں اور چاندی کے ورق کی دفتری بھی شامل کر لیں۔ اس کی ایک چمچ صبح اور ایک چمچ شام استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھیں اور اسی پر بھروسہ کریں۔ وہی کارساز حقیقی ہے۔ اپنے فضل سے آسانی پیدا کریں گے۔

راجہ صاحب نے اس بندہ عاجز سے متعلق مبالغہ سے کام لیا۔ یہ بندہ خود اپنے انجام کی فکر میں پڑا ہے۔ دعا کریں اس عاجز کا انجام بخیر ہو۔

والسلام فقط

مکتوب نمبر ۲۴۹

عاشق حسین صاحب

معرفت نیو ماڈرن آٹوز بھٹی مارکیٹ

تلہ گنگ روڈ چکوال

دربار عالیہ سے جواب

۱۸_۹_۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، مندرجات کا مطالعہ کیا۔ بندہ عاجز آپ کی دینی اور دنیوی بہتری کیلئے دعا گو ہے۔ آپ نے خط میں اپنی نسبت شریفہ کا حوالہ دیا ہے وہی نسبت کافی ہے۔ اسے مضبوطی سے تھامے رہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے "یک در گیر و محکم گیر" اس بھری دنیا میں لوگ اپنے جائزے اور پسند کے مطابق بہتر سے بہتر آدمی کی ہر روز نشاندہی کرتے رہیں گے۔ آپ کب تک توجہ کا مرکز بدلتے رہیں گے۔ سلوک میں ضروری ہے کہ ایک ہی جگہ توجہ مرکوز رہے اور ان ہی

کی راہنمائی اور اسباق کو وظیفہ زندگی بنائے رکھے۔ آپ اپنے بزرگوں کے اسباق کی پابندی کریں اور ان سے خط وکتابت بھی حسب ضرورت جاری رکھیں۔ حصول فیض کیلئے پختہ یقین کا ہونا ضروری ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۰

محمد فیاض راجہ

لیکچرار انٹر کالج ناڑ، کوٹلی

۱۳۔۹۔۹۳

بنام پروفیسر اکبر داد صاحب

میرپور ڈویژن کی اہم شخصیات کے عنوان سے کتاب مرتب کرنا چاہتے ہیں جس کیلئے قبلہ حضرت صاحب جی کے کوائف مع تصاویر درکار ہیں۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! آپ کا مراسلہ ملا، مندرجات کی روشنی میں حضرت صاحب سے بات ہوئی۔ آپ نے فرمایا راجہ صاحب نے ڈویژن کی اہم ترین شخصیات کے حالات قلم بند کرنے ہیں۔ پہلے ان کے حالات

قلم بند کر لیں بندہ ان کا جائزہ لینے کے بعد انشاء اللہ کوئی فیصلہ کرے گا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۱

محمد معصوم صاحب

۳۹ ایک پارک مزنگ لاہور

مکمل خط

بخدمت اقدس جناب محترم قبلہ پیر صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حالات واقعات نے اس نہج پر لا کھڑا کیا ہے کہ کسی چیز میں دل نہیں لگتا۔ کچھ عرصہ پہلے جو شوق لگن سبق اسباق میں اور نماز میں تھا بالکل مفقود ہے۔

یہ کون سے گناہ ہیں اور ان کا کفارہ کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ ہی ہمارے رہبر اور راہنما ہیں۔ آپ کا ادنیٰ تابع فرمان دعاؤں کا محتاج

محمد معصوم

دربار عالیہ سے جواب

۱۹۹۳-۹-۱۹

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ نے اس امر کی شکایت کی ہے کہ طبیعت عبادت کی طرف مائل نہیں۔ پہلے سا ذوق، شوق مفقود ہو گیا ہے۔ آپ خود اپنے حالات پر نگاہ ڈالیں اور دیکھیں کہیں دنیوی خواہشات نے تو آپ کے دل میں ڈیرہ نہیں جمالیا۔ دنیا کی پیاس ایسی ظالم ہے کہ کبھی نہیں بجھتی۔ ہر لمحہ ایک نیا مطالبہ سامنے موجود ہوتا ہے اور یہ صورت اس وقت ہوتی ہے جب نفس خادم سے حاکم بنادیا جائے۔ یوں بھی ایک حال میں رہنے والی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ماسویٰ اللہ ہر چیز تغیر پذیر ہے۔ آج عسر ہے تو کل یسر۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لقد خلقنا الانسان فی کبد۔ ساری عمر دقتوں اور کسی نہ کسی اعتبار سے مصیبتوں کا سامنا رہتا ہے۔ مگر مومن ہراساں نہیں ہوتا۔ عسر ہو یا یسر وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کی طرف منسوب کرتا ہے اور ہر حال میں اس کی نگاہ فاعل حقیقی کی طرف رہتی ہے۔ انسان کا کام بحدِ امکان تدبیر کرنا ہے۔ ناکامی اور کامیابی دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں۔ صحت کا بھی خیال رکھیں بعض اوقات صحت کی الجھن سے بھی ذوق و شوق ماند پڑ جاتا ہے۔ کسی

حکیم سے مشورہ کر کے مربہ جات کا استعمال کریں۔ بندہ عاجز آپ کی دینی اور دنیوی بہتری کیلئے دعا گو ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۲

رفاقت علی صاحب

مکان نمبر E/124 گلی نمبر 4

میاں میرؒ کالونی لاہور کینٹ نمبر 13

خط کا خلاصہ

آپ کے ارشاد کے مطابق اگر ملاقات نہیں ہو سکتی تو آستانہ عالیہ پر کیا حاضری کی اجازت بھی نہیں۔ اگر ملاقات کا شرف نہیں بخشتے تو نماز کے وقت زیارت تو ہو جایا کرے گی۔ بندہ کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔ بمہربانی اجازت دی جائے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۲-۹-۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ کو جو لکھا گیا تھا کہ آپ یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں اس کا مقصد یہ تھا کہ دور دراز ہونے کے علاوہ سفر دشوار

گزار ہے اور مالی لحاظ سے مہنگا ہے۔ ملاقات کا بھی واضح کر دیا تھا کہ اس کا انحصار طبیعت پر ہے جو اکثر دگرگوں رہتی ہے۔ سنگی ملاقات سے محروم رہتے ہیں جس کا بندہ کو افسوس ہوتا ہے۔ ان حالات کے باوجود اگر آپ آنا پسند کرتے ہیں تو بندہ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں۔

فقط   والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۳

محمد امین صاحب ساکن سیری مانک شاہ

ڈاک خانہ سیری تحصیل و ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

میں جناب والا کا عقیدت مند ہوں کیونکہ جس طرح خاموشی سے آپ دین کی خدمت کر رہے ہیں وہ نہ کسی نے کی ہے اور شاید نہ کر سکے۔

ہماری مسجد شریف "شیر شاہ دربار مانک شاہ مجواڑ" میں جو حافظ صاحب مامور ہیں وہ کافی عرصہ سے متنازعہ تقاریر کرتے ہیں۔ ۹۳-۹-۱۷ کو جمعہ کے دن انہوں نے الیکشن ﴿پاکستان﴾ کے حوالہ سے جماعت اسلامی کے قائدین کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کیئے

اور جہاد کشمیر کے حوالہ سے بھی جماعت اسلامی کے کردار کو محض نمائش قرار دیا اور برا بھلا کہا۔

حافظ صاحب شوق خطابت میں نماز جمعہ کو بھی لیٹ کر دیتے ہیں حالانکہ آپ کی مساجد میں نمازیں بروقت پڑھی جاتی ہیں۔ حافظ صاحب کی جواب طلبی تبادلہ کیا جائے اور انہیں اختلافی مسائل سے گریز کرنے کی ہدایت کی جائے۔ میری صحت کیلئے بھی دعا کریں۔

والسلام آپ کا مخلص

دربار عالیہ سے جواب

۲۶_۹_۹۳

سلام مسنون! آپ کا مراسلہ ملا، آپ نے امام صاحب سے متعلق کچھ شکایات کی ہیں۔ ان شکایات کا لب لباب یہ ہے کہ وہ اپنے جمعہ کے خطاب میں متنازعہ مسائل چھیڑتے ہیں۔ جماعت اسلامی اور اس کے قائدین کو ہدف تنقید بناتے ہیں اور شوق خطابت میں نماز جمعہ لیٹ کر دیتے ہیں۔ اس بندہ عاجز نے آئمہ مساجد کی راہنمائی کیلئے ایک مراسلہ جاری کر رکھا ہے۔ اس مراسلہ میں دربار عالیہ کا مؤقف پوری طرح واضح ہے اور انہیں اس امر کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس مراسلہ کی حدود سے تجاوز نہ کریں۔ امام صاحب سے رابطہ قائم کر کے اس مراسلہ کی شکایت

کا یقین کیا جائے گا۔ شکایت درست ہونے کی صورت میں مناسب تدارک کیا جائے گا کیونکہ آپ نے لکھا ہے کہ وہ کافی عرصہ سے ایسا کر رہے ہیں مگر دربار عالیہ تک یہ پہلی شکایت ہے جو پہنچی ہے۔

تاہم اس اصول سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ ہر عمل کا ویسا ہی ردعمل ہوتا ہے۔ موجودہ معاشرہ گروہ بندیوں اور فرقہ پرستیوں سے بھرا ہے۔ بعض گروہ اور فرقے سوادِ اعظم کے جذبات کا احساس کیئے بغیر سیاسی اور مذہبی معاملات میں ہر وقت بے وقت رائے زنی حق سمجھتے ہیں اور دوسروں کو ہمنوا بنانے کی کوشش کو مقدس فریضہ جانتے ہیں۔ حالانکہ ان کے خیالات، نظریات اور تاویلات سے ایک دنیا کو اختلاف ہوتا ہے مگر دوسرے کو اپنے عقیدے کے تحفظ کا حق دینا بھی گوارار نہیں کرتے اگر کوئی کلمہ ان کی منشاء کے خلاف عقیدے کے تحفظ میں کہہ دیا جائے تو ان کے آئینہ میں بال پڑ جاتا ہے اور بہ چیں بجبیں ہو جاتے ہیں۔

سیاست میں بھی دربار عالیہ کی پالیسی واضح ہے۔ عملی سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے اس لئے دربار عالیہ کسی سیاسی جماعت کا موید ہے نہ مخالف البتہ ہر اس جماعت کیلئے دل میں احترام ہے جو اسلام کی سربلندی اور سلف صالحین کی طرز زندگی کو اپنے منشور کا حصہ قرار دیتی

ہے۔ ہوسکتا ہے جس طرح آزاد کشمیر کی بعض سیاسی جماعتوں نے پاکستان میں اپنی اپنی حلیف جماعتوں کی انتخابی دوڑ میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے اور یہاں کی فضا کو بھی سیاسی رنگ دیا ہے۔ کسی فرد یا افراد کی طرف سے اس مہم جوئی میں سوادِ اعظم کے مسلّمہ عقائد کے خلاف کوئی بات ہوئی ہو اور امام صاحب نے عقائد حقہ کے تحفظ میں کچھ کہا ہو۔ تاہم مساجد میں اس کا حق کسی امام کو نہیں دیا گیا کہ وہ ایسی گفتگو کریں جس سے معاشرہ میں انتشار اور افتراق پیدا ہوتا ہو۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۴

حافظ محمد یونس صاحب چکوال

حال کھاریاں فلور ملز کھاریاں، ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بخدمت راہنمائے سالکاں، ہادی گم گشتگان، وسیلہ بے بساں، عالی جناب قاضی محمد صادق صاحب مدظلہ العالی، زیب آستانہ عالیہ مجددیہ نقشبندیہ، کوٹلی شریف اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مندرجہ ذیل سطور کو شرفِ مطالعہ سے نوازا جائے۔

عالی جناب امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ نے ایک مکتوب گرامی قصبہ سامانہ کے سادات عظام و قضاۃِ کرام کی طرف تحریر فرمایا۔ باعث اس مکتوب کا یہ ہوا کہ قصبہ مذکورہ کے خطیب نے خطبۂ عید میں اسماء خلفاء راشدینؓ کو ذکر نہ کیا۔

آپ نے مکتوب نمبر ۱۵ جلد دوم ﴿مطبع خاص مرتفوی دہلوی﴾ میں یوں رقم طراز ہیں:

آنکہ شنیدہ شُد کہ خطیب آں مقام
در خطبہ عید قرباں ذکر خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم
ترک کردہ و اسامی متبرکہ ایشاں رانخواندہ
در خطبہ عید قرباں ذکر خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم
وائے نہ یک بار کہ صدبار وائے
ذکر خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اگرچہ از شرائط خطبہ نیست
از شعائر اہل سنت است شکر اللہ تعالیٰ سَعْیَھُم

خلاصہ مکتوب یہ ہے کہ ذکر خلفاء راشدینؓ اگرچہ خطبہ سے تو نہیں ہے مگر ان خلفاء کے اسماء مبارکہ کا ذکر خطبہ میں خواہ خطبہ عید ہو یا خطبہ جمعہ ہو اہل سنت کے شعائر سے ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ عمل تمام آزاد کشمیر کی سنی مساجد میں آپ کے توسل سے نافذ ہوگا۔

فقط والسلام ۳۰ ربیع الاوّل

درباِر عالیہ سے جوابی خط

۲۶_۹_۱۹۹۳

سلام مسنون اللہ تعالیٰ غلطیاں اور کوتاہیاں معاف فرمائیں۔ بندہ آپ کی قیمتی راہنمائی پر شکر گزار ہے۔ انشاءاللہ اس پر عمل کرنے کی بساط بھر کوشش کی ہوگی۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۵

عبدالرحیم صاحب

210 Wexhan Road, Slough

SL2 5 JP U.K.

خط کا خلاصہ

میری پہلی دلی خواہش ہے کہ اس سال جناب صاحبزادہ محمد عبدالسلام صاحب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دیں۔ پہلے دربار

شریف جہلم جناب حاجی پیر صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی تو
انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ گلہار شریف اپنی خواہش کا اظہار کریں۔
بمہربانی میری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

عبدالرحیم سکنہ چھتران سنہسہ حال انگلینڈ

دربار عالیہ سے جواب

۲۸۔۹۔۹۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا، یاد آوری کا شکریہ، سوچ لیں اس سلسلہ میں آپ پر کافی بوجھ ہو جائیگا۔ کیونکہ اچھے خاصے اخراجات ہوتے ہیں۔ اگر آپ کے حالات اجازت دیں اور کوئی مشکل نہ ہو تو ایسا کریں۔ اپنے حالات کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کریں۔ آپ ہمیں بار بار لکھتے تو ہیں لیکن اپنے حالات کے متعلق بھی سوچ سمجھ لیں۔ اگر آپ کا پروگرام حتمی ہو تو اس سلسلہ میں آئیندہ جہلم دربار شریف ہی رابطہ رکھیں۔ اور ان کے والدین اور دادی صاحبہ سے اجازت لے کر پیش رفت کریں۔ ممکن ہے حج پالیسی کا اعلان بھی جلد ہی ہو جائے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۶

محمد فضل الرحمٰن صاحب، جہلم

خط کا خلاصہ

بخیریت گھر پہنچا۔ بروز جمعہ بوقت ظہر عزیز کا نکاح بخیر و خوبی جناب حاجی پیر صاحب مدظلہ العالی نے پڑھایا۔ چھور شریف سے بھی چھوٹے صاحبزادہ صاحب تشریف لائے جس کی مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ احسان صاحب کو یہ بات پسند نہ آئی اور وہ نالاں ہوئے وغیرہ

دربار عالیہ سے جواب

۲۹-۹-۹۳

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، حالات معلوم ہوئے خط میں آپ نے اپنی طرف سے بہت سی باتوں کا انکشاف کیا ہے۔ بہت افسوس ہوا آپ کو یاد ہو گا کہ ہم بہت پہلے سے آپ کو کہتے رہے ہیں کہ آپ اپنے جملہ معاملات میں راہنمائی کے لیئے اپنے پیرخانہ کی طرف رجوع کیا کریں۔ اس گھرانے سے آپ کے خاندان کا پرانا تعلق ہے۔ کبھی خط لکھ کر اور موقع ملے تو حاضر ہو کر دینی دنیاوی معاملات میں راہنمائی حاصل کیا کریں اور دعاؤں کی بھی درخواست کریں۔

ہمارے ساتھ آپ کی جو محبت و عقیدت ہے ہمیں اس کا احساس ہے ہم بھی آپ کیلئے دعائیں کرتے ہیں مگر آپ نے ہماری ان باتوں پر عمل نہیں کیا اور حالات یہاں تک پہنچ گئے۔ آپ جب کبھی دعوت دیتے ہیں آپ کے پیر خانہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی ضرور آجاتا ہے۔ پھر ان کی اسی جذبہ سے عزت افزائی بھی آپ کو کرنی چاہیئے۔ اب بھی نکاح کی رسم کے موقع پر وہاں سے صاحبزادہ صاحب آئے تو نکاح پڑھانے کیلئے انہیں ہی کہنا چاہیئے تھا وہ خود پڑھا دیتے یا کسی اور کو فرما دیتے۔ ایسی صورت میں حال یہی کچھ ہوتا ہے۔

اگر آپ شروع سے ہی ہماری باتوں پر عمل کرتے تو آج اتنے مجبور نہ ہوتے۔ آئیندہ کیلئے بھی اگر آپ ہمارا مشورہ مان لیں تو آپ کیلئے مناسب ہو گا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۷

محمد یعقوب ہاشمی صاحب

۸ ویلی روڈ ویسٹرج ۱، راولپنڈی پاکستان

خط کا خلاصہ

خط لکھنے کی تحریک اس وجہ سے ہوئی کہ چوہدری رشید صاحب اور چوہدری بشیر صاحب کمشنر میرپور نے بتایا کہ آپ نے ان سے اس احقر (راقم الحروف) کے بارے میں استفسار فرمایا۔ یہ بات میرے لیئے مسرت اور استعجاب دونوں کا باعث بنی۔ برادرم صدیقی صاحب نے بتایا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ کا بھی مشیت الٰہی کے تحت انتقال ہو گیا ہے۔ وہاں حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کرنا چاہتا ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۹-۱۰-۹۴

برادر محترم و مکرم جناب ہاشمی صاحب سلام مسنون! مکتوب ملا بڑی مسرت ہوئی۔ آپ کی یاد آوری کا شکریہ۔ یہ درست ہے کہ ماضی میں اکثر احباب سے آپ کا تذکرہ ہوتا رہا اور یہ جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ آپ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ آپ سے ملاقات کا شرف تو نہ ملا مگر آپ کے والد محترمؒ سے بندہ کی ملاقات ہوئی ہے وہ محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ صاحب روحانیت اور طریقت بزرگ تھے۔ اکثر طلباء اور اساتذہ نے ان سے روحانی نسبت پیدا کر کے فائدہ اٹھایا۔

بندہ کو ۱۹۴۷ء سے کچھ عرصہ پہلے آخری بار پونچھ جانے کا اتفاق

ہوا۔ سن یاد نہیں آپ کی تحقیق اور تفتیش پر چھوڑتا ہے۔ اس دن مولانا محمد یوسف صاحب آف پلندری غالباً چھ ماہ کی سیاسی نظر بندی سے رہا ہوئے تھے اور مسجد بنگیال میں ان کے استقبال کا اہتمام کیا جارہا تھا۔ آپ کے والد محترم سے جب بندہ کی ملاقات ہوئی تو آپ پھوہڑی پر مارخور کا مصلےٰ بچھائے تشریف فرماتھے۔ آپ مہندی استعمال کرتے تھے۔ یوں بھی خواجہ محمد اکبر علی ؒ صاحب جو والد محترم قبلہ عالم محمد سلطان عالم ؒ کے خلیفہ مجاز تھے سے اکثر ان کے متعلق معلومات ہوتی رہتی تھیں۔ خواجہ صاحب کا لائن کوٹلی راجوری کے رہنے والے تھے اور پیر صاحب ؒ سے اکثر ان کی ملاقات پونچھ میں رہتی۔

آپ کے خط سے مزید معلومات میں اضافہ ہوا۔ بہتر ہے آئندہ خط میں آپ اپنی مصروفیات اور بچوں کے اشغال پر بھی مختصر روشنی ڈالیں۔

جن احباب کا آپ نے خط میں ذکر کیا ہے ان سے آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ بندہ کی عرصہ سے صحت خراب ہے۔ پہلے نظر کی وجہ سے مجبوری اور معذوری رہی اب جسمانی نقاہت اور کمزوری نے ڈیرا جمالیا ہے اور ساتھ ہی طبیعت میں ایک گونہ بے قراری اور بے سکونی ہے۔ ایک وقت تھا کہ دن میں دو، دو۔ تین، تین دفعہ محفل جما کرتی تھی مگر

اب خوشی اور خواہش کے باوجود کسی سے ملاقات ممکن نہیں رہی۔اب صرف بشرط صحت نماز میں حاضری ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے اب بندہ احباب سے درخواست کرتا ہے کہ مراسلت کو ہی ذریعہ ملاقات بنائیں تاکہ تکلیف اٹھا کر آنے پر آپ کو مایوسی نہ ہو اور مجھے رنج۔

بندہ احباب کی سلامتی ایمان کیلئے دعا کرتا ہے اور احباب سے بھی یہی امید کرتا ہے۔اہل خانہ سے سلام

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۸

قاری محمد معروف صاحب

معرفت ڈاکٹر ظہور حسین صاحب ٹاہلیانوالہ، جہلم

خط کا خلاصہ

انسان کا اس دنیا میں آنا اور جانا اس کی مرضی کے مطابق نہیں ہے تو پھر ابتداء اور انتہا کے درمیان والی موت میں کون سا فعل اپنی مرضی سے کرتا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۷۔۱۱۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے لکھا ہے کہ انسان کا اس دنیا میں آنا اور جانا اس کی مرضی کے مطابق نہیں ہے۔ آپ کا نظریہ درست ہے۔ انسان اس واجب الوجود کی ایجاد سے موجود ہے اور اپنی ذات میں حادث، ممکن اور مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ حی اور قیوم ہونے کے ناطے خود حیات اور منبع حیات ہے۔ خود قائم بالذات ہے اور مخلوق کے قیام کا باعث ہے۔

آپ کا دوسرا سوال ہے تو پھر ابتدا اور انتہا کے درمیان والی موت میں کون سا فعل اپنی مرضی سے کرتا ہے۔

مسلمانوں کے ایک فرقہ نے اپنے آپ کو مجبور محض سمجھا جس نظریہ کا انعکاس آپ کے سوال میں پایا جاتا ہے تو اس فرقہ کو جبریہ کہا گیا ہے اور جس گروہ نے فعل مختار اور بااختیار جانا اسے قدوسیہ کہا گیا۔ اجماع امت نے ان دونوں کو افراط و تفریط کا شکار جانا۔ میانہ روی کا راستہ اہل سنت و جماعت کا راستہ ہے۔ انسان مجبور محض ہے نہ مختار مطلق بلکہ اس کے بین بین ہے۔ یہ ذہن میں رہنا چاہیئے کہ مبداء فطرت نے ہر انسان کو اچھی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ اسے اختیار دیا ہے کہ نیک کرے

یاد کرے۔ اللہ تعالیٰ جن چیزوں پر مؤاخذہ کرے گا ان کیلئے انسان کو اختیار اور ارادہ کی آزادی بخشی ہے۔ کتب مقدسہ اور انبیاء علیھم السلام کے ذریعہ اپنی پسند اور ناپسند نیکی اور بدی کی وضاحت کردی ہے۔ خالق کائنات نے انسان کو آزادی دے رکھی ہے کہ مختلف راہوں میں سے جس راہ کو چاہے انتخاب کرے۔ اس آزادی کا نام ارادہ ہے۔ چنانچہ انسان جب اس ارادہ اختیار سے غلط راہ اختیار کرتا ہے تو اس کو شر میں مبتلا ہو جانا کہتے ہیں۔ صحیح راہ اختیار کرتا ہے تو صاحبِ خیر کہلاتا ہے۔ واضح رہے کہ انسان اپنے ارادہ اختیار سے جو نسا راستہ اختیار کرنے لگتا ہے تو حق تعالیٰ اس کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔ اب کسی فعل کو انجام دینے کیلئے دو چیزوں کی ضرورت ہے :

(۱) ارادہ (۲) اسکو بروئے کار لانے کی صلاحیت اور قدرت

ارادہ کا تعلق بندے سے ہے اور اس کو بروئے کار لانے کی قدرت مہیا کرنا اللہ کا کام ہے۔ ارادہ نیک ہے تو ثمرات ثواب کی شکل میں نمودار ہوں گے۔ بد ہے تو عذاب کی شکل میں۔ یہی قانون مشیت ہے اور اسی کو قانون عدل و حکمت کہتے ہیں۔ انسان چونکہ مکلّف مخلوق ہے۔ اس کے مواخذہ کا انحصار اس کے ارادہ اور اختیار پر ہے۔ اگر ارادہ اور اختیار سے غلط کام لیتا ہے تو مستوجب مواخذہ ٹھہرتا ہے۔ بندے کا

یہی ارادہ کسب واکتساب کہلاتا ہے اور یہی درمیانہ راستہ ہے جو اہل سنت وجماعت کا راستہ ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۵۹

ڈاکٹر چوہدری محمد اکرم خرقانی

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، تحصیل چوک ساہیوال

خط کا خلاصہ

پانچ سال قبل میری شادی ہوئی۔ بیٹے کی شدید خواہش ہے۔ کافی بزرگوں سے دعائیں کروائیں۔ لیکن دو بیٹیاں پیدا ہو چکی ہیں اور تیسری دفعہ امید سے ہیں لیکن سکریننگ سے پتا چلا کہ بیٹی کی پیدائش متوقع ہے۔اب تو میرے عقیدے میں بھی تبدیلی آتی جارہی ہے۔ایک دوست سے آپ کا پتہ حاصل ہوا۔ خصوصی دعا کی التجا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۹۳_۱۱_۱۴

سلام مسنون! خط ملا، کسی عقیدت مند نے آپ کو بندہ کی طرف متوجہ کیا ہوگا۔یہ عقیدت مندوں کی اپنی خوش اعتقادی ہے۔

بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مراد پوری کریں۔ بیٹا یا بیٹی دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور وہی اپنے کام کی مصلحت سے آگاہ ہے۔ آپ اس کے حضور عجز وانکساری سے درخواست پیش کرتے رہیں۔ بندہ کو ان معاملات میں تصرف کا یارا نہیں خود اپنے انجام کی فکر میں غلطاں ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۰

Flt./Lt.Akhtar Nawabi.

Officers Mess, PAF Base Sargodha.

خط کا خلاصہ

میری عمر ۲۷ برس ہے دسویں جماعت میں پڑھتے ہوئے میں نماز کا شیدائی تھا پھر میں غلط سوسائٹی کی وجہ سے ایک بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اکثر پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ کافی عرصہ سے کسی کامل ہستی کی تلاش تھی لیکن کوئی بھی شخص مجھے متاثر نہ کر سکا۔ اب بھائی صاحب کی زبانی آپ کا تعارف ہوا اور میرا دل کہتا ہے کہ میری تکلیف آپ ہی ختم کریں گے۔ مسئلہ ایسا تھا کہ بھائی صاحب کو نہیں بتا سکتا ❊ انہوں نے آپ کی بیعت کی

ہے اس لیئے براہ راست خط لکھ رہا ہوں۔ مکمل اور سچا مسلمان بننا چاہتا ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۶۔۱۲۔۱۹۹۳

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ نماز کی پابندی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے تکلیف شرعی اپنے بندوں کیلئے اس انداز سے مقرر کی ہے کہ ان کی جملہ کمزوریوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ آپ ہر نماز تازہ وضو کر کے پڑھیں اور کپڑے بھی بدل لیں۔ "ہمارا اسلام" کتاب پڑھ لیں یا کسی عالم دین سے احتیاطی تدابیر پوچھ لیں۔ نماز ادا کرنے میں سستی نہ کریں۔ بندے اور اس کے مالک کے درمیان یہ واحد براہ راست رابطہ ہے اس کی اہمیت کو نہ بھولیں۔ ماضی پر ندامت اور شرمندگی کا اظہار اس کے حضور کریں اور آئندہ کیلئے نیکی کی توفیق طلب کریں۔ اس کی طرف رجوع کریں اور توبہ کثرت سے کریں۔ عفو درگزر اس ذات کا شیوہ ہے۔ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۴ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار اور درود شریف ۱۱ بار پڑھیں اور عجز وانکساری سے اس کے حضور اپنی پریشانیوں کی درخواست پیش کریں۔ بندہ بھی دعا گو ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۱

غلام نبی ولد خوشی محمد صاحب

چک نمبر ۱۶ شمالی ڈاک خانہ بھوال تحصیل و ضلع سرگودھا

خط کا خلاصہ

راہِ حق کا طالب ہوں اس سلسلہ میں لاہور کے حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی مدظلہ العالی سے رابطہ کیا تو انہوں نے آپ دامت برکاتھم العالیہ کا اسم گرامی اور کالادیو شریف کا پتہ تحریر فرمایا۔

۹۳۔۱۲۔۲ کو کالادیو شریف حاضری دی وہاں مولوی نذیر صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مشورہ دیا کہ پہلے آپ سے خط وکتابت کے ذریعہ رابطہ کیا جائے اور پھر اجازت ملنے پر حاضری دی جائے۔ حاضری کی اجازت فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۹۹۳۔۱۲۔۱۷

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ نے اچھا کیا بذریعہ خط دریافت کرلیا۔ آپ کو سنگیوں سے علم ہو چکا ہوگا کہ بوجہ خرابی صحت بندہ سنگیوں سے ملاقات کرنے سے مجبور ہے۔ حالانکہ

جب صحت ٹھیک تھی دن میں دو دو تین تین دفعہ نشست ہوتی تھی اور سنگیوں سے مل کر مسرت ہوتی تھی۔ اب طبیعت اور صحت کے ہاتھوں مجبور ہے اور یہی چاہتا ہے کہ کوئی سنگی ملاقات کی خواہش لے کر نہ آئے مبادا کہ اسے بھی مایوسی ہو اور بندہ کو بھی قلق۔

رہی بیعت کی خواہش بزرگ محض راہنمائی کیلئے ہوتے ہیں۔ کام عمل سے بنتا ہے اور عمل خود کرنا پڑتا ہے۔ یہ راہنمائی ہر بزرگ سے یکساں میسر آسکتی ہے۔ نعیمی صاحب خود بھی آپ کی راہنمائی کرسکتے ہیں یا اپنے پیر و مرشد کی سرپرستی میں دے سکتے ہیں۔ بندہ دعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا قرب عطا کریں اور عمل صالح کا ذوق و شوق افزونی ہو۔ بزرگوں کا قول ہے کہ جس کا بظاہر راہنما نہ ہو درود شریف اس کا راہنما ہے۔ آپ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ خود گرہیں کھلتی جائیں گی اور ضروری راہنمائی انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔

فقط　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۲

میاں منیر حسین کوثر صاحب

بمقام وڈاک خانہ میکن تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

خط کا خلاصہ

۹۳-۱۲-۱

بندہ آپ کے درِ اقدس پر ۹۳-۱۱-۲۹ کو حاضر ہوا۔ بندہ تمام دنیا پر نظر دوڑانے کے بعد آپ کے پاس حاضر ہوا تھا لیکن اپنی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا اور کمر ٹوٹ گئی۔ دوبارہ اپیل ہے کہ آپ کا کوئی مرید یورپ میں ہو تو باہر بھجوا دیں یا کراچی کا کوئی بڑا سیٹھ آپ کا مرید ہو تو اُس کی طرف رقعہ لکھ دیں۔ آپ کا راستہ غلام بشیر صاحب آستانہ عالیہ باولی شریف والوں نے دکھایا تھا۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۹۳-۱۲-۱۶

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا کفر ہے۔ روزی مقدر ہو چکی ہے اس کی بست وکشاد میں کوئی حکمت پنہاں ہوتی ہے۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس ذات کی رحمت پر بھروسہ رکھنا چاہیئے وہاں سے امید کا دامن توڑ کر اِدھر اُدھر نہ دیکھیں بلکہ اس کے احکام پر عمل کر کے اس سے رشتہ جوڑیں وقت بدلتے رہتے ہیں۔

بیرون ملک کے سلسلہ میں یہ بندہ عاجز آپ کی کوئی مدد نہیں

کر سکتا کیونکہ بندہ کی کسی سے شناسائی نہیں ہے اگر اس عاجز تک کوئی پہنچتا ہے تو بندہ اسے نماز روزہ اور عمل صالح کی تلقین کرتا ہے۔ جس کیلئے انسان مکلف ہے۔ اس سے زیادہ بندہ کا کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ بندہ آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس گرداب سے نکالیں اور معاملات آپ کی خواہش کے مطابق انجام پائیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۳

مفتی محمد امین صاحب فیصل آبادی

خط سے اقتباس

غلام زادہ محمد کریم سلطانی سلمہ کے ہاں ماہانہ محفل ذکر منعقد ہوتی ہے۔ اس میں ذکر جہر بھی ہوتا ہے۔ فقیر نے اس لیئے نہیں روکا کہ بعض اکابر نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ذکر جہر منقول ہے اور فائدہ یہ ہے کہ احباب ذکر جہر سے مانوس ہوتے ہیں۔ اس بنا پر محفل ذکر میں شامل ہوتے ہیں اور غلط عقیدہ والوں سے بچ جاتے ہیں کیونکہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ غلط عقیدہ والوں سے پرہیز کی بہت تاکید فرماتے تھے لیکن ایک عزیز نے حضور والا یعنی میرے آقائے نعمت دامت برکاتھم

العالی کے حوالے سے بتایا ہے کہ حضور کو یہ پسند نہیں۔ فقیر نے کہا اگر حضور والا دامت برکاتھم العالیہ اشارہ فرمائیں تو فوراً بند کرا دیا جائے گا۔ انشاءاللہ بلا تاخیر بند کر دیا جائے گا۔

والسلام مع الاکرام

دربار عالیہ سے جواب

۹۳۔۱۲۔۱۹

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ آپ نے ذکر جہر کا ذکر کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور نیت کے بارہ میں انسان خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ کس نیت سے عمل کر رہا ہے۔ آپ خود جانتے ہیں کہ مسلمان کا منتہائے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا حصول ہے اور اس کا ہر عمل اس محور کے گرد گھومنا چاہیئے کیونکہ اس رضا پر قیامت میں فلاح کا انحصار ہے جو تمام اعمال کی غایت ہے۔ اس کلیہ سے ہٹ کر جو عمل اپنی انا کی تسکین یا مخلوق کی خوشنودی کی خاطر کیا جائے وہ عبث اور باطل ہے۔ لہٰذا آپ خود فیصلہ کر لیں اگر اس میں کوئی دین کی منفعت نظر آتی ہے تو فبھا۔

اپنا تو طریقت میں بھی یہی مسلک ہے کہ بزرگوں کی متعین کردہ شاہراہ پر چلا جائے کیونکہ طریقت بھی تفویض کا تقاضا کرتی

ہے۔ شریعت کی طرح طریقت کے بھی بنیادی قاعدے اور ضابطے ہیں۔ ان سے سر موانحراف بدعت فی الطریقت شمار ہوتا ہے۔ آپ حضرات خود علم کے علاوہ فہم رسا رکھتے ہیں۔ اس معاملہ میں کسی لمبی چوڑی راہنمائی کی ضرورت نہیں۔

والسلام　　　　　فقط

مکتوب نمبر ۲۶۴

پروفیسر رحمت علی صاحب اعتماد
انچارج امور کالج میرپور
بخدمت جناب پیر صاحب گلہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر
عنوان :　　　سپردگی انتظام کالج مسجد میرپور

حسب ہدایت پرنسپل ڈگری کالج میرپور تحریر خدمت ہے کہ آپ نے گزشتہ ایک سال سے میرپور کالج کی مسجد میں نماز پنجگانہ کا انتظام فرما رکھا ہے۔ ہم اس تعاون کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ اس کالج کی مسجد کو بھی دینی امور کی انجام دہی میں مرکزی اور کلیدی حیثیت حاصل ہو جائے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے کالج انتظامیہ کی استدعا ہے کہ مسجد ہذا کا نظام کلی طور پر آپ سنبھال لیں۔ دعا ہے کہ

دینی خدمات کیلئے جو شمع آپ نے روشن کر رکھی ہے اس کی روشنی سے سارا عالم فیض یاب ہو آمین۔

اجازت نامہ پر نسپل ڈگری کالج میرپور درخواست کے ہمراہ ارسال ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۲-۱۲-۹۳

محترم پروفیسر صاحب سلام مسنون! یاد آوری کا شکریہ۔ جن جذبات کا اظہار آپ نے کیا ہے بندہ کو ان کی قدر ہے۔ نیک جذبات ہیں۔ بندہ کی صحت خراب ہے۔ اسی لیئے احباب سے ملاقات بھی نہیں ہوتی۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ گلزارِ حبیب والوں سے رابطہ قائم کریں۔ بندہ کا خیال ہے کہ ان کا تعلق بھیرہ والوں سے ہے۔ بھیرہ والے چونکہ اسلامی تعلیم کے پہلو بہ پہلو جدید تعلیم سے بھی طلباء کو روشناس کرتے ہیں اور اس اعتبار سے وہ جدید تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ اُس سے گلزار حبیب کے ذریعہ رابطہ بہتر نتائج کا حامل ہو گا۔ آپ نے کوٹلی کالج کا حوالہ دیا ہے۔ یہ قاری صاحب کے ذاتی خلوص اور کوشش کا نتیجہ ہے اور یہ انتہائی صورتیں ہوتی ہیں۔

مولینا حبیب صاحب کے ایک بھائی بھی عالم فاضل ہیں

اور میر پور میں ہی دینی خدمات انجام دینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان سے رابطہ کریں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۵

جناب پیر اولیاء بادشاہ موہڑہ شریف مری براستہ راولپنڈی

تعزیت کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۲۲۔۱۲۔۹۳

سلام مسنون! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس بندہ عاجز کی طرف سے بغرض ایصال ثواب

۱۔ ۷۵ ہزار کلمہ شریف

۲۔ ختم قرآن مجید

۳۔ ۲۰۰ روپے بغرض شامل کرنے حاضری ختم شریف قبول فرمائیں۔ بندہ عاجز احباب کی سلامتی ایمان کیلئے دعا گو ہے اور اسی دعا کا خواستگار ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۶

تصدق علی صاحب جہلم

دربار عالیہ سے جواب

۹۴-۱-۲۰

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ نے جس راستے کا ذکر کیا ہے خط کی پشت پر جگہ کا خاکہ بھی بنا ہوا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ صحت کی خرابی کی بناء پر ہم گزشتہ چند سالوں سے ادھر نہیں گئے۔ اس دوران جو تعمیری کام ہوا اس کے بارے میں کوئی پتہ نہیں۔ البتہ آپ کے نقشہ سے معلوم ہوتا ہے آپ نے جو جگہ خریدی ہے پچھلی گلی سے راستہ اس جگہ تک ہے۔ حبیب صاحب کے مکان کی آپ نے نشاندہی کر کے اس کی مشرقی جانب راستے کا نشان لگایا ہے۔ اس جگہ کا مالک کون ہے؟ یا اس زمین کے مالک سے کس نے خریدی ہے۔ پھر یہ بھی اس نقشہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حبیب صاحب کے مکان کی مغربی جانب جگہ خالی ہے۔ اس طرف سے آپ کے مکان تک راستہ جا سکتا ہے اگر مشرقی جانب سے راستہ حاصل کرنے میں کوئی دشواری ہے تو مغربی جانب سے جگہ لے لیں آپ نے جگہ خریدنی ہے۔ جس طرف سے مل جائے اس سلسلہ میں

مالکانِ زمین سے رابطہ قائم کریں۔ ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں۔

فقط　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۷

پروفیسر رحمت علی اعتماد

ڈگری کالج میرپور

آداب تسلیمات کے بعد عرض ہے کہ آپ کا شفقت بھرا خط ملا پڑھ کر خوشی اور مایوسی ہوئی۔ خوشی اس بات کی کہ کہاں آپ جیسی عظیم المرتبت ہستی اور کہاں میں ادنیٰ اور احقر کہ آپ نے میرے جذبات کی قدر افزائی فرمائی۔ میرے لئے آپ کی نگاہ ہی بہت بڑا سرمایہ ہے۔ آپ کی صحت کا سن کر پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے آپ کو جلد مکمل صحت اور طاقت سے نوازے کہ اک وسیع سلسلہ درس وتدریس اور فیض آپ کے دم قدم سے آباد ہے۔ مایوسی اس بات کی کہ آپ نے فرمایا کہ "کیا بہتر نہ ہوگا کہ گلزار حبیب / بھیرہ شریف والوں سے رابطہ کریں" آپ کا فرمانا بالکل بجا ہے لیکن اگر لب کشائی بے ادبی میں شمار نہ ہو تو میں چند سطور عرض کروں۔

ا۔　عالیجاہ! میری ساری عمر یتیمی میں گزری ہے۔ پھر بھی قدرت

کاملہ نے ایسے وسائل مہیا کیئے کہ میں نے دنیاوی تعلیم مکمل کی اور وکالت سے زندگی کا آغاز کیا۔ یہ پیشہ راس نہ آیا تو معلّمی کا پیسہ اپنا لیا۔ عرصہ بیس سال سے دنیا کو بڑے قریب سے مشاہدہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہاں اکثریت نے محض دوکانیں چمکا رکھی ہیں۔ کسی نے کوئی لیبل لگا رکھا ہے تو کسی نے کوئی ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ فریب زیادہ ہے اور حقیقت کم لیکن میں صرف آپ کے سلسلہ طریقت سے متاثر ہوا ہوں۔ اسے میری عقیدت سمجھیں یا محبت کہ میں نے اپنی مشکل کیلئے کسی اور آستانے کو بہتر نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے در پر دستک دی اور یقین ہے کہ جب تک منزل نہیں مل جاتی یہ دستک یہیں پر دیتا رہوں گا۔ اس لیئے جب فیض کا چشمہ نگاہوں کے سامنے اور چند کوس دور ﴿گلہار شریف﴾ جاری ہے تو سینکڑوں میل دور ﴿بھیرہ شریف﴾ آستانہ کیوں تلاش کروں۔

۲۔ قبلہ عالم! کوٹلی کالج کی مسجد کا شہرہ ایک عالم میں ہے۔ آپ کا فرمان ہے کہ یہ قاری فضل حسین صاحب کے ذاتی خلوص اور انتہائی صورت کا نتیجہ ہے۔

عالیجاہ! یہ سچ ہے لیکن آخر یہ کس کا فیضان ہے؟ یہ سب آپ ہی کی نظر کیمیا گر ہے کہ قاری فضل حسین صاحب اس عظیم منصب پر فائز

ہیں۔ اگرچہ قاری فضل حسین صاحب اپنے مقام میں یکتا ہیں لیکن انہوں نے آگے کئی فضل حسین بنادیئے ہیں جن میں سے ایک روشن مثال قاری غلام سرور سلطانی صاحب کی ہے جو اتنی کم عمری میں اپنی محنت، ذہانت اور لیاقت کے بل بوتے پر علم وادب اور آپ سے سچی لگن اور عقیدت کے سبب ایک اور قاری فضل حسین بننے کے عین قریب ہیں جو آپ کے فیض کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ میرپور کالج کی مسجد میں بھی آپ کے فیضان کا سرچشمہ بن جائے اور ایسے ان گنت قاری فضل حسین پیدا ہوں کہ یہ سلسلہ جودوسخا ہمیشہ جاری وساری رہے۔

حضور محترم! میرپور کالج کی مسجد ﴿جو اللہ کا گھر ہے﴾ ہر کس وناکس کے علم میں ہے کہ عرصہ دس پندرہ سال سے چوروں کی پناہ گاہ اور شرابیوں کی بیٹھک بنادی گئی تھی۔ پھر ایک عرصہ تک یہ مسجد بے عقیدہ لوگوں کے قبضہ میں رہی۔ ان حالات میں کوئی نمازی ادھر رُخ نہیں کرتا تھا۔ میں خود بھی مسجد کی کالونی میں رہتے ہوئے یہاں نماز نہ پڑھتا تھا کہ میرا عقیدہ اس سے لاگ نہ رکھتا تھا۔ ۱۹۹۲ء میں مجھے اتفاقاً حکم ہوا کہ مسجد کے معاملات تمہارے ذمہ ہیں اس کا چارج سنبھالو۔ میں کئی روز پریشان رہا کہ جو مسجد سالہاسال سے بے آباد رہی میں اسے آباد

کرنے میں کس طرح کامیاب ہوں گا۔ ناتواں سوچ کے ساتھ آغاز کیا۔ میرے بس میں مسجد کی صفائی ﴿جھاڑو کی ڈیوٹی﴾ ہی ممکن تھی۔ جس کا مجھے فوری صلہ یہ ملا کہ اسی سال مجھے حج کی سعادت اور روضہ رسول ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی لیکن میں نے مسجد میں باقاعدہ نماز کے بعد انتظام میں مشکل محسوس کی تو قاری غلام سرور صاحب سلطانی صاحب کے روپ میں مجھے ایک مددگار مل گیا۔ ان کی مہربانی، معاونت اور آپ کی تائید و منظوری سے آج عرصہ ایک سال چھ ماہ ہونے کو ہیں کہ مسجد ہذا میں نماز پنجگانہ کی ادائیگی بڑی باقاعدگی سے جاری ہے۔ خواہش ہے کہ یہ سلسلہ اب جاری رہے لیکن.........

قبلہ پیر صاحب! اللہ اپنے گھر آباد رکھنے کا اگرچہ خود محافظ ہے لیکن یہ ڈیوٹی بندوں ہی کے ذمہ ہے۔ ڈر ہے کہ میں اور قاری غلام سرور سلطانی صاحب جو ملازم سرکار ہیں۔ پھر دانے پانی کا بھی کیا پتہ؟ کہاں اُٹھ جائے؟ ایسا نہ ہو کہ یہ مسجد پھر بے عقیدہ لوگوں کے قبضہ میں چلی جائے۔

ہماری درخواست ہے کہ اس مسجد کا تمام انتظام اور انصرام آپ اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ ہمارے لیئے یہ زندگی کی بہت بڑی کامیابی اور خوشی ہوگی۔

دور بالبصر نزدیک است

نزدیک بے بصر دور است

دربار عالیہ سے جواب

۲۲ جنوری ۱۹۹۴ء

سلام مسنون! خط ملا، تفصیلات نظر سے گزریں۔ عمل کا انحصار نیت پر ہے اور نیت کا تعلق نہاں خانہ قلب سے ہے۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے وہی دلوں کا بھید جاننے والا ہے۔ کسی کی نیت سے متعلق کوئی حتمی فیصلہ نہیں دے سکتے لہٰذا بزرگوں نے احتراز برتنے کی تلقین کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے حق میں سوء ظن سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اس بندہ عاجز نے اپنی سمجھ کے مطابق بہتر مشورہ دیا تھا شاید بہتر نتائج بر آمد ہوتے مگر آپ نے توجہ نہیں کی جہاں تک اس بندہ عاجز کا تعلق ہے موجودہ نظام صلوٰۃ اسی وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت اور پسند شامل رہیگی۔ رہا مسجد کا انتظام تو آپ کا ادارہ ایک بڑا ادارہ ہے اس کے لئے انتظام کوئی مسئلہ نہیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۸

مولوی غلام مصطفیٰ صاحب

ڈاک خانہ خاص دولتانہ

خاص۔بمقام پرٹالی کلاں جامع مسجد پرٹال، گوجر خان

خط کا خلاصہ

مولینا صاحب کے یکے بعد دیگرے دو خطوط موصول ہوئے جن میں انہوں نے دنیاوی پریشانیوں کا ذکر کیا ہے۔

آپ کے بہت سے مریدین میرے حالات سے باخبر ہیں اور ان کے اصرار پر ہی میں خط لکھ رہا ہوں۔ زمین اور قرض کے معاملات ہیں وغیرہ وغیرہ۔

دربار عالیہ سے جوابی مکتوب

۳۰۔۱۔۱۹۹۴

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے دونوں خط ملے۔ آپ کی حالتِ زار کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حالت پر اپنی نگاہ رحمت سے توجہ فرمائیں۔ دونوں کا الٹ پھیر اس ذات کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت کا پہلو لیئے ہوتا ہے۔ حالات کی سنگینی سے پریشانیاں ہوتی ہیں۔ آپ خود عالم

وفاضل ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ رزق کی بسط وکشاد اللہ تعالیٰ کے ہاتھ
میں ہے اس کی ربوبیت پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور ہر آن اسی کی طرف
متوجہ رہنا چاہیئے۔ایک محتاج دوسرے محتاج کی کیا دستگیری کر سکتا
ہے۔کسی عقیدت مند نے مبالغہ کر کے آپ کو اس مسکین کی طرف
متوجہ کیا ہو گا۔یہ عاجز کسی قسم کے دنیاوی وسائل نہیں رکھتا۔یہ مسجدیں
اور مدارس بزرگوں کے خلوص اور ان کی توجہ سے وجود میں آرہے
ہیں۔انہوں نے اپنے اپنے وقت پر محنت کی اور اخلاص کا دامن پھیلا کر
دعائیں کیں۔یہ ان کی دعاؤں کا ظہور ہے جو بعض حضرات اس عاجز کی
طرف منسوب کرتے ہیں۔عاجز کا ان میں حصہ اس قدر ہے کہ جو نذر نیاز
اس عاجز کو پیش کی جاتی ہیں وہ رواں تعمیری کاموں کے لئے سپرد کر دیتا
ہے۔اگر چند روپے آپ کو بھیج بھی دیئے جائیں تو ان سے آپ کی
ضرورت کہاں پوری ہوتی ؟ یہی سوچا کہ آپ کو ایک ایسا نسخہ کیمیا یاد دلایا
جائے اگر آپ نے اس پر خلوص سے عمل کیا تو انشاء اللہ دن بدل جائیں
گے۔آپ دنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔اسی
سے اپنی حاجات اعلانیہ اور خفیہ پیش کریں اور جن بزرگوں سے آپ کا
روحانی واسطہ ہے ان کے اسباق پابندی سے ادا کریں اور ان کی ارواح
مقدسہ کے توسل سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ربوبیت کا دروازہ کھٹکھٹاتے

رہیں۔ ہو سکتا ہے اس میں کچھ وقت لگے مگر انجام کار انشاء اللہ کامیابی ہو گی۔ شرط یہ ہے کہ مخلوق سے بے نیازی رہے اور اللہ تعالیٰ سے نیاز مندی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے "جو شخص صبح کو اس حال میں اٹھتا ہے کہ اسے دنیا کا فکر لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس کام کو پراگندہ کر دیتا ہے اور اس کے روزگار اور پیشہ کو تباہ کر دیتا ہے اور افلاس واحتیاج سے اسے دوچار کر دیتا ہے اور پھر بھی دنیا میں اس سے زائد تو اسے ملنے کا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے مقرر کیا ہے اور جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کو آخرت ہی کا خیال اور فکر دامنگیر اور پیش نظر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے اور اس کے روزگار اور پیشہ کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے قلب کو غنی بنا دیتا ہے اور دنیا بھی خوار ہو کر اس کے پاس کھنچی چلی آتی ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۶۹

مولوی غلام مصطفیٰ قادری نقشبندی

خط کا خلاصہ

آپ کی طرف سے جوابی خط ملا، ارشادات سے پہلو تہی کی تو ہرگز گنجائش نہیں تاہم اتنی گزارش ہے کہ راستے تو دنیا میں بیشتر علماء ومشائخ بتاتے ہیں مگر ہاتھ پکڑ کر پہنچانا دشوار ہے۔ مجھے دنیاداری سے نفرت ہے چند امور ایسے درپیش ہیں جن کی بدولت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اس دنیا میں ایک روشن چراغ یعنی علم وعمل روحانیت کے ساتھ علم و فضل وسخاوت کا دروازہ سنا اور دیکھا تو بے ساختہ کھٹکھٹایا۔ آپ کچھ حوصلہ افزائی کر دیتے تو کچھ امید بڑھ جاتی۔ آپ کی وصیتیں میرے سر آنکھوں پر لیکن کچھ مالی مدد فرمادیتے تو حوصلہ افزائی ہو جاتی وغیرہ وغیرہ۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۸۔۲۔۱۹۹۴

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، بندہ کا پہلا خط ہی کافی تھا۔ بندہ نے اپنے مؤقف کا اس میں مکمل اظہار کر دیا تھا نا معلوم آپ کو بندہ کے متعلق کس نے غلط فہمی میں ڈالا۔ بندہ کے پاس تو کوئی ایسے وسائل نہیں ہیں جن سے لاکھوں کی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔ اسلئے بندہ نے خط میں اشارہ کر دیا تھا کہ بندہ کی مالی اعانت آپ کے موجودہ حالات اور تقاضوں

کے پیش نظر کفایت نہیں کرے گی۔ بندہ کا انحصار دعا پر ہے۔ اور آپ کیلئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے کوئی اسباب پیدا کرے۔ تاکہ آپ اس گرداب سے نکل سکیں۔ پھر گزارش ہے کہ یہ بندوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کا سہارا ڈھونڈو جہاں سے کبھی کوئی مخلص ناامید نہیں لوٹا۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۰۷

سردار خان منور صاحب

معرفت جاوید اقبال پوسٹ بکس نمبر 1085

جدہ 21431 سعودیہ

خط کا خلاصہ

میں نے خواب میں آپ کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ ذکر کیا کرو۔ لیکن یہ ذکر کیا ہوا؟ یہ آپ نے نہیں بتایا۔ بمہربانی لکھیں کہ میں کون ساذکر کیا کروں۔ اس دن سے میں کلمہ طیبہ اور تیسرے کلمے کا ذکر کرتا رہتا ہوں۔ خط کا انتظار رہے گا۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۸-۲-۹۴

سلام مسنون! خط ملا، نیک اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کریں۔ کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھیں۔ چلتے پھرتے ہر حالت میں اسے وظیفہ جاں بنائے رکھیں۔ بہت مبارک وظیفہ ہے اگر ہو سکے تو ہر جمعہ کو چار رکعت نماز تسبیح پڑھا کریں۔ یہ بڑے فائدے کی نماز ہے۔ اسے معمول بنائیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۷۱

ابوالحسن فقیر محمد صاحب

چاہ میراں خورد بلال پارک

بسم اللہ سٹریٹ پیرا منزل لاہور

خط کا خلاصہ

بھائی صاحب کے متعلق شکایت کہ والد صاحب کی ساری جائیداد قبضے میں کر لی ہے وغیرہ وغیرہ۔

دربار عالیہ سے جواب

۹۴-۳-۶

سلام مسنون! خط ملا، محسوس ہوا کہ طبیعت پر کچھ بوجھ ہے اور بعض جانب سے بے مہری کی شکایت ہے۔ درویش کو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنی چاہیئے اور کسی کی معاونت اور عدم معاونت کو خیال میں نہیں لانا چاہیئے۔ نرمی و گرمی زمانہ دستور ہے۔ آج راحت ہے تو کل رنج ہے۔ دونوں حالتوں میں اس کی حکمت پر نظر رکھنی چاہیئے اور اس کی مدد پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ گھبرائیں نہیں زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ تلخی بھی ایک پہلو سے انعام ہے۔ اس سے دل میں گداز پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے رازونیاز کی گفتگو ہوتی ہے اور عبادت میں لذت آتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب کوئی حضرت ابراہیم بن ادھم سے فقر کی شکایت کرتا تو آپ فرماتے میاں آپ کو فقر کی کیا قدر؟ مفت دولت آگئی ہے اس کی قدر مجھ سے پوچھیں۔ بادشاہی دے کر خریدی ہے۔ اس کا اپنا ایک مقام اور مزہ ہے۔

فقط   والسلام

مکتوب نمبر ۲۷۲

ملک محمد اسلم، پناگ شریف

حال لوٹن انگلینڈ

۲۵ اپریل ۱۹۹۴ء

مکرم محترم جناب ملک اکبر داد صاحب اسلام علیکم! کل ایک مجلس میں ایک بات پر تبصرہ چلا تو میں نے ضروری سمجھا کہ آپ سے بذریعہ خط اس بات کی تصدیق کروں۔ آپ کو پتا ہوگا کہ عرصہ دو سال سے یہاں لوٹن جامع مسجد میں کچھ ذاتی، کچھ سیاسی، کچھ برادری، کچھ دینی اور کچھ بے دینی کی بنیاد پر کافی جھگڑا چلا۔ سابق امام چشتی صاحب کو الگ کر دیا گیا اور مولانا محمد ایوب صاحب ہزاروی کو امام مقرر کیا گیا جو نئی کمیٹی بنی انہوں نے ایسا کیا۔ بہر کیف تفصیل لمبی ہے۔ ہم لوگ جو زبانی نہیں عملی طور پر اولیائے کرام سے روحانی رشتہ منسلک کیئے ہوئے ہیں تذبذب میں پڑ گئے کہ دونوں امام برابر ہیں کہاں نماز پڑھیں ایک گروپ نے چشتی صاحب کی قیادت میں ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر درس میں نماز پڑھنی شروع کر دی اور دوسرے لوگ مسجد میں۔ ان دنوں کچھ لوگ دونوں طرف نہ گئے بلکہ گھر بیٹھ گئے۔ یہاں بہت لوگ حضرت قبلہ المعروف حضرت صاحب دامت برکاتہم سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے سنا تھا کہ جناب قبلہ کی خدمت میں یہ بات کہی گئی تو حضور نے فرمایا مسجد کو نہ چھوڑو یعنی غیر آباد نہ کرو۔ جب میں نے سنا تو فوراً مسجد میں حاضری دی اور جو لوگ

شبہ میں تھے وہ بھی مسجد میں جانے لگے۔اب ہم نے ضروری سمجھا کہ بذریعہ خط آپ سے دریافت کرلیں۔دونوں طرف سے آیت اور حدیث کا ترجمہ برابر کیا جاتا ہے۔ہم ناسمجھ لوگ کیا کریں۔ سخت الجھن میں ہیں چونکہ یہ بات ولی اللہ سے منسوب کی گئی تھی اور ہم خوش ہو گئے۔ مولانا ایوب ہزاروی صاحب نے منبر پر تقریر میں فرمایا تھا کہ مرحوم حاجی عبدالکریم صاحب میرے پیر بھائی ہیں لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ مولانا صاحب باقاعدہ بیعت نہیں بلکہ ویسے مجلس کیا کرتے تھے۔ چشتی صاحب کہتے ہیں کہ یہ آدمی وہابی ہے اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھتا ہے۔دیگر کیا حالات لکھوں ان مولویوں نے سادہ لوگوں کو سخت خراب کیا ہے۔ چشتی صاحب ۱۶ سال سے یہاں امام تھے۔ہزاروی صاحب نے ایک کتابچہ لکھا ہے کہ حضرت مولا علی مشکل کشا کو علیہ السلام نہیں کہنا چاہیئے۔ چشتی صاحب کو ایک موقع ہاتھ آگیا۔شیعہ حضرات کے ساتھ تعاون کر کے مزید فساد برپا کیا۔کہتے ہیں کہ ہزاروی صاحب کے پیچھے مسجد میں نماز نہیں ہو سکتی۔امام اوّل میں ہوں درس میں جمعہ اور نماز پڑھنی چاہیئے۔

قبلہ پیر معصوم صاحب بھی مسجد میں تشریف لائے ہیں اگر قبلہ حضور اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیں ہم کچھ دوستوں کو قلبی سکون

حاصل ہو گا۔ میری طرف سے جناب کی قدم بوسی اور مودبانہ مخلصانہ عاجزانہ دست بستہ سلام عرض کرنا۔

آپ کا دُکھی بھائی

دربار عالیہ سے جواب

۲۹-۴-۹۴

سلام مسنون! پروفیسر اکبر داد صاحب کے نام آپ کا مکتوب انہیں پہنچا۔ اس کے مندرجات بندہ کے علم میں لائے گئے۔ آپ نے بندہ کے حق میں جس حسنِ ظن کا اظہار کیا ہے بندہ شکر گزار ہے۔ بندہ عاجز خود بیم ورجا کی کشمکش میں ہے۔ جب اعمال پر نظر مارتا ہے تو مایوسی ہوتی ہے اور انجام کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ جب اس ذات کی بے پایاں رحمت پر نظر جاتی ہے تو امید بندھ جاتی ہے کہ وہ ذات غفور اور رحیم ہے۔ بندہ کو اتنی فرصت نہ ہے نہ دلچسپی کہ لوگوں کے احوال جاننے کی کوشش کرے یا ان کی ٹوہ میں لگا رہے کیونکہ بندہ کسی کے اعمال کا نگران نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے عمل کا خود جواب دہ ہے۔

اس عاجز کو پارسائی کا دعویٰ ہے نہ کسی کی راہنمائی کی صلاحیت ہے۔ البتہ بندہ کے بزرگوں سے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے اپنے وقت میں کچھ نیک کام کیئے ان کے حسن سلوک، جذبہ خدمت اور حسن

اخلاق کے لوگ گرویدہ تھے اور اپنی اصلاح کیلئے ان کی صحبت اختیار کرتے تھے۔ وہی اعتماد اور مروت اب انہیں اس بندہ مسکین تک لے آتی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ کی برکت اور ان حضرات کے اپنے اعتقاد کی بناء پر اللہ تعالیٰ ان کے کچھ کام بنا دیتے ہیں تو یہ اس کی شان ربوبیت ہے۔ اس میں بندہ کا کوئی کمال نہیں ہے۔ آپ نے اپنے مکتوب میں وہاں کے لیل و نہار بیان کیئے ہیں۔ سارے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آپ براہ راست ان سے وابستہ اور متاثر ہیں۔ وہاں آپ حضرات کا ایک وسیع حلقہ احباب ہے۔ اگر آپ سب خلوص نیت سے حالات سدھارنے کی کوشش کریں تو آپ کی گرفت سے باہر نہیں جا سکتے۔ بندہ کا اپنا مسلک امن و آتشی ہے۔ بندہ فساد سے گھبراتا ہے۔ انتشار کسی طور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ جنہیں دین کی ذرہ بھر سمجھ بوجھ ہے یا ہمدردی ہے وہ دین کی سربلندی کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ تاکہ اپنے عمل و کردار سے غیروں پر دین کی عظمت کو ظاہر کر سکیں نہ کہ باہمی سر پھٹول سے بدنامی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

بندہ تک بندہ کے بزرگوں سے یہی تعلیم آئی ہے کہ اہل بیت حضرات اور علماء کرام کا بہ دل و جان احترام کریں۔ کیونکہ احترام آدمیت شرفِ انسانیت ہے۔ بندہ اسی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس لیئے اگر بندہ کی جانب سے اس اصول کے خلاف کوئی اطلاع پہنچے تو اسے راوی کی ذاتی رائے تصور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مبادیات دین پر خلوص سے عمل کرنے کی توفیق عطا کریں اور فروعی اختلافات سے بچائیں۔ ایسے اختلافات دین کی تضحیک اور بدنامی کا باعث ہیں۔ آخر میں یہ عاجز یہی مشورہ دے گا کہ دین کے بارے میں نفس کو کھل کر کھیلنے کا موقع نہ دیں بلکہ روح کی نشوونما اور بالیدگی کا خیال رکھیں۔

فقط

والسلام

نوٹ: خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔ آپ کو کام دے گا۔

مکتوب نمبر ۲۷۳

محترم مفتی محمد امین صاحب

جنہوں نے اپنی صحت کے متعلق آگاہ کیا ہے کہ پہلے کی نسبت بہتر ہے اور ساتھ دورانِ بیماری صاحبزادگان کی خدمت کا تذکرہ ہے کے جواب میں

دربار عالیہ کی جانب سے مکتوب

۲۷۔۵۔۹۴

سلام مسنون !خط ملا، اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں اُس ذات نے یاس کو امید میں بدل کر عاجزوں پر مہربانی کی۔ کچھ عرصہ سے آپ کی صحت کے بارہ میں حوصلہ افزاء اطلاعات نہیں آرہی تھیں۔ اس عاجز کو خاصی تشویش تھی۔ کیونکہ درویشوں کا وجود دنیا میں غنیمت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے طفیل اپنی مخلوق پر طرح طرح کی مہربانیاں فرماتے ہیں۔

یہ جان کر مزید خوشی ہوئی کہ آپ اب کھڑے ہو کر رکوع و سجود کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اس ذات نے آپ کو مزید خدمت کا موقع دیا تاکہ کج رو اور بے راہ بندگانِ خدا آپ کی کوشش اور توجہ سے راہ بین ہو جائیں۔

آپ نے بیماری کے دوران صاحبزادگان کی خدمت کا تذکرہ کیا زہے قسمت! آپ کی تکلیف جہاں آپ کے لئے فتح باب اور کسی امتحان کا پیش خیمہ تھی آپ کی اولاد کے لئے سعادت مندی اور نیک بختی کی دلیل تھی۔ آپ کی بیماری نے ان کو وہ موقع فراہم کیا کہ انہوں نے اپنی فرمانبرداری اور وفا شعاری سے آپ کا دل موہ کر سعادت دارین حاصل

کرلی۔ایک طرف انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کی تو دوسری طرف درویش والد کے دل سے گہرائی سے نکلی ہوئی دعاؤں کے مورد ٹھہرے۔اس کے علاوہ ان کی خدمت کے عملی مظاہرہ نے کئی غافلوں کو جگادیا ہوگا جو احسان کی اس دولت سے محروم تھے۔

خط سنبھال کر رکھیں۔صاحبزادگان اور احباب چاہیں تو انہیں بھی پڑھادیں۔

فقط والسلام

پتہ : دارالعلوم امینیہ رضویہ، محمد پورہ فیصل آباد

مکتوب نمبر ۲۷۴

گل نورین صاحبہ زوجہ سردار محمد احمد صاحب

معرفت بگو دوکاندار سرشار ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور

خط کا خلاصہ

۱۸۔۵۔۹۴

ہمارے حالات جوں کے توں ہیں۔قرضے سے بال بال بندھے ہوئے ہیں۔گھر بھی اپنا نہیں۔حالات کی سنگینی کا یہ عالم ہے کہ ایک وقت کی روٹی کھا کر دوسرے وقت کا فکر ہوتا ہے۔دعا کریں کوئی ٹھیکہ مل

جائے۔ نماز اور وظائف پابندی سے ادا کرتی ہوں۔

فقط　　　　　　والسلام

دربار عالیہ سے جوابی مکتوب

۳۰-۵-۱۹۹۴

سلام مسنون! خط ملا، رزق کی بسط و کشاد رازق کے ہاتھ ہے۔ بندوں کی روزی کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ بندوں کو اُس نے روزی کے غم سے فارغ کر دیا ہے۔ البتہ رزق حلال کی تلاش فریضہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے روزی میں وسعت نہ ہو تو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اس میں اُس ذات کی کوئی مصلحت ہوگی اور اُس ذات کا ہر فعل بندوں کیلئے خیر ہے۔

جمعیت خاطر سے اُس کی یاد میں لگے رہیں۔ اپنے علاوہ سردار صاحب سے بھی کہیں کہ نماز کی پابندی کریں۔ کیونکہ بندے کا کام اظہار بندگی ہے اور رازق کا کام روزی مہیا کرنا ہے۔

اگر ہو سکے تو روزانہ پانچ سو مرتبہ "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" توجہ اور تعداد کے خیال سے پڑھیں۔ اوّل و آخر ۱۰۰/۱۰۰ بار درود شریف ملائیں۔

اس کے علاوہ روزانہ پانچ سو بار "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" توجہ اور تعداد کی احتیاط سے پڑھیں اور اوّل و آخر ۱۰۰/۱۰۰ بار درود شریف

ملائیں۔بندہ دعاگو ہے۔اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۷۵

Muhammad Khalid

P-4213 St.No.5 Main Bazar

Mansoorabad, Faisalabad.

خط کا خلاصہ

معاشی بحران ابھی ٹلا نہیں۔دباؤ بڑھ رہا ہے۔اگر فیکٹری بک جائے تو کوئی اور کاروبار کروں۔مختلف کاموں کے متعلق لکھا ہے کہ کون سا کام کروں وغیرہ وغیرہ۔

دربار عالیہ سے جوابی مکتوب

۳۔۵۔۹۴

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے کاروبار کے سلسلہ میں مختلف تجاویز پیش کر کے بندہ کی رائے جاننا چاہی ہے۔بندہ کاروباری معاملات میں راہنمائی کی اہلیت نہیں رکھتا۔ان معاملات میں مشورہ دینے کیلئے کاروباری شعور چاہیئے۔فیصل آباد کاروباری لوگوں کا مرکز ہے۔وہاں بہتر

سے بہتر مشیر میسر آسکتے ہیں۔ البتہ بندہ دعا میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے بہتر سبیل پیدا کر دیں جس سے روزی میں وسعت پیدا ہو اور قرض خواہوں سے نجات کا سبب پیدا ہو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کسب الحلال فریضة بعدالفریضه۔ دنیا کی ضروری تعداد حاصل کرنے کو فرض کہتے ہیں۔ اگر کوشش کے باوجود خاطر خواہ کامیابی نہ ہو تو مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت پر محمول کر کے از سر نو ہمت باندھنی چاہیئے۔

بندہ کو استخارہ کا خاص تجربہ نہیں بزرگانِ دین کے معمولات میں اس کا ذکر آتا ہے۔ ہمارے ایک بزرگ نے استخارہ کا آسان طریقہ تجویز کیا ہے اگر پسند فرمائیں تو عمل کر کے دیکھیں۔

اللہ لاالہ الاھو۔ گیارہ بار۔ اوّل و آخر گیارہ۔ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر دائیں ہاتھ پر پھونک کر دایاں ہاتھ کان کے نیچے رکھ کر قبلہ رُخ لیٹ جائیں اور اپنے معاملات کی طرف توجہ رکھیں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ راہنمائی فرمادیں۔

فقط

مکتوب نمبر ۲۷۶

Mr. M. Bostan

47 Strensham Road Balsall Health

Birmingham 12 9RD England.

خط کا خلاصہ

اپنے کسی رشتہ دار کی کوشش سے سید لال شاہ دینہ شہر کے پاس والدہ صاحبہ کو ۱۹۸۴ء میں لے گیا۔ وہاں پر شاہ صاحب نے ہماری والدہ اور مجھے دونوں کو اپنے دوساتھیوں کی مدد سے بٹھادیا اور جادو کیئے تعویذ وغیرہ کھلائے۔ والدہ صاحبہ تو بیمار تھیں۔ اور انہیں کے علاج کیلئے ہمارے رشتہ دار نے ہم کو بھیجا تھا لیکن اُس نے ذاتی دشمنی کی وجہ سے شاہ صاحب کو ہمارے خلاف عمل کرنے کو کہہ رکھا تھا۔ لہٰذا شاہ صاحب نے پروگرام کے مطابق ہم دونوں ماں بیٹے کو تعویذ کھلائے اور جنات وغیرہ کو بھی حاضر کیا۔ اُس دن سے آج تک میں ٹھیک نہیں ہوا۔ ہمارے لیئے دعا کریں۔

جواب

۷-۶-۹۴

سلام مسنون! خط ملا، بندہ تعویذات اور جنات کے عمل سے

بے بہرہ ہے۔ سنا ہے کہ بعض عامل ان امور پر دسترس رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اگر عقائد درست ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین اور بھروسہ ہو کہ اُس کی ذات کے بغیر کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا تو آدمی اس قسم کے بہت وہموں سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ فاعل حقیقی وہی ذات ہے۔ اُس کے اذن کے بغیر کوئی کسی کو گزند نہیں پہنچا سکتا۔ آپ اِدھر اُدھر بھٹکنے کی بجائے اُس ذات کی طرف متوجہ ہوں۔ اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور ماسوائے اللہ کے خوف کو دل سے نکال دیں اور اس امر کا یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ حفاظت کیلئے کافی ہے تو امید ہے کہ آپ کو موجودہ پریشانی سے نجات مل جائے گی۔ البتہ اُس ذات پر یقین اور اعتماد شرط ہے۔ آپ کو ایک کتابچہ "سی وسہ آیات" بھیجا جارہا ہے اسے صبح وشام دوبار توجہ سے پڑھیں۔ ان آیات کی برکت سے انشاء اللہ آپ اس گرداب سے نکل جائیں گے۔

جوں جوں آپ کا اعتماد اور یقین اللہ تعالیٰ کی ذات پر بڑھتا جائے گا آپ کا اپنی ذات کے بارے میں اعتماد بڑھتا جائے گا اور اس قسم کی خرافات کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۷۷

قاری عبدالرؤف صدیقی

ضلع میرپور تحصیل سماہنی

ڈاک خانہ و بمقام بنڈی آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

چار بھائی ہیں اور سب شادی شدہ ہیں۔ دو کمروں کا مکان ہے گذر اوقات مشکل سے ہو رہی ہے۔ باپ دادا اور نانا کی دی ہوئی زمین پر رشتہ دار قابض ہیں۔ مقدمہ کرتے ہیں تو مخالف دولت مند ہونے کی حیثیت سے عدالت میں کامیاب نہیں ہونے دیتے۔ زمین نہ ہونے کی صورت میں کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہجرت کرنے سے بھی مجبور ہیں کہ کہاں جائیں۔ چھوٹا چھوٹا اہل عیال ہے دعا فرمائیں یا کوئی وظیفہ عنایت کریں جس سے کامیابی حاصل ہو سکے۔

جواب

۱۴۔۶۔۹۴

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اگر آپ کسی آستانہ سے وابستہ ہیں تو ان کے اسباق پر توجہ دیں اور ان کی تعلیمات پر

عمل کریں۔اس سے اللہ تعالیٰ آپ کے دکھوں کا مداوا کریں گے۔

پیر و مرشد کی راہنمائی کو کم اہمیت نہیں دینی چاہیئے وہی سب کو اُس کی استعداد کے مطابق تعلیم دیتے ہیں اور اُسی پر عمل کرنے میں اُس کی بھلائی مضمر ہوتی ہے۔

ہمیشہ ایک ہی آستانہ سے وابستہ رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ رہے دنیا کے اتار چڑھاؤ تو ان میں کوئی نہ کوئی حکمت پنہاں ہوتی ہے۔ان سے ہراساں نہیں ہونا چاہیئے وقت بدلتا رہتا ہے۔بندہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ناگواریوں کی تلخی مٹانے اور سکون حاصل کرنے کا واحد ذریعہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔بندہ عاجز آپ کو یہی مشورہ دے گا کہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ مضبوطی سے تھامیں۔انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔

آپ نے ملاقات کے سلسلہ میں ذکر کیا ہے۔بندہ اپنی خرابی صحت کی بنیاد پر ملاقات کرنے سے مجبور ہے۔اپنی زیارت تو پانچوں نمازوں میں احباب کو ہو جاتی ہے۔جب صحت ٹھیک تھی تو بندہ دوبار مجلس میں سنگیوں سے ملتا تھا ان کے مسائل سنتا تھا۔خیر و خیریت دریافت کرتا تھا۔

بندہ احباب کیلیئے سلامتی ایمان کی دعا کرتا ہے اور احباب سے

بھی اسی دعا کا خواستگار ہے۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۷۸

Bilqees Begum

C/O Muhammad Yousaf

7-Oak Wood Road, Spark Hill

B 11.4 E.X, England.

خط کا خلاصہ

ہم جو بھی کاروبار کرتے ہیں نقصان ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے میرے خاوند دل کے مریض ہو گئے ہیں۔ اب چھوٹی سی دوکان ہے جس سے کوئی آمدنی نہیں ہے۔ پاکستان میں ایک پلاٹ لیا تھا لیکن وہاں پر دوسرے شخص نے قبضہ کر لیا ہے۔ مختلف رشتہ دار اس پلاٹ کے بہانے ہم سے روپے کھا رہے ہیں۔ آپ کے متعلق سنا تھا کہ آپ غریبوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ اس لیئے حاضر ہوئی ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۸_۶_۹۴

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ دنیا فریب اور

دھوکے کا گھر ہے۔ بظاہر بڑی حسین نظر آتی ہے۔ مگر اس کا باطن زہر قاتل ہے۔ انسان اس کے ظاہر پر فریفتہ ہو کر اس کے حصول کیلئے اپنی ساری توانائی ضائع کر دیتا ہے۔ آخر جب پوری طرح اس میں الجھ جاتا ہے تو پھر کوشش کے باوجود اس سے فرار مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ کی ساری پریشانیوں کا علاج صرف توجہ الی اللہ میں ہے۔ اس نسخہ کو خلوص سے آزما کر دیکھیں۔ ایک طرف حالات کی تلخی کم ہوتی جائے گی اور پریشانیوں سے مقابلہ کی ہمت پیدا ہو گی دوسری طرف اس کی ذات پردۂ غیب سے اسباب پیدا کرے گی۔ مگر شرط یقین باللہ کی ہے۔ آپ نماز پابندی سے پڑھیں۔ نماز میں کوتاہی نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان براہِ راست رابطہ ہے۔ اور نماز میں بندہ اپنے مالک کے بہت قریب ہوتا ہے۔

آیت کریمہ روزانہ پڑھیں۔ تعداد ۱۲۵۰ سے کم نہ ہو۔

لاالہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین۔

اوّل آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ملالیں۔ اپنے معاملات تصور میں رکھیں اور توجہ سے پڑھیں۔

بندہ عاجز بھی دعا گو ہے۔ ہمارے متعلق کسی عقیدت مند نے بڑھا کر بیان کیا ہے ایسی کوئی بات نہیں یہ عاجز خود اپنے انجام کی فکر میں

ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۷۹

عاشق حسین صاحب

معرفت نیو ماڈرن آٹوز تلہ کنگ روڈ چکوال

خط کا خلاصہ

میرے والد میرے دشمن ہو گئے ہیں اور غیروں کی طرح پیش آتے ہیں۔ سخت پریشان ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۸۔۶۔۹۴

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ نے اعزہ واقارب کی سرد مہری کی شکایت کی ہے۔ یہ دستور دنیا ہے۔ دنیا میں وفا کم ہے اس پر افسوس نہ کریں۔ اس میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہوں گی۔ بڑا سبق یہ ہے کہ تعلق باللہ اصل تعلق ہے جو دنیا اور آخرت میں کام آتا ہے۔ معمولی دنیاوی مفاد کی خاطر اس تعلق کو ہم بھول جاتے ہیں۔ آپ انکی بے وفائی پر توجہ نہ دیں۔ اپنے مالک حقیقی کی طرف متوجہ رہیں۔ یہ توجہ جہاں آپ کیلئے تقرب الی اللہ کا ذریعہ بنے گی وہاں ان کی سوچ کے دھارے کو

بدل دے گی۔ آپ کی بے نیازی اور استغناء خود انہیں رویہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مقلب القلوب ہے۔ دلوں کا الٹ پھیر اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس کا تعلق بندے کو ہر احتیاج سے محفوظ کر دیتا ہے۔

آپ نے ان کی پرورش اور تربیت میں جس خدمت کا ذکر کیا وہ معاملات میں آتی ہے۔ اور حقوق العباد میں شامل ہے۔ اس کی جزاء اللہ تعالیٰ دے گا۔ بندوں سے امید رکھ کر اپنے اخلاص کو داغدار نہ کریں اور ثواب ضائع نہ کریں۔ بندہ عاجز آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ آپ کا اس ذات کے حضور استغاثہ ہے۔ وہی ذات اپنے بندوں کی محافظ اور نگراں ہے۔ نماز پنجگانہ باجماعت کی پابندی کریں۔ اور ہر روز حضرت پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ختم بطریق ذیل پڑھیں :

اوّل و آخر سو / سو بار درود شریف درمیان میں پانچ صد بار حسبنا اللہ ونعم الوکیل دسویں دانے پر نعم المولی ونعم النصیر بھی ملا کر پڑھیں۔ توجہ سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں وابستہ رکھیں۔

والسلام   فقط

نوٹ : خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

مکتوب نمبر ۲۸۰

ڈاکٹر نسیم احمد صاحب انصاری

۱۹ ایبٹ روڈ لاہور نمبر ۶، متصل میٹروپول سینما

فون رہائش 6364629

خط کی نقل

۱۶_۶_۹۴

جناب محترم قبلہ پیر صاحب السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ اور اہل خانہ بخیریت ہوں گے۔ میں دہلی والے پیر صاحب قبلہ محترم حضرت زید ابوالحسن فاروقی مرحوم ومغفور کا بھانجا ہوں۔ جب ماموں آخری مرتبہ پاکستان تشریف لائے تو روانگی کے وقت میں نے ماموں حضرت کے کچھ فوٹو اپنی family کے ساتھ اتارے تھے۔ اس سلسلے میں کیونکہ میرے پاس کیمرہ نہیں تھا تو آپ کے مرید مخلص خالد شکور صاحب سے کیمرہ لیا تھا۔ فلم بھی کیمرہ کے مالک کی پڑی ہوئی تھی۔ تصویریں اتارنے کے بعد کیمرہ فلم کے ساتھ میں نے خالد شکور صاحب کو واپس کر دیا تھا۔ فوٹو انکے پاس امانت کے طور پر دیئے تھے کہ جب تمام فلم کیمرہ کے مالک صاحب اتارلیں گے تو میرے فوٹو

مجھے واپس مل جائیں گے۔

مجھے معلوم ہوا کہ وہ فوٹو خالد صاحب نے پرنٹ کروا کر شائد آپ کو بھی پیش کیئے ہیں۔ ابھی تک میں نے وہ فوٹو دیکھے تک نہیں۔

ماموں حضرت تو امانت کے سلسلے میں بہت سخت تھے۔ خالد صاحب نے معلوم نہیں یہ امانت کیسے رکھی کہ امانت رکھنے والے کو معلوم تک نہیں اور فوٹو تقسیم ہو رہے ہیں۔

امید ہے آپ اس سلسلے میں خالد شکور سے بات کریں گے۔ باقی لاہور، دہلی اور کوئٹہ میں سب لوگ بخیریت ہیں۔ وہاں پر سب کو سلام عرض کر دیجئے۔ جواب کا منتظر رہوں گا۔

فقط / آپ کا مخلص

نسیم احمد انصاری

دربار عالیہ سے جواب

۲۰-۶-۹۴

محترم ڈاکٹر صاحب سلام مسنون! آپ کا مکتوب بندہ کو براہ راست پہنچایا گیا۔ تشویش کا علم ہوا۔ اتفاق سے بابو عبدالشکور خالد صاحب ان دنوں یہاں موجود تھے۔ ان سے رابطہ قائم ہونے پر معلوم ہوا کہ جن فوٹوگرافس کی تقسیم کا آپ نے تذکرہ کیا اور اپنی ناگواری کا

اظہار کیا ہے یہ وہ فوٹوگرافس نہیں ہیں۔ صاحب زادہ کاشف انصاری صاحب جب حضرت پیر صاحب کے ہمراہ گلہار تشریف لائے تھے آپ بنجوسہ اور راولاکوٹ کے صحت افزاء اور پر فضا مقامات پر بھی گئے تھے۔ گلہار سے آپ کی راہنمائی کیلئے محمد ادریس صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔ اس دوران آپ نے کچھ یادگار فوٹوگرافس لیئے تھے اور بعد میں یہی فوٹوز لاہور پہنچائے گئے تھے۔ آپ کو شبہ گزرا کہ شاید یہ فوٹوز ہیں جو بطور امانت خالد صاحب کی تحویل میں دیئے گئے تھے اور آپ کو خط لکھنے کی زحمت اٹھانا پڑی۔

جہاں تک آپ کے فوٹوز کا تعلق ہے آپ مطمئن رہیں وہ تقسیم ہوئے ہیں نہ دوسرے ہاتھ تک گئے ہیں ان کے بارے میں خالد صاحب نے بتایا کہ ان کے گھر رکھے ہیں۔ اب حافظہ ساتھ نہیں دے رہا ہے کہ کہاں رکھے؟ نسیان انسانی کمزوری ہے تاہم انہوں نے یقین دلایا ہے کہ اب وہ لاہور جاکر انہیں تلاش کر کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اس سلسلہ میں وہ بڑے سنجیدہ ہیں اور اپنی ذمہ داری سے پوری طرح واقف ہیں۔ یہ تاخیر فوٹوز کے misplace ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ آپ کی اس ذہنی کوفت کا انہیں احساس ہے۔ یاد آوری کا شکریہ۔

فقط والسلام

درج بالا خط کی ایک نقل حاجی عبدالشکور خالد صاحب کو بھی لاہور بھیجی گئی۔

مکتوب نمبر ۲۸۱

سید عبدالستار صاحب

مسجد حکیم والی پکی ٹھٹھی سمن آباد لاہور

کو مل کر سید مخدوم حسین شاہ صاحب کو ملے

خلاصہ خط

مذہب کے بارے میں بہت سے شیطانی وسوسے ابھر رہے ہیں۔ یکسوئی سے نماز بھی خضوع وخشوع سے ادا نہیں ہو سکتی۔ B.Sc. کی تیاری بھی نہیں ہو رہی۔ کبھی سوچتا ہوں کہ جناب سے اجازت لے کر .B.Sc کی بجائے .B.A کرلوں۔ پہلے حاجی پیر صاحب سے تجوید پڑھنی شروع کی تھی۔ اب خیال ہے کہ .B.Sc کے بعد تجوید اور اسلامی کتب پڑھوں۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے ذہنی پریشانی کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے مذہب کے بارہ میں طرح طرح کے وسوسوں، تعلیم کے بارہ میں کم

ہمتی اور تجوید کے بارہ میں جس سستی کا ذکر کیا ہے یہ سب آپ کے ذہنی انتشار کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جب انسان کے سامنے مقصد واضح نہ ہو اور اس مقصد کے حصول کیلئے تڑپ نہ ہو ایسے ہی واقعات نمودار ہوا کرتے ہیں اور انسان کسی کام میں دلجمعی اور یکسوئی سے مصروف نہیں ہوتا۔ ہر کام سے چند دن بعد بیزار ہو کر دست کش ہو جاتا ہے اور یہ طرز عمل اگر جاری رہے تو ناکام زندگی کی تمہید بن سکتا ہے۔ آپ مستقبل کی تعمیر کیلئے ٹھوس لائحہ عمل مرتب کریں اور اس کے حصول کیلئے کمربستہ ہو جائیں راستے کی تمام رکاوٹوں اور دشواریوں کو خاطر میں نہ لائیں۔ انسان میں قدرت نے ہر مشکل پر غالب آنے کی صلاحیت رکھی ہے۔ اپنے مقرر کردہ نصب العین کی طرف لڑتے بھڑتے بڑھیں یہی اصل حیات ہے۔

بدریا غلط و با موجش در آویز

حیات جاوداں اندر ستیز است

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ دنیا بمنزلہ سمندر ہے جس میں بڑی بڑی حوصلہ شکن موجیں اٹھتی ہیں۔ مگر ان ہی موجوں سے ٹکرا کر راہ بنانے کا کام حیات جاوداں ہے۔ آپ اپنے اسلاف کے کارناموں پر نظر ڈالیں کن کن سنگلاخ وادیوں سے گزر کر انہوں نے حیات جاوداں

حاصل کی۔ حصولِ مقصد کی راہ میں جو رکاوٹیں آتی ہیں وہ عزم اور ارادہ کی پختگی کا امتحان ہوتا ہے۔ اگر ان رکاوٹوں کے سامنے سپر انداز ہو جاؤ تو سمجھو تم کارزار ہستی میں مار کھا گئے اور اگر ان کو اپنی ہمت سے عبور کر لیا تو میدان تمہارا ہے۔ اپنی رکاوٹوں اور مزاحمتوں سے ارادے کو توانائی اور عزم کو حوصلہ ملتا ہے۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

B.Sc مشکل ہے نہ تجوید۔ بس کمر ہمت باندھ لیں۔ راستے کے تمام وسوسوں اور رکاوٹوں کو جھاڑ دیں۔ لاہور مرکز میں رہتے ہیں وہاں ہر طرح کی راہنمائی اور تعاون میسر آسکتا ہے۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ شاہ صاحب سے بھی دعا کرئیں اور اگر ذہنی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو درج ذیل مربہ کا استعمال کریں۔ اگر آپ نے ہمت سے کام لیا تو گرہیں کھلتی جائیں گی۔

"لیس لانسان الا ماسعٰی" اللہ تعالیٰ کا وعدہ اپنی جگہ قائم ہے۔ محنت کا اجر ضائع نہیں جاتا۔

مربہ : مربہ آملہ، مربہ ہڑ ہڑ، مربہ سیب، مربہ بہی اور گلقند ہر ایک نصف کلو۔

چاول سونف آدھ پاؤ، گری بادام آدھ پاؤ، ورق چاندی نصف دفتری سب کو گلقند میں ملالیں۔

ایک چمچ صبح اور ایک چمچ رات استعمال کریں۔

فرض نماز کے بعد گیارہ بار "یا قوی" اوّل آخر تین، تین بار درود شریف دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے پیشانی پکڑ کر پڑھیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ فقط والسلام

نوٹ: فی الحال صرف B.Sc پر توجہ مرکوز رکھیں۔ دیگر تمام کام چھوڑ دیں۔ کسی استاد سے بھی تعاون حاصل کریں۔ کوشش کریں کہ یہ مرحلہ جلد طے ہو جائے۔ خط سنبھال کر رکھیں۔ گاہے گاہے پڑھا کریں۔

مکتوب نمبر ۲۸۲

شاہد ہمایوں صاحب

ایکسئن PWD 13- گلشن بلاک

علامہ اقبال ٹاؤن کیمپ لاہور

خط کا خلاصہ

میرا تبادلہ کوئٹہ ہو گیا ہے۔ دعا کریں ملتان یا لاہور ہو جائے۔

مکان کی تعمیر شروع ہے۔ دعا کریں کسی رکاوٹ کے بغیر مکمل ہو۔ میں نے اپنے بھائیوں سے ۵ لاکھ ۷ ہزار روپے اور دوسرے احباب سے لینے ہیں۔ دعا کریں وہ دے دیں۔

دربار عالیہ سے جواب

1-7-1994

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ پورے خط میں تعلق مع الدنیا کا ذکر ہے۔ کہیں تبادلہ کی خواہش ہے کہیں مکان کی تکمیل کا دھیان تو کہیں قرضہ کی وصولی کا فکر۔ تعلق مع اللہ کا کہیں ذکر نہیں۔ درویش کو خوشی ہوتی اگر کہیں فرائض ونوافل، ذکر و فکر کا ذکر ہوتا۔ کیونکہ یہ درویش ان ہی کو باقیات صالحات سمجھتا ہے۔ جو قیامت میں کام آئیں گی اور جو لقاء الٰہی کا باعث بنیں گی۔ کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیئے جاتے ہیں وہی اپنے اجر و ثواب کے اعتبار سے باقی رہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ باقی ہے اور جو کام دنیا کی خاطر کیئے جاتے ہیں وہ فانی ہیں کیونکہ دنیا خود فانی ہے خواہ بظاہر ان امور میں کتنی کشش اور دلچسپی ہو۔ رہی قرض کی وصولی تو آپ کو معلوم ہے کہ دنیا کی بے وفائی اور بے مہری مشہور ہے۔ دنیا مطلب بر آوری کے بعد فوراً نگاہ بدل لیتی ہے۔ دنیا سے احسان و مروت کی توقع رکھنا عبث ہے۔ قرض دینے سے پہلے

آپ کو ان پہلوؤں پر غور کر لینا تھا۔ اب وصولی میں حکمت عملی سے کام لیں۔ تقاضا میں درشتی اور سختی سے معاملات بگڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اب احسن طریقہ سے تقاضا کریں اور ان پر اپنی ضرورت اور مجبوری ظاہر کر کے جس طور قرض کی واپسی ممکن ہو اس پر صبر کریں۔ افراد خانہ سے سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

نوٹ : خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

مکتوب نمبر ۲۸۳

محمد خالد

P-4213 گلی نمبر ۵ مین بازار منصور آباد،

فیصل آباد

خلاصہ

کاروبار کا جھگڑا ہے۔ حصہ داران یکمشت رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جس کی میری پوزیشن نہیں ہے اور کوئی کاروبار کرنے کیلئے میرے پاس روپے نہیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۔۷۔۹۴

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے اب کی بار بھی کاروباری معاملات کا تذکرہ کیا ہے اور ساتھ ہی اپنی پریشانی کا۔ بندہ نے اپنے سابقہ خط میں لکھا تھا کہ بندہ ان کاروباری معاملات سے قطعاً ناواقف ہے۔ درویش کا کام دعا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ غیب سے آسانی پیدا کریں اور کاروباری معاملات آپ کی خواہش کے مطابق حل ہو جائیں اور آپ کو سکون نصیب ہو۔

آپ نے مشورہ کا ذکر کیا ہے کہ بعض آدمی آپ کو اکسار ہے ہیں کہ انکار کریں۔ کاروبار اور اس کے لین دین کے متعلق آپ جانتے ہیں کہ کس کا کتنا حق ہے۔

حقوق العباد کی حقوق اللہ سے بھی زیادہ تاکید آئی ہے۔ کہیں ضد اور غصہ میں آپ کی نظر سے یہ پہلو نہ چھوٹ جائے۔ دنیا اور اس کے مفاد آنی جانی چیزیں ہیں مگر معاملات میں اخلاص اور دیانت بڑی دولت ہے۔ اسے دنیوی دولت پر قربان نہ کریں اور ہر آن اللہ تعالیٰ سے بہتری کی امید رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہ برتیں۔ اسی ذات کے سہارے پر تکیہ رکھیں۔ اگر س ذات کی طرف متوجہ رہے تو اس کی رحمت بے پایاں آپ کو مایوس نہیں کرے گی اور کوئی بہتر صورت سامنے

آجائے گی۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۸۴

انگلینڈ سے ایک خط۔

خط کا خلاصہ

۲۷۔۶۔۹۴

بڑی بچیوں کی مشترکہ تجارت ہے۔ گزشتہ ہفتہ سے دونوں کے مابین غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں بے وقوفی پر اُتر آئی ہیں۔ سخت پریشان ہوں۔ میں کسی کی طرف داری نہیں کر سکتا۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۔۷۔۹۴

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، اس خط میں آپ نے بچیوں کی باہمی چپقلش کے سلسلہ میں اپنی پریشانی کا ذکر کیا ہے۔ شیخ سعدیؒ نے دین و دنیا کے مزاج کا مطالعہ کرنے کے بعد درست فرمایا تھا کہ ایک اقلیم میں دو بادشاہ نہیں سما سکتے۔ جبکہ ایک گلیم میں دس درویش سما جاتے ہیں۔ اہل اللہ کے نزدیک دنیا کا اطلاق ان امور پر ہوتا ہے جو دین میں مددگار نہ ہوں۔ انسان جب دنیا کا ہو جائے دین اور اس کی حدود سے ناآشنا ہو جائے

تواس میں حصول دنیا کیلئے جذبہ مسابقت فزوں ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایک دوسرے پر سبقت لینے کیلئے تمام مروّت کے اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے۔ اس حرص اور ہوس کا نتیجہ باہمی تصادم اور چپقلش ہے۔ اس تصادم سے بچنے کا واحد علاج دین کے پاس ہے۔ جس نے طرح طرح کے قصص اور واقعات کے ذریعہ انسان کو باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ دنیا عارضی ہے اور دین سے قطع نظر محض دنیا کا جنون ہمیشہ کی نامرادی اور خسران ہے۔ دنیا کو ثبات نہیں ہر آن تغیر پذیر ہے۔ لہٰذا اس کے دھوکہ میں آنے اور اس سے محبت کرنے کی بجائے اس کو سمجھنے اور بچنے کی کوشش کریں۔

آپ بچیوں کو سمجھائیں کہ عارضی مادی مفادات پر اخلاقیات اور اعلیٰ اقدار کو قربان نہ کریں۔ کل پچھتاوا ہو گا۔ اصل کامیابی مادی کامیابی نہیں ہے بلکہ اسلام اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۸۵

محمد یٰسین صاحب

349/B پیپلز کالونی نمبر ا، فیصل آباد

خط کا خلاصہ

آپ نے سورۃ مزمل شریف پڑھنے کیلئے بتائی تھی جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کاروبار بہتر ہو رہا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مزید برکت دیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۰۔ ۷۔ ۱۹۹۴ء

سلام مسنون! خط ملا، انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے گھٹ جائے تو اضطراب، پریشانی اور گھبراہٹ گھیر لیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ سے غفلت کے ثمرات ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے تو انسان میں اس تعلق کی نسبت سے ایک گونہ سکون اور اطمینان پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ انسان میں احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کا تعلق ایک غالب اور کار آفریں ذات سے ہے۔ اللہ والے جب کسی طالب کو کوئی وظیفہ تلقین کرتے ہیں تو اس کا منشاء اس تعلق کو بحال کرنا ہوتا ہے اور تاکید کرتے ہیں کہ توجہ سے اس وظیفہ پر عمل کریں۔ وظیفہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا مقصد اس تعلق کو بحال کرنا ہے جو انسان اپنی غفلت سے توڑ چکا ہے۔ جو لوگ بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سلسلہ کی برکت سے رحم فرماتے ہیں۔

آپ کو جو وظیفہ تلقین کیا گیا ہے اس کا پسِ منظر بھی یہی تھا کہ آپ متوجہ الی اللہ رہیں اور اپنی حاجات عجز وانکساری سے اس کے حضور پیش کرتے رہیں۔ رہا قرضے کا معاملہ تو یہ بھی ذہن میں رکھ کر عمل جاری رکھیں۔ البتہ وظیفہ کے علاوہ احکام شریعت کی پابندی سے بجا آوری بھی شرط اوّلین ہے۔ وظیفہ اس وقت تک مؤثر نہیں ہوتا جب تک کہ احکام شریعت کی پابندی نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ بندہ بھی دعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ بزرگانِ سلسلہ کی روحانیت کے صدقے آپ کی مشکلات آسان کرے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۸۶

۹۔۷۔۹۴

سردار محمد حنیف ایڈووکیٹ ضلع کچہری راولپنڈی
ڈسٹرکٹ کورٹس راولپنڈی۔

کاروبار نہیں چلتا روزی کی کمی ہے۔ وظائف مقررہ وقت پر پڑھنے سے مجبور ہوں۔ نئے اوقات کی اجازت بخشیں۔ وغیرہ وغیرہ

جواب

۱۲-۷-۹۴

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی سہولت کیلئے رقم کیا جاتا ہے کہ دن رات میں جس وقت آپ کو آسانی ہو وقت کا تعین کر کے پڑھیں۔

پہلے والے وظیفہ کیلئے بھی وقت کا تعین کریں اور اگر وقت اجازت دے تو اسکی تعداد دُگنی کرلیں۔ یعنی ۵۰۰ کی بجائے ایک ہزار بار پڑھیں۔ آپ کا کام اللہ تعالیٰ کے حضور خلوص کا نذرانہ پیش کرنا ہے۔ آپ کی کوشش کے نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اگر نتائج برآمد ہونے میں دیر لگے تو پریشان نہ ہوں۔ وہ ذات اپنے کاموں کی مصلحت سے آگاہ ہے۔ اُس کے فیصلے پر بھروسہ رکھیں۔ بس آپ اُس کی رضا کے کاموں میں لگے رہیں اور اپنے آپ کو مایوسی کے حوالے نہ کریں بلکہ اُس کی رحمت پر نظر رکھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۸۷

محمد شریف معرفت حفظ جنرل سٹور مسجد اقصیٰ

گولڈن ٹاؤن کراچی نمبر 43 کوڈ نمبر 75210

خط کا خلاصہ

میں تحصیل سنہسہ۔ بمقام گلوٹیاں آزاد کشمیر کا رہنے والا ہوں۔ بے روزگاری کے ہاتھوں سخت مجبور ہوں۔ بال بچے دار آدمی ہوں۔ کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوں۔ میں بغرض ملاقات دو تین مرتبہ آپ کے آستانے پر دستک دے چکا ہوں لیکن وہاں پر کھڑے دربانوں نے میری ایک نہ سنی۔ آپ نے ضلع کوٹلی کو مساجد کا ضلع بنادیا ہے۔ مگر آپ کے در سے ایک مفلس الحال شخص کو باربار یہ کہہ کر ٹھکرادیا گیا کہ پیر صاحب آرام کررہے ہیں۔ آپ کے دربانوں نے جو پابندیاں عائد کررکھی ہیں وہ تو حکمرانوں، بادشاہوں اور نوابوں کی عائد کردہ ہوتی ہیں۔ میں نے سینکڑوں لوگوں سے قرض کی بھیک لی ہے لیکن انہوں نے باہر بھیجنے سے انکار کردیا ہے۔ آزاد کشمیر اور پاکستان چھان مارا لیکن کہیں -/1500 روپے کی نوکری بھی نہیں ملتی۔ اس شعر پر اختتام کرتا ہوں۔ ؎

کیوں مقبروں پر چڑھاتے ہو زر کی چادریں
دے زندگی کے ننگے بدن پر غلاف تو

والسلام

دربار عالیہ سے جواب

۱۳۔۷۔۹۴

سلام مسنون! خط ملا، آپ کا غصہ اور عتاب بجا مگر بندہ عاجز کی مصروفیات پر بھی توجہ دیں۔ خدام نے بندہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ایسا کیا ہے۔ البتہ انہوں نے اس دوران درشتی سے کام لیا تو بندہ ان کی جانب سے معذرت خواہ ہے۔ انہیں بندہ کی جانب سے واضح ہدایت ہے کہ وہ خواہش مند حضرات کو احسن طریقہ سے سمجھادیں۔

آپ کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا گیا۔ یہاں سب کیلئے ایک ہی ہدایت ہے۔ کسی چھوٹے بڑے یا امیر فقیر کی استشنی نہیں اور یہ ہدایت چند مجبوریوں کی بناء پر ہے جن کا اجمالی تذکرہ پیش ہے۔

۱۔ بندہ اب بوڑھا اور کمزور ہے۔ طبیعت پر کچھ اختیار نہیں ماضی میں جب صحت ٹھیک تھی تو دن میں دوبار سنگیوں میں گھنٹوں بیٹھا رہتا تھا مگر اب خواہش کے باوجود ایسا نہیں کر پاتا۔

۲۔ بندے کو پارسائی کا دعوئی ہے نہ ولایت کا طرہ۔ محض انجام کی فکر میں ہے اور دوستوں سے انجام بالخیر کی دعا کا طالب ہے۔ اس گوشہ نشینی کو مصلحت نہ سمجھا جائے بلکہ طبعی مجبوریوں کا خیال رکھا جائے۔

۳۔ بندہ تک لوگوں کی آمد کسی بزرگی کا نتیجہ نہیں بلکہ بندہ کے

بزرگوں نے اپنے اپنے وقت میں لوگوں کی بھلائی کی خاطر کچھ اچھے کام کیئے ان کی یاد انہیں بندہ تک لے آتی ہے اور بندہ بھی بزرگانِ سلسلہ کے طفیل اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی بہتری کیلیئے دعا کر دیتا ہے۔

۴۔ ہر آدمی کو اجازت ہے کہ وہ زبانی یا تحریری اپنا مافی الضمیر بندہ تک پہنچائے۔ اس غرض کیلیئے خدام موجود ہیں۔ مناسب جواب ان تک پہنچا دیا جاتا ہے اور بہتری کے لیئے دعا کی جاتی ہے۔

۵۔ عرض و معروض کے دو وقت دوپہر سے پہلے اور ظہر کے بعد مخصوص ہیں۔ ہر شخص ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے بندہ عاجز نہ تو ملاقات میں امتیاز برت سکتا ہے اور نہ سب لوگوں کو ملاقات کا موقعہ مل سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے بہت سے سنگیوں کے محروم رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا فی الوقت یہی بہتر طریقہ ہے۔

۶۔ دعا نزدیک دور سے برابر ہے۔ ضروری نہیں کہ یہاں تک گراں اخراجات برداشت کر کے آنے کی کوشش کی جائے۔ بذریعہ خط حالات سے آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ برابر توجہ ہوگی اور جوابی لفافے کی صورت میں مناسب جواب سے بھی آگاہ کر دیا جائے گا۔

۷۔ آپ نے مساجد کی جگہ جگہ تعمیر کا ذکر کیا ہے۔ یہ مشیتِ ایزدی کے تحت وجود میں آ رہی ہیں۔ ان کی تعمیر میں بندہ کا کوئی کمال نہیں۔ اللہ

تعالیٰ اپنے امور کی انجام دہی کیلئے بندوں میں کسی کو منتخب کر لیتے ہیں۔بندہ کی حیثیت محض ایک امین کی ہے۔جس کا کام لوگوں کی کارخیر میں دی گئی رقوم کا ان مقاصد پر خرچ کرنا ہے۔ مساجد کو دیکھ کر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔بندہ کے اپنے وسائل نہیں ہیں۔یہ سب اس ذات کے ارادوں کے اظہار کے مختلف طریقے ہیں۔

رزق کی بسط وکشاد اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی ہے۔اس میں ہماری کوشش کو اتنا زیادہ دخل نہیں۔ہماری کوشش کا میدان اس کے احکام کی اطاعت کا میدان ہے اور ہماری پرستش بھی اس پہلو سے ہوگی۔اس میدان میں کوتاہی قابل مؤاخذہ ہے۔روزی، صحت، عزت اور اس جیسی دیگر امور اس کی اپنی حکمت اور مصلحت سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ نے لکھا ہے کہ روزی کی وسعت کیلئے دردر کی خاک چھانی ہے۔ مگر بے سود۔اب ذرا اس کی رضا کی خاطر اس کی رضا کے کاموں میں کوشش کر کے دیکھو انشاء اللہ سکون نصیب ہوگا۔جب کام صحیح سمت میں کیا جائے تو مثبت نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔مایوس نہ ہوں۔اللہ تعالیٰ کا دامن تھام کر دیکھیں۔وہ ذات بڑی رحیم ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۸۸

دختر عبدالعزیز کھوکھر

کھوکھر محلہ کوٹلی آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

ہمارے بزرگ تایا جنکا نام دل محمد کھوکھر ہے نے اپنی جائیداد اپنے دو بیٹوں احمد آزاد کھوکھر اور فاروق احمد کھوکھر کے نام ھبّہ کر دی ہے۔ انکا چھوٹا بیٹا تیرہ ہزار روپے کا مقروض تھا انھوں نے دھمکی دی کہ اگر رقم ایک ہفتہ کے اندر واپس نہ کی گئی تو آپ کو اس کی لاش ملے گی۔ چنانچہ فاروق احمد نے ہمارے صحن سے ملحقہ تین مرلہ پلاٹ جس پر بوسیدہ عمارت ہے کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ان کا ہمارے ساتھ سودا طے ہوا۔ عدالت میں ضروری کاروائی کے بعد -/30,000 روپے کی ادائیگی ہوئی۔ لیکن دوسرے دن ہمارے تایا محترم نے رقم جیب میں ڈالنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ھبہ کی منسوخی کی درخواست دے دی اور جواز یہ نکالا کہ یہ لوگ ہمیں راستہ دینے پر تیار نہیں حالانکہ ہم آج بھی اس کیلئے تیار ہیں۔ اب ہمیں سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ آپ ان معاملات کی تحقیقات کرائیں اگر ذرا سا بھی جھوٹ

ثابت ہو تو آپ کاروائی نہ کریں۔ آپ درج ذیل افراد کو بلالیں :

بطور گواہ : ڈاکٹر تسلیم احمد کھوکھر، ایڈیشنل ہیلتھ آفیسر کوٹلی

بطور سائل : میرے بڑے بھائی محبوب احمد کھوکھر، کھوکھر محلّہ کوٹلی ہمارے تایادل محمد کھوکھر اور ان کے بیٹے۔

اس کے علاوہ یہ لوگ بازار میں ہمیں برے ناموں سے پکارتے ہیں۔ آپ اس مسئلہ کو حل کر کے ایک بیٹی کا حوصلہ بڑھائیں۔ دوسری صورت میں یہ واضح ہو گا کہ اس دنیا میں کوئی بھی حق وسچ کا ساتھ دینے والا نہیں ہے۔

فقط والسلام

دربار عالیہ سے جواب

۱۴۔ ۷۔ ۹۴

محترم عبدالعزیز کھوکھر صاحب

آپ کی صاحبزادی کا مکتوب ملا، جملہ حالات نظر سے گزرے۔ گذارش ہے کہ یہ بندہ عاجز ایک درویش ہے جس کی دوڑ مسجد تک ہے اور تربیت کچھ اس انداز سے ہوئی ہے کہ دنیوی مسائل سے دلچسپی رہی ہے نہ دنیوی مسائل کے الجھاؤ، سلجھاؤ سے واسطہ۔

آپ نے جن حضرات کے نام مکتوب میں گنوائے ہیں بندہ کا ان

سے تعارف یا تعلق نہیں۔ صرف ڈاکٹر صاحب کے نام سے بندہ مانوس ہے اور نہ بندہ کسی ایسے منصب پر فائز ہے کہ وہ بلاوے پر آجائیں ان حالات میں بندہ کی معذوری ظاہر ہے۔

اس کے علاوہ یہ معاملہ خانگی اور نجی ہے۔ خاندان کے معزز افراد ہی کو چاہیئے کہ وہ ثالثی کا کردار ادا کریں۔ ایک تو وہ معاملہ کی نوعیت سے واقف ہیں دوسرے افراد کبنہ ہونے کی وجہ سے اپنا اثر ورسوخ اور دباؤ کام میں لاسکتے ہیں۔ نیز عدم تعاون کی صورت میں ان کے خلاف کوئی دوسرا لائحہ عمل مرتب کر سکتے ہیں۔

درویش کا اثر تو کوئی عقیدت مند ہی قبول کر سکتا ہے اور وہ بھی اخلاقیات کی حد تک۔ اس معاملہ میں تعلق و تعارف تو درکنار آپ کی تحریر سے پتا چلتا ہے کہ وہ اخلاقی حدود سے بھی ناآشنا ہیں۔

بندہ صرف دعا کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فریقین کو حق سمجھنے اور حق ادا کرنے کی توفیق دے اور موجودہ الجھاؤ کو سلجھاؤ میں بدل دے۔ آپ کے نیک جذبات کا شکریہ۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۸۹

محمد حبیب امجد صاحب

دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ، فیصل آباد

خط کا خلاصہ

دربار عالیہ سے واپس گھر پہنچ آیا ہوں۔ آپ نے مجھ کو جس سعادت سے سرفراز فرمایا یہ نعمت بڑے بڑے سربراہان مملکت کو حاصل نہیں کہ آپ مجھے ہر دفعہ اندر اپنے پاس بلاتے ہیں۔

والد صاحب کو یونانی اور ایلوپیتھی ادویات موافق نہیں اس لئے ہومیوپیتھی ادویات استعمال کر رہے ہیں۔ کھانا کبھی کبھی تناول فرماتے ہیں وہ بھی ہضم نہیں ہوتا۔

جب کبھی طبیعت بہتر ہوتی ہے لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ آب کوثر کا فارسی ترجمہ کر رہے ہیں جو نصف سے زیادہ مکمل ہو چکا ہے اور نبی پاک کے معجزات مبارکہ پر بھی ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔

جس مسجد کا جھگڑا تھا وہاں استاد اور استانی دیوبندی آگئے ہیں۔ خطرہ ہے کہ آہستہ آہستہ یہاں دیوبندیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔

میرے لیئے دعا فرمائیں کہ فجر سے اشراق تک، دوپہر ایک بجے

سے اڑھائی بجے تک، عصر تا مغرب اور سحری کے وقت ایک گھنٹہ اللہ تعالیٰ اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۷۔۷۔۹۴

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو صحت دیں۔ تاکہ دین کی کچھ مزید خدمت کر سکیں۔ یہ لوگ دنیا میں قیمتی سرمایہ ہیں اور ان سے ہزاروں کی اصلاح ہوتی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ مسجد پر دیوبندیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس میں بھی کوئی خدائی راز ہو گا۔ آخر مقامات مقدسہ جو عالم اسلام کے اہم مقامات ہیں وہ بھی سنیوں کے ہاتھ سے نکل گئے۔ اپنے کام کی حکمت اور مصلحت سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے۔

ایک چیز واضح ہے کہ اب دنیا میں تقابلی شعور پیدا ہو گیا ہے۔ وہ جاننے لگے ہیں کہ ان کے بچوں کا مستقبل کہاں محفوظ ہے۔ بہتر تعلیم و تربیت کہاں ہوتی ہے۔ نظم و ضبط اور محنت کا معیا کہاں بلند ہے۔ اب محض سنیت سند نہیں رہی کہ لوگ محض سنی ہونے کی بناء پر بچوں کو سنی اداروں میں بھیجیں یا سنی اساتذہ کا تقرر گوارا کریں۔ غیر سنی فرقوں نے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ اپنا نظام بھی تبدیل کر لیا ہے اور اپنے

نظام میں وقت کے تقاضوں کے مطابق کشش بھی پیدا کرلی ہے۔

اساتذہ بھی محنت اور دلچسپی سے کام لیتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ طلباء کے لیئے کشش کا سامان شیخ مکتب کا طرز عمل اور حسن سلوک ہوتا ہے۔ جب کہ ہمارے اکثر ادارے اس پرانی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ ان میں کشش کا عنصر تقریباً مفقود ہے۔ ان حالات میں اگر اداری دوسروں کے قبضہ میں چلے جائیں تو افسوس کیوں؟ ہماری اجارہ داری نہیں۔ لوگ بچوں کے مستقبل کی روشنی میں فیصلہ کرتے ہیں۔ مفتی صاحب اور دیگر احباب کی خدمت میں سلام کہہ دیں۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۹۰

سردار محمد نذیر

امیر جماعت اسلامی، حلقہ نمبر ۳ سنہسہ

راجہ محمد ریاست خان

نائب امیر جماعت اسلامی، حلقہ نمبر ۳

خط کا خلاصہ

مولوی محمد نازک صاحب خطیب جامع مسجد سہر منڈی بازار جہاد کشمیر کے خلاف ،جماعت اسلامی کے خلاف، جماعت اسلامی کے مجاہدین کے خلاف خطاب کرتے ہیں۔ جہاد کو وقت ضائع کرنے کے مترادف کہا۔ مولانا مودودی کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیئے۔انہیں روکا جائے تا کہ بلا ثبوت فتویٰ جاری نہ کرے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۹ جولائی ۱۹۹۴ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، امیر حلقہ کے تائیدی دستخط بھی ثبت تھے۔ حافظ نازک حسین صاحب سے متعلق آپ کو شکایت ہے کہ انہوں نے عرصہ ڈیڑھ سال سے جماعت اسلامی کی تحریک جہاد کے خلاف مہم چلا رکھی ہے اور بانی جماعت کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ شکایت کے بارہ میں حافظ صاحب سے رابطہ قائم کرنے کے بعد ہی کوئی رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ فی الحال بندہ اپنے ذاتی مؤقف کی وضاحت کرنا چاہتا ہے۔

بندہ کا خیال ہے کہ جب تک ملت اسلامیہ میں انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ موجود رہا ملت اسلامیہ دیگر اقوام پر

غالب رہی اور اس جذبہ کے ماند پڑنے پر انحطاط پذیر ہوئی۔ ملت کی نشاۃ ثانیہ کے لئے انہیں گروہ بندی اور فرقہ پرستی کے مہلک اثرات کا احساس دلا کر ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے۔ سوچ خواہ کتنی اچھی ہو جب معاشرہ انتشار کا شکار ہو تو مثبت نتائج مرتب نہیں ہو سکتے۔ بندہ نے اس قومی المیہ کے پیش نظر آئمہ مساجد اور اساتذہ مدارس کو واضح ہدایات دے رکھی ہیں کہ وہ اختلافی مسائل ز، بحث نہ لائیں۔ اور نہ ہی مختلف النظریہ فرقوں پر تنقید کریں۔ اگر آپ کو موقع ملے تو آپ آئمہ مساجد کو جاری کردہ ہدایات میں اس جذبہ کی روح ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ان ہدایات کے خلاف عمل کرے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے۔ بندہ اس کی ہرگز حمایت نہیں کرتا کیونکہ بندہ انتشار اور افتراق کے سخت خلاف ہے۔ کوئی شخص جہاد فی سبیل اللہ جیسے مقدس فریضہ کی مخالفت کا تصور نہیں کر سکتا۔ البتہ طریق کار سے اختلاف ممکن ہے۔ جہاد بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ آپ کو علم ہو گا کہ ۱۹۴۸ء کے جہاد کشمیر کے سلسلہ میں ایک عالم دین نے بقول اُن کے بعض شرائط موجود نہ ہونے کی بناء پر عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا۔ حالانکہ اس وقت جہاد ایک مرکز اور امیر کے تحت لڑا جا رہا تھا۔ جہاد کشمیر سے کس طرح اغماض برتا جا سکتا ہے۔ جبکہ مسلمانانِ پاک وہند کی سلامتی اور بقاء سے اس کا گہرا تعلق

ہے۔ اور پھر اسلام کی واضح تعلیم ہے کہ اگر مغرب کے مسلمان کو کانٹا چھبے تو مشرق کے مسلمان کو مضطرب ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ملتِ اسلامیہ جسد واحد کی طرح ہے۔ بندہ کا گمان ہے کہ مولانا نے نفسِ جہاد کی مخالفت نہ کی ہوگی بلکہ طریقہ کار سے اختلاف کیا ہوگا۔ کیونکہ اس امر کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ قریہ قریہ خود ساختہ امیر پیدا ہو جائیں جو ناپختہ ذہنوں کے جذبات سے کھیل کر برائے نام تربیت کے نام پر بدوں رضامندی والدین نوجوانوں کو آگ میں جھونک دیں۔ یہ طریقہ کار محلِ نظر ہو سکتا ہے اور اس میں اصلاح کیلئے توجہ بھی دلائی جاسکتی ہے۔

ہر بوالہوس نے حُسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۹۱

محمد فضل الرحمٰن صاحب۔
پنڈراجووال ڈاک خانہ میرا تحصیل و ضلع جہلم

آپ کے چند خطوط موصول ہوئے۔ جن میں اردو فارسی اشعار بھی ہیں۔ ان کے جواب میں آپ کو درج ذیل خط دربار عالیہ سے لکھا گیا۔

۱۳۔۷۔۹۴

سلام مسنون! نظم و نثر پر مشتمل مکتوب ملا۔ اردو، فارسی نظم نگاہ سے گزری۔ پتا چلا کہ ہجوم غم میں آدمی شاعر ہو جاتا ہے کیونکہ شاعری کا تعلق انسان کے لطیف احساسات سے ہوتا ہے اور غم بھی لطیف احساسات کو متاثر کرتا ہے تو گویا شاعری کا غم سے گہرا تعلق ہے۔ آپ کے صاحبزادے عاقل، بالغ، عالم و فاضل ہیں۔ عافیت اسی میں ہے کہ ان کے معاملات میں کم سے کم مداخلت کریں۔ انہیں اپنی دنیا خود تعمیر کرنے دیں۔ وہ اپنے نفع و نقصان کو بہتر سمجھتے ہیں بلکہ خود اس انتظار میں رہیں کہ وہ آپ کے تجربوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے خود آپ سے مشورہ طلب کریں۔

آپ اپنی دنیا میں رہیں۔ انہیں قدم قدم پر آپ کی ضرورت محسوس ہوگی۔ البتہ ان کیلئے دعا میں کوتاہی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیک اور صالح بنائے۔ بندہ عاجز بھی آپ حضرات کے سکون اور خوشحالی کیلئے دعاگو ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۹۲

محمد بشیر صاحب نارووال ﴿ولد حاجی محمد صدیق صاحب﴾

نزد مسلم ہائی سکول نارووال

خط کا خلاصہ

کافی عرصہ سے بعد عریضہ لکھ رہا ہوں۔ افسوس کہ ہم راحت و آرام میں بھول جاتے ہیں اور جب جان شکنجے میں آتی ہے تب آپ کی یاد آتی ہے۔ چھوٹا بھائی محمد سعید ۶ ماہ سے بیمار ہے بڑی پریشانی ہے وغیرہ وغیرہ

دربار عالیہ سے جوابی مکتوب

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ بندہ دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دینی اور دنیوی معاملات میں سہولت عطا فرمائے اور موجودہ پریشانی سے نجات دے۔

عزیزم! آپ کے والد محترم دربار عالیہ کے بڑے عقیدت مند تھے۔ انہیں دربار عالیہ سے بڑی محبت تھی۔ کوئی کام دربار عالیہ کی اطلاع اور مشورہ کے بغیر انجام نہ دیتے تھے اور دربار عالیہ کا کام بھی محض سنگیوں کے خیر خواہی اور ان کے حق میں بہتری کی دعا کرنا ہے۔ گمان نہ

تھا کہ اتنے محبوب سنگی کی اولاد اتنی جلد رابطہ منقطع کر دے گی۔ طویل عرصہ کے بعد آپ کا مراسلہ ملا۔ مراسلہ پڑھ کر مزید تعجب ہوا کہ آپ نے اپنی دنیوی زندگی کا ایک طویل پروگرام دیا ہے اور بتایا ہے کہ آپ کو دنیاداری سے فرصت ہی میسر نہیں مگر اپنی اُخروی زندگی کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ اگر یہ لکھ دیتے کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں تو بندہ کو خوشی ہوتی۔ بندہ کا تعلق اور رشتہ تو محض ''اللہ۔اللہ'' کا ہے۔

رہی دنیوی ثروت اور جاہ اللہ تعالیٰ آپ کو نصیب کریں مگر آپ کے والد صاحب کے تعلقات کی بناء پر یہ فرض سمجھتے ہیں کہ آپ کو اُخروی زندگی کی بھی یاد کرائیں۔ اصل زندگی وہی ہے اور اسی زندگی کی ہر دم فکر کرنی چاہیئے۔ دنیوی زندگی کا پیمانہ محدود ہے ہر شام ایک دن کم ہو جاتا ہے ۔ جو وقت غفلت میں گزر رہا ہے اس کی تلافی ممکن نہیں۔ دنیوی آسائشیں ساتھ نہیں دیتیں۔ وہاں عمل کا سکہ چلتا ہے وہ عمل جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضور ﷺ کی متابعت میں کیا جائے۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ جس کے دو دن برابر ہیں وہ گھاٹے میں ہے بلکہ آج سے آنے والا کل عملی اعتبار سے بہتر ہونا چاہیئے اور مسلمان کو اپنی زندگی کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔

یہ چند الفاظ محض سابقہ تعلق کی بناء پر لکھے گئے ہیں۔ آپ پر

منحصر ہے کہ انہیں اہمیت دیں یا نہ۔

فقط　　　　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۲۹۳

مدیر ماہوار علمی رسالہ "معارف"

دارالمصنفین اعظم گڑھ، اتر پردیش، بھارت

محترم ومکرم مدیر صاحب سلام مسنون! کچھ معلومات درکار ہیں۔ آپ کے علمی وادبی روایات سے حوصلہ پکڑتے ہوئے تکلیف دے رہا ہوں۔

حضرت کمال الدین یمنی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مطلوب ہیں۔ سہولت کیلئے ان کا شجرہ درج ہے۔

"کمال الدین یمنی بن امام الدین بن شمس الدین بن حسام الدین بن احمد بن محمود بن ابوبکر ثانی بن ابراہیم بن اسمٰعیل بن عبداللہ تابعی بن عبدالرحمٰن بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ چھٹی صدی ہجری میں تھے۔ مدینہ منورہ میں ۵۵ برس تک حدیث پڑھاتے رہے۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت بہاؤالدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے تلامذہ میں سے تھے۔ کوشش وکاوش سے ان

کے حالات معلوم کر کے مہیا کریں۔ اگر ماخذ بھی لکھ دیں تو اور زیادہ نوازش ہو گی۔ موجودہ حالات میں معلوم نہیں کہ آپ کو یہ معلومات مہیا کرنے میں کس طرح سہولت رہے گی۔ آپ درج بالا پتہ پر وی پی پی کر سکتے ہیں یا پاکستان میں آپ کسی نمائندے کی نشاندہی کریں جنہیں قیمت ادا کر دی جائے اور وہ معلومات درج بالا پتہ پر بھیج دیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو آپ درج ذیل پتہ پر انگلینڈ بذریعہ وی پی پی بھیج دیں۔ شکریہ

آپ کا مخلص / منیر حسین بٹ

انگلینڈ میں حاجی محمد معروف صاحب کا پتا لکھا گیا۔

مکتوب نمبر ۲۹۴

M. Ramzan,

140-Lockleven Road Glasgow

Scatland, G42 9SQ U.K.

خط کا خلاصہ

آپ کے متعلق بہت سے لوگوں سے سنا اور دل میں آپ سے ملنے کے لئے تمنا جاگ اٹھی جب کبھی پاکستان آیا تو آپ کی خدمت میں ضرور حاضری دوں گا۔

میں عرصہ دراز سے لندن میں رہ رہا ہوں۔ میری دو بچیاں ہیں جو میرے کنٹرول سے باہر ہیں اور میری بات بالکل نہیں مانتیں ویسے بھی گھر میں سکون بالکل نہیں ہے۔

والسلام

دربار عالیہ سے جواب

۱۷۔۸۔۹۴

السلام علیکم! آپ کا خط ملا، کیفیت معلوم ہوئی۔ شاید کسی عقیدت مند نے تحریک کی ہو۔ جیسا کہ عقیدت مندوں کا اکثر طریقہ ہے کہ بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ بندہ عاجز تو خود اپنے انجام کی فکر میں ہے۔ بہر صورت بندہ آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس آزمائش سے نجات دیں۔ بظاہر اصلاح کی کوشش ناکام ہو چکی ہے۔ اب اس ذات کی طرف متوجہ ہو کر دیکھو جس کے قبضہ قدرت میں کل کائنات ہے۔ صبح اٹھو، ہو سکے تو تہجد پڑھنے کی عادت ڈالو۔ نماز کی پابندی کرو اور نہایت خشوع اور زاری سے اس ذات کے آگے اپنا دکھڑا بیان کرو۔ اگر آپ نے خلوص سے اس ذات کا دامن تھاما تو وہ ذات انشاء اللہ آپ کو مایوس نہیں کرے گی۔

شیخ سعدیؒ نے حکایت بیان کی ہے کہ کوئی شخص جنگل سے گزر

رہا تھا اُس کی نظر ایک بزرگ پر پڑی جو شیر پر سوار تھا اور ہاتھ میں اژدھا کا کوڑا تھا۔ وہ شخص ڈر گیا۔ بزرگ نے اس شخص سے مخاطب ہو کر کہا ڈرو نہیں بلکہ سنو! میں نے جب سے اللہ تعالیٰ کے آگے سر ڈال دیا ہے کائنات کی ہر شے نے میرے آگے سر ڈال دیا ہے اور میری اطاعت پر مجبور ہے۔

معلوم ہوا کہ انسان جب اس کا ہو جائے تو اس کے معاملات اس کی خواہش کے مطابق انجام پاتے ہیں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۹۵

ایک لڑکی کے خط کا خلاصہ

ایک عدد رقعہ پہلے بھی بھیج چکی ہوں لیکن جواب نہیں ملا۔ میں ایک لڑکے سے جو محکمہ ٹیلیفون میں ملازم ہے محبت کرتی ہوں۔ اب انتہائی مشکل میں ہوں۔ تین ماہ سے اس سے بات نہیں ہوئی۔ اب میری محبت کا میرے ابو جی کو پتہ چل گیا ہے۔ ڈر ہے کہ وہ کہیں میری شادی اور جگہ نہ کر دیں وہ آپ کی بات نہیں ٹالیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ محبت کرنا گناہ نہیں بلکہ اگر اصول سے محبت کی جائے تو یہ اسلام میں

عبادت ہے۔ جواب ضرور دیں اور پلیز میری مدد کریں۔

جامع مسجد شریف الفردوس

۹۴-۹-۱۲

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ کا پہلا خط بھی مل گیا تھا۔ اس خط نے آپ کے حالات اور خیالات پر مزید روشنی ڈالی۔ بندہ عاجز کا منصب تو صرف دعا کرنا ہے کہ جو کام آپ کے حق میں بہتر ہے وہ ہو۔ مستقبل کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس محبت کا اظہار آپ نے خط میں کیا ہے اس محبت کے حقدار تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تھے۔ اگر اتنی بے قراری اضطراب اور تڑپ ان کی محبت میں ہوتی تو دونوں جہانوں کی سعادتیں آپ کے قدموں میں ہوتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت بندے کو دنیا اور مافیھا سے بیگانہ کر دیتی ہے۔

دنیا کی محبت محض دھوکہ ہے۔ یہ جنون صرف خون اور صحت کے ساتھ قائم ہے۔ کچھ عرصہ بعد انکشاف حقیقت ہونے پر مایوسی ہوتی ہے۔ عقلمندوں کا قول ہے کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ جب جوانی کا جنون سوار ہوتا ہے تو سود وزیاں نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہیں۔ ناصح کی نصیحت بھی زہر معلوم ہوتی ہے۔ بندہ کو تسلیم ہے کہ محبت ایک طبعی امر ہے اور انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں راہنمائی اور مدد کیلئے اللہ

تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور نماز پنجگانہ کی ادائیگی کے علاوہ آیت کریمہ لاالہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین کاورد مقصد کو پیش نظر رکھ کر کریں۔

سال ڈیڑھ سال پہلے ایک محترمہ پر یہی کیفیت طاری ہوئی تھی۔ مگر جب اس کی خواہش کے برخلاف والدین نے کنبہ میں کسی ولایتی سے اس کی شادی کردی تو وہ جنون جاتا رہا۔ موجودہ شوہر سے خوش باش ہیں اور اس مسکین کا نام بھی کبھی لب پر نہ آیا۔ دنیا کے سارے تعلقات عارضی ہوتے ہیں کیونکہ دنیا خود عارضی ہے۔ جان لیں کہ انسان اپنے ارادے پر قادر نہیں ہے۔ انسان کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے تابع ہے۔ وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ اسی سے دعا کرتے رہو اور اسی ذات کے فیصلہ پر راضی رہو۔ اسے کوئی بدل سکتا ہے نہ ٹال سکتا ہے۔ عدم کامیابی کی صورت میں والدین کی خواہش کا احترام کرو۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۲۹۶

تنزیلہ نذیر راجہ، چکوال

خلاصہ خط

جہلم سے فارغ ہو کر چکوال آگئی ہوں۔ مکان میں شفٹ ہو گئے ہیں۔ ہم بہن بھائیوں کے مستقبل کے بارے میں دعائیں فرمائیے۔ امی ابو کی صحت ٹھیک رہے۔ آپ کے بتائے ہوئے وظائف پر پوری طرح عمل پیرا ہیں۔

جواب

۲۷۔۹۔۹۴

سلام مسنون! خط ملا، اس بندہ عاجز کی جانب سے نئے مکان میں منتقل ہونے کی مبارک قبول کیجئے اور اپنی والدہ اور نانی صاحب تک پہنچا دیجئے۔ انسانوں سے مکان تو آباد ہو جاتے ہیں مگر اصل آبادی یاد خدا سے ہے۔ کوشش ہونی چاہیئے کہ اپنا باطن اور مکان دونوں اس کی یاد سے معمور رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل پھر اُس گھر پر سایہ فگن رہتے ہیں۔ کٹیا ہو یا محل ساتھ کچھ نہیں جائے گا سب یہاں رہ جائے گا۔ صرف وہ چند لمحے جو اُس کی یاد میں بسر ہوئے وہی سرمایۂ حیات ہیں اور وہی ساتھ دیں گے۔ لہٰذا زیادہ توجہ اصل مقصد کی طرف ہونی چاہیئے۔ اگر ساری دنیا بھی ہاتھ لگ جائے مگر دامن یاد خدا سے خالی ہو سمجھیں کہ آپ زندگی کی اصل بازی ہار گئے۔ یہ چند جملے آپ کے ذوق کو دیکھتے ہوئے

لکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی یاد کے لیے پسند فرمائیں اور دین دنیا کی سعادت سے نوازیں۔ آپ کی اور آپ کے بھائیوں کی امتحان میں کامیابی کیلئے بندہ دعاگو ہے۔

فقط

والسلام

نوٹ: یہ خط سنبھال کر رکھیں گا ہے گا ہے پڑھا کریں فائدہ دے گا۔

مکتوب نمبر ۲۹۷

معروف علی شاہ صاحب بخاری

معرفت ڈان بک ڈپو بھیرہ آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

حاضر خدمت ہوا ملاقات نہ ہو سکی۔ پھر خط لکھ رہا ہوں۔ سید ہوں مذہبی تعلیم والدین کے فوت ہو جانے کی وجہ سے مکمل نہ کر سکا۔ ۱۹۶۶ء کی پیدائش ہے۔ غربت نے ہڈی پسلی ایک کر دی ہے۔ پہلے روحانیت سے شغف تھا اب دامن آلودہ ہے۔ وسائل عطا ہوں۔ دو وقت کا کھانا ملے دعا فرمائیں مشورہ بھی دیں۔

جواب

۲۷-۹-۹۴

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے حالات سے واقفیت ہوئی۔ آپ اُس اصل سے تعلق رکھتے ہیں جن کے طفیل یہ کائنات وجود میں آئی اور آخرت میں بھی بے سہاروں کا سہارا آپ ﷺ کی ذات ہے۔ بالواسطہ یا بلاواسطہ سب اُس در کے خوشہ چیں ہیں۔ اپنی نسبت اور اُس کی اہمیت کا خیال کریں۔ لوگ اس نسبت کے سہارے فائدے اٹھاتے ہیں۔ وقتی تنگی سے پریشان نہ ہوں۔ اس مین بھی کوئی مصلحت ہوگی۔ دنیا میں جس نے ترقی کی یا جو پروان چڑھا وہ طرح طرح کی گھاٹیوں سے گزر کر ہی اوپر گیا۔ بندہ عاجز بھی دعا میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ آپ درود شریف کی کثرت رکھیں اور متوجہ الی اللہ رہیں۔ جوں جوں آپ کا واسطہ اُس ذات سے مستحکم ہوتا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ ظاہری اور معنوی تبدیلی خود محسوس کریں گے اور شکایت کے امکانات معدوم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے عمل اور اخلاص شرط ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۲۹۸

ہاجرہ پروین، پوٹھ ہنگش ڈڈیال

خلاصہ خط

مائی صاحبہؒ کی کتب پڑھ کر شب و روز بسر کر رہی ہوں۔ تمام حادثات اور واقعات کو صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ کبھی کبھی بے بس ہو جاتی ہوں۔ دماغ کام چھوڑ دیتا ہے۔ یہ سزا کیوں؟ پلاٹ کیلئے درخواست دی ہوئی ہے۔ دعا فرمائیں مل جائے تو سر چھپانے کیلئے مکان بنوالوں۔ جواب سے نوازیں۔

الجواب

۲۷-۹-۹۴

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے واقفیت ہوئی۔ یاد پڑتا ہے آپ نے کسی سابقہ خط میں لکھا تھا کہ نماز تک میں رکاوٹ ڈالی جارہی ہے اور حالات اس انتہا تک پہنچ چکے ہیں کہ کہیں میں کوئی غلط قدم نہ اٹھا لوں۔ اب اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس افتاد سے بچا لیا ہے اور آپ کو گلو خلاصی نصیب ہوئی تو بظاہر یہ مقام شکر ہونا چاہیئے تھا مگر اس خط میں پھر وہی اضطراب وہی پریشانی اور گھبراہٹ۔ اس میں شک نہیں کہ جب

انسان دنیا میں الجھا رہتا ہے اُسے دکھ اور سکھ سے واسطہ رہتا ہے۔ اطمینان صرف اہل اللہ کو نصیب ہے جو کسی قسم کے عوض اور معاوضہ کے بغیر محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اُس کی یاد میں مصروف رہتے ہیں اور اگر کوئی افتاد پڑے تو اُسے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت پر محمول کر کے پریشان نہیں ہوتے۔ آپ نے اس دنیا کو اُس کے مختلف روپوں میں دیکھ لیا ہے۔ کسی زاویے سے سکون نہیں ملا۔ اب اگر مزید دنیاداری کی ہوس ہے تو مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ کل کیا حالات ہوں۔ اب آپ کیلئے جو راستے وا ہیں ان میں ایک تو دنیا داری کا بندھن ہے اگر اس سلسلہ میں کوئی بہتر اور نیک امکان آپ کے ذہن میں ہو تو بہتر ورنہ بندہ بھی خیال رکھے گا۔ کسی بہتر صورت کے سامنے آنے پر آپ کو آگاہ کرے گا۔ دوسری صورت اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے آپ کو منسلک کرنا ہے۔ آپ نے اکثر بزرگوں کے حالات میں پڑھا ہوگا کہ بعض نے تجرد کی زندگی کو متاہل کی زندگی پر ترجیح دی۔ تاکہ متاہل زندگی کے تقاضوں سے بچ کر یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کو یاد کر سکیں۔ آپ نے متاہل زندگی اور اُس کے ناخوشگوار ثمرات بھی دیکھ لیئے ہیں بہتر ہے اب اللہ تعالیٰ کی یاد کیلئے اپنے آپ کو وقف کر کے اُس کے خوشگوار ثمرات بھی دیکھ لو۔ اگر یہ تجویز پسند ہے تو بہتر ہے کہ آپ ڈھانگری

شریف تشریف لے جائیں۔ درویشانہ ماحول، سلوک کی راہنمائی اور سکون کی دولت وہاں میسر رہے گی۔ اگر کسی وجہ سے وہاں نہ جائیں تو دربار عالیہ گلہار بھی آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہے۔ مگر آپ نے قبلہ مائی صاحبہ کے کتابچہ کا مطالعہ کرلیا ہے اُسی طرز زندگی کو یہاں اپنانا ہوگا جو شائد آپ پر دوبھر گزرے۔ یہ فیصلہ اب آپ کے ہاتھ میں ہے کہ اپنے مستقبل کیلئے کونسا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ بہر صورت بندہ یہی مشورہ دے گا کہ آپ حالات سے پریشان یا ہراساں نہ ہوں۔ ہر طرح کی بست وکشاد اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ اُس ذات پر کامل بھروسہ ہی تمام خدشات کا سدباب ہے۔ اُس ذات سے وابستگی تفکرات سے بے نیاز کردے گی۔ خلوص نیت سے اُس کی یاد میں منہمک ہوجائیں۔

مکتوب نمبر ۲۹۹

سید منظور حسین صاحب
سنہسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

خلاصہ خط

آپ کا در چھوڑ کر کہاں جاؤں؟ کیا میرا حصہ آپ کے پاس نہیں؟ والدین نے بھی آپ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مایوس نہ فرمایئے

۔کوئی اسم بتائیے جس کا چلہ کروں اور دین و دنیا سنور جائے۔

الجواب

۲۷۔۹۔۹۴

سلام مسنون! خط ملا، بندہ عاجز تک بزرگوں کے جو فرمودات اور تجربات پہنچے تھے اُن کی روشنی میں آپ کو راہنمائی کرتا رہا۔ آپ نے جب اپنے سابقہ خط میں وابستگی کا ذکر کیا تو بندہ نے پھر اپنی عدم اہلیت اور صلاحیت کی بناء پر آپ کو بعض مقتدر اور بزرگ ہستیوں کی نشاندھی کی مگر آپ نے بندہ کی اس تجویز پر خاطر خواہ رد عمل کا اظہار نہ کیا اور پھر اس بندہ عاجز کو مخاطب فرمایا۔ یہ آپ کا حسنِ ظن ہے یا بعض سنگیوں کی مبالغہ آرائی کہ آپ اس بندہ سے اس کی حیثیت سے زیادہ کی توقع رکھے ہوئے ہیں۔ بندہ خود اپنی خوش انجامی کی فکر میں پریشان ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات آپ کو اس حسنِ ظن کے صلہ میں فائز المرام فرمائے۔

بندہ کی نظر سے کچھ بزرگوں کے قول گزرے ہیں اور ان پر ان کے تجربے شاہد ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان پر حسنِ نیت سے عمل کرنے والا کبھی محروم نہیں رہتا اور زود یا بدیر اپنی مراد کو پالیتا ہے۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو عمل کر دیکھیں۔

۱۔ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ احکامِ شریعت کی اتباع اور حقوق

اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال رکھیں۔

۲۔ بعد نماز مغرب دو نفل اس ترتیب سے پڑھیں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ مزمل ۱۱بار مع بسم اللہ شریف ہربار۔ دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص ۱۱بار مع بسم اللہ شریف ہربار۔

اگر آپ نے بزرگوں کے ان تجربات اور فرمودات پر عمل کیا تو فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ آپ کا عقدہ حل ہو جائے گا۔ یہ ہدایات بالخصوص اُن طالبوں کیلئے ہیں جنہیں کسی مرشد کامل کی تلاش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس عمل کے عوض بالواسطہ یابلاواسطہ مراد تک پہنچا دیتے ہیں۔ آپ بھی تجربہ کر دیکھیں۔ انشاء اللہ برکت اور نجات کا سامان مہیا ہوگا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۰۰

غلام مرتضیٰ صاحب ﴿مرید بٹالہ شریف﴾

راجہ بازار سرہوٹہ نمبر ۲

خط کا خلاصہ

بندہ نے بحکم آپ کے دربار بٹالہ شریف لاہور عُرس پر حاضری

دی۔ پھر پیر صاحب کے ہاں شرینی پیش کی گئی اور دیدار بھی ہوا۔ بات چیت نہ ہو سکی کیونکہ ہجوم بہت تھا۔ پھر دربار شریف میانی شریف پھر طاہر بند گی حاضری دی اور پھر دربار داتا پر حاضری دی۔ پھر آپ کے دربار میں حاضر ہوا لیکن انتظامیہ نے میری بات تک نہ سنی دو تین حافظوں سے کہا کہ میرا خط اندر جناب کی خدمت میں پیش کرو مگر انہوں نے کچھ سیدھی بات نہ کی اور ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے رہے۔ حالانکہ حکم ہے قولو اللناس حسنا۔ مگر وہ بات یہاں نظر نہیں آتی۔

دوسری بات یہ ہے جو ۶۰ روپے حضور نے بٹالہ شریف جانے کیلئے دیئے تھے وہ آنے جانے میں خرچ نہیں ہوئے کیونکہ میرے پاس کچھ پیسے تھے۔ اب وہ میں نے بطور تبرک پاس رکھ لیئے ہیں۔ اب ان کا کیا کروں۔ نماز تسبیح پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

مفتی احمد یار خان گجرات والے اپنی کتاب جاء الحق میں فرماتے ہیں کہ جب مردہ قبر میں اتارا جائے تو دائیں طرف یا سر کے پاس دیوار میں طاقچہ رکھ لو اور اس میں شجرہ شریف یا عہد نامہ رکھ دو کہ میت کو عذاب قبر سے تخفیف ہو گی نہ جانے وہ شجرہ کونسا ہے۔ آپ بتائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۹-۹-۹۴

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ عرس مبارک میں شمولیت اور پیر خانہ کی زیارت پر بندہ کی جانب سے مبارک باد قبول فرمائیں۔ دیگر اکابرین کے مزارات پر حاضری بھی مبارک ہو۔

آپ نے حافظوں سے متعلق شکایت اور تاثرات پہنچا کر بندہ کی بڑی راہنمائی کی آخر غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوشش ہو گی کہ موجودہ خرابی کی اصلاح ہو جائے۔ اصل کمزوری تو بندہ کی اپنی ہے۔ بندہ آج تک اپنی اصلاح کر سکا نہ خادموں کی تربیت۔

مثل مشہور ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بندہ عاجز کو صراطِ مستقیم پر رکھے اور جن کمزوریوں کی اپ نے نشاندہی کی ہے ان کو دور کرنے کی توفیق دے۔ آپ نے کمزوریوں کی نشاندہی کر کے بندہ کی بڑی خدمت کی ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے اس طرح صاف گوئی سے کام لینے سے ماحول سازگار بنانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

صلوٰۃ تسبیح کے بارے میں تو آپ جان گئے ہیں۔ دیگر سوالات کے بارہ میں دربار عالیہ بٹالہ شریف سے رجوع کریں اور ان کے جوابات

سے بندہ کو بھی آگاہ کریں۔

آخر میں اس ناگواری پر جو آپ کو یہاں اٹھانی پڑی ہے بندہ معذرت خواہ ہے۔ والسلام

مکتوب نمبر ۳۰۱

ہاجرہ پروین صاحبہ
گرلز ماڈل P/S پوٹھ بنگش
تحصیل ڈڈیال ضلع میرپور آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

گرامی نامہ باعث روحانی سکون ہوا۔نوازش نامے کو اپنے معمولات میں شامل کر کے حسب معمول پڑھا کرتی ہوں۔روزمرہ زندگی سے مطمئن ہوں۔ماضی میں میرے ساتھ جو حادثہ ہوا اُس کے نقوش مٹتے نہیں۔گزرے وقت نے اتنا ڈرایا ہے کہ اب کسی آدم کا سوچ بھی نہیں سکتی اور نہ ہی اب دنیا داری اختیار کرنے کا خیال تک ہے۔صرف آنے والے وقت کا غم ہے۔ والدہ کا عارضی سہارا ہے بھائیوں پر ذرا بھی بھروسہ نہیں۔ میری والدہ اور مائی صاحبہ ڈھانگری شریف والے آپس میں چچازاد بہنیں ہیں مگر قلبی رشتے گہرے گوجرانوالہ

سے گذشتہ دنوں ڈھانگری شریف والے مائی صاحبہ نے آنکھ کا آپریشن کروایا ہے۔ راقمہ بھی ساتھ تھی۔ دعا فرمائیں مجھے باعزت زندگی اور باایمان موت نصیب ہو۔ گلہار شریف رہنا باعث خوش بختی ہے۔ مگر والدہ صاحبہ کی مجبوری ہے۔ سکول میں بھی پڑھاتی ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے موجودہ حالات کی روشنی میں جو فیصلہ کیا ہے بندہ کا اس سے اتفاق ہے۔ البتہ مستقبل کے بارہ میں جن خدشات کا اظہار کیا ہے یہ محض وسوسہ ہے۔ له الخلق والأمر۔ اُسی کی ایجاد سے ہم وجود میں آئے اور وہی ذات ہمارے امور کی تدبیر کر رہی ہے۔ ہمیں اُس ذات پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ حسبِ ضرورت اس کی راہنمائی بندہ کے شامل حال رہتی ہے۔ کبھی تو بندہ کو حکمت و تدبیر سکھا دیتا ہے اور کبھی اپنی تدبیر لطیف سے سربلند کر دیتا ہے۔ البتہ دنیا کی ناگواری اور خوشگواری کیلئے اللہ تعالیٰ نے بندہ کے سامنے ایک لائحہ عمل پیش کر دیا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے کامیاب زندگی کی ضمانت ملتی ہے۔ انسان کا امور موافق طبع کی قدر کرنا اور اس پر مدح و ثناء کرنا شکر ہے اور امور ناگوار طبع پر عمل، ثبات اور ترک شکایت کا نام صبر ہے لیکن ان سے گزر کر حال طاری کی تلخی اور شرینی سے غیر متاثر رہ کر فعل

محبوب ﴿خدا﴾ ہی سے لذت اور مسرت حاصل کرتے رہنا اور اُسی کے آگے بکمالِ ادب سر جھکائے رکھنا رضا و تسلیم ہے اور اس کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ آپ اب اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے کاموں میں لگے رہیں اس سے سکون اور راحت میسر ہوگی۔

فقط　　　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۰۲

محمد مسعود خان صاحب ایڈوکیٹ

B1/571 محلّہ حسن پورہ، گجرات

خط کا خلاصہ

آپ کی ذات بابرکات کا جناب مفتی محمد حسین صاحب سنہسہ سے سنا۔ دو تین دفعہ حاضر خدمت ہونے کا ارادہ کیا مگر بدقسمتی اور نامساعد حالات کی وجہ سے ہر دفعہ حاضر ہونے سے قاصر رہا۔ شاید حاضری کی اجازت نہیں۔ بندہ عرصہ تقریباً ۱۶ سال سے بے روزگار ہے۔ آمدن نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے دن بدن قرض بڑھ رہا ہے اور انتہائی سخت تنگ دستی کا عروج ہے۔ تین بچیاں جوان ہیں جن کی شادی کی بھی پریشانی ہے۔ رہائشی مکان بھی خستہ حالی کی طرف گامزن

ہے۔ گھر کے سب افراد بیمار رہتے ہیں۔

سرکار بندہ گنہگار ہے۔ حضور ﷺ کا امتی ہوں۔ مجھ جیسے گناہگار کو اگر حضور ﷺ کے جانشین آپ کے دامنِ عافیت میں پناہ نہ ملی تو پھر کہاں ملے گی۔ بندہ آپ کی دعا کا خواستگار ہے اللہ کرم فرمائیں۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

محمد مسعود خان

دربار عالیہ سے جواب

۶۔۱۱۔۱۹۹۴

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ کی پریشانی کا احساس ہوا۔ بندہ عاجز اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ ذات آپ کی مدد فرمائے اور پریشانیوں سے نجات دے۔ ناگوار طبع حالات یا تو بطور آزمائش پیش آتے ہیں یا بطور تنبیہ۔ دونوں حالتوں میں اطاعت سے اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حالات کی بسط و کشاد اُس ذات کے ہاتھ میں ہے اور وہی ذات فاعل حقیقی اور مؤثر حقیقی ہے۔

حالات سے ہراساں نہ ہوں۔ اس کی رضاجوئی کے کاموں میں لگے رہیں۔ زمانہ تغیر کا نام ہے۔ رنج کے بعد راحت نمودار ہوتی ہے۔

بندہ دعا گو ہے تاہم آپ اپنے علاقے کے بزرگوں سے رابطہ

کریں ان سے دعا کرائیں۔ اس علاقہ میں بڑے خدا رسیدہ بزرگ موجود ہیں۔ اس میں شک نہیں بزرگوں کا توسل بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ مگر احکام شریعت کی بجا آوری میں اپنی کوشش اللہ تعالیٰ کی رحمت ابھارنے میں زیادہ مؤثر ہے۔

فقط　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۰۳

محمد یعقوب صاحب ہزاروی

مکان نمبر 4/3 B گلی نمبر 17

جی سیون فور اسلام آباد

خط کا خلاصہ

آپ کی ارسال کردہ اشیاء استاذنا قبلہ کی خدمت میں پہنچادی ہیں۔ آپ کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! اطلاع نامہ ملا، آپ کے تعاون کا شکریہ۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ علامہ صاحب کی صحت قدرے بہتر ہے۔ زمانے کو ان نادر روزگار ہستیوں کی بڑی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید مخلوق کی

اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں۔

مولانا صاحب! وقت گریزاں ہے جو لمحہ گزر جائے دوبارہ ہاتھ نہیں آتا۔ اس لیے محرم اسرار حضرات کہتے ہیں کہ کوئی لمحہ یاد خدا سے خالی نہ رہنے دیں۔ متاع آخر کام آنے والی ہے۔ آپ کی دوگونہ ذمہ داری ہے۔ اپنی عبادت اور اطاعت کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی راہنمائی۔ جہاں یہ زمہ داری اہم ہے وہاں اس کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ ان ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے ہر وقت کوشاں رہیں اور اس ذات سے توفیق طلب کرتے رہیں۔

والسلام فقط

نوٹ: آپ گولڑہ شریف عرس مبارک پر گئے ہوں گے۔ مفتی عبدالشکور صاحب کے خطاب کے متعلق اگر کوئی ٹیپ موجود ہو یا ان کے خیالات آپ کے ذہن میں محفوظ ہوں تو ان سے آگاہ کریں۔

صاجزادہ نصیر الدین صاحب کے تاثرات سے بھی آگاہ کریں کہ مفتی صاحب کے خطاب سے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔

والسلام فقط

مکتوب نمبر ۳۰۴

محمد افضل صاحب

رائس ڈیلر گندم منڈی قصور

خط کا خلاصہ

قرض کے بوجھ تلے دب چکا ہوں۔ آپ کے متعلق آپ کے مرید سے سنا ہے کہ آپ ایک تحفہ دیتے ہیں جو کہ جمعرات کے روز پڑھنے سے مالی تنگی دور ہو جاتی ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۳۔۱۱۔۹۴

سلام مسنون! خط ملا، آپ کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ اس بندہ عاجز کے کسی سنگی نے مبالغہ سے کام لیا ہے۔ سنگی حضرات اکثر عقیدت میں ایسا کرتے ہیں۔ جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ بندہ کسی ایسے عمل سے واقف ہے اور نہ ہی کسی کو کبھی ایسا عمل بتایا۔ بندہ سنگیوں کو یہی تلقین کرتا ہے کہ نماز کی پابندی کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں وہی ذات قاضی الحاجات ہے۔ تمام معاملات میں وہی ذات بس ہے۔

اگر آپ کا کسی بزرگ سے تعلق ہے تو ان کے فرمودات پر عمل کریں اور انہی سے مزید راہنمائی حاصل کریں۔ یہ بندہ عاجز بھی دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو موجودہ پریشانی سے نجات دیں اور قرض سے چھٹکارا کی بہتر سبیل پیدا کریں۔ ہمارے اکابرین کا مقولہ ہے "یک در گیر و محکم گیر"

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۰۵

اہلیان باغ ڈھیری

معرفت سیف الرحمٰن کریانہ مرچنٹ

بالمقابل نیشنل بنک سخاکوٹ مالاکنڈ ایجنسی صوبہ سرحد پاکستان

مکمل خط

ہم نہایت پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں دینی و دنیوی تعلیم کا تصور بہت کم ہے۔ ہمارے گاؤں میں ۶۰ / ۶۵ مکانات ہیں۔ یہاں ایک کچی مسجد ہے جو ایک کنال پر مشتمل ہے۔ ہمارے گاؤں کے لوگ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دینا چاہتے ہیں لیکن مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے یہ ممکن نہیں ہے اور تنگ دستی کی وجہ سے مسجد کی تعمیر

وترقی نہیں دے سکتے۔ آپ سے التماس ہے کہ ہماری بستی میں رونق افروز ہوں اور مسجد کو بنانے میں ہماری مدد کریں ہم سب آپ کے احسان مند رہیں گے۔ ﴿متعدد افراد کے دستخط اور انگوٹھوں کے نشانات﴾

دربار عالیہ سے جواب

۱۳۔۱۱۔۱۹۹۴

سلام مسنون! خط ملا، آپ کا جذبہ قابل قدر ہے جو ہمت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ نیک کام ہے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر شروع کریں وہ ذات خود اسباب پیدا کردے گی۔ یہ بندہ عاجز کوئی ذاتی وسائل نہیں رکھتا۔ مساجد جو نظر آرہی ہیں اور جنہیں بندہ کی طرف منسوب کیا جارہا ہے ان کی اکثریت عوام نے اپنی مدد آپ کے تحت بنائی ہے۔ البتہ ازراہِ عقیدت وہ فن جانکاری اور بعد تعمیرات کے انتظامی امور کے بارہ میں بندہ سے رابطہ رکھتے ہیں اور بندہ بھی نذرانوں کی شکل میں حاصل شدہ رقم کو مساجد اور مدارس پر خرچ کرتا ہے۔ بندہ دعاگو ہے آپ ہمت کریں وسائل وہ ذات خود پیدا کردے گی۔ دینی کام میں اس کی تائید اور نصرت ہمیشہ ساتھ دیتی ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۰۶

شیخ محمد رضوان سہیل ولد شیخ محمد ریاض احمد

وان / سوتر مرچنٹ مین بازار فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

خط کا خلاصہ

ہم پچھلے تین سال سے تقریباً ۳ مرتبہ آپ کے پاس حاضر ہو چکے ہیں۔ اس دفعہ حاجی امداد کے پیغام کے مطابق کہ پیر صاحب نے بلوایا ہے ہم آپ کے ہاں حاضر ہوئے تھے۔ میرے والد صاحب نے آپ کے خادم حافظ صاحب کو عرض کی کہ خدا کے واسطے کتاب "تحفہ سلطانیہ" عنایت کریں اور ہماری ملاقات کروائیں مگر نہ کتاب ملی اور نہ ہی ملاقات ہوئی حالانکہ لوگ وہاں سے چھ چھ کتابیں لے کر جاتے ہیں۔ آپ کے ہاں ﴿جامع الفردوس میں﴾ خدائی ونڈ ہے محمدی ونڈ نہیں ہے۔ (اس کے علاوہ حضور کی زندگی سے اور صحابہ کی زندگی سے مختلف واقعات درج ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کا سوال رد نہ کیا۔ آپ ملاقات کیوں نہیں کرتے) وغیرہ وغیرہ

دربار عالیہ سے جواب

۱۵۔۱۱۔۱۹۹۴

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے بہت کچھ لکھا اور اپنے مؤقف کو مختلف حوالوں سے مدلل بنایا مگر آپ ایک چیز بھول گئے کہ بندہ عاجز اللہ تعالیٰ کا عام بندہ ہے جو اپنے انجام کی فکر میں غلطاں ہے۔

بندہ کو بزرگی ولایت یا اس قسم کے کسی مقام و مرتبہ کا دعویٰ نہیں۔ محض بزرگوں کی نسبت سے لوگ آجاتے ہیں کیونکہ ان کے متعلق لوگ بزرگی کا حسنِ ظن رکھتے ہیں اور بندہ بھی ان کے فرمودات سے لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔ بندہ آپ کیلئے بھی دعامیں کوتاہی نہیں کرتا۔ قبولیت کا انحصار اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ دعا دور اور نزدیک سے برابر ہے کیونکہ دعا کے راستے میں بُعد مکانی یا مادی رکاوٹیں حائل نہیں ہوتیں۔ جب آپ یہاں آتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں یہی زیارت ہے۔ اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ بندہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اطمینان اور سکون دیں اور بات بات پر خفا ہونے سے بچائیں۔ اطمینان اور سکون کا نسخہ کیمیا قرآن مجید خود بتاتا ہے اور بزرگان دین نے بھی اپنے تجربے کی روشنی میں یادِ الٰہی ہی کو سکون کا ذریعہ بنایا ہے۔ مال و دولت، اقتدار، حکومت وغیرہ یادِ الٰہی کا بدل نہیں ہیں اور نہ ان

میں سکون ہے گرونانک صاحب فرماتے ہیں ؎

نہ سکھ گھوڑے پالکی

نہ سکھ راج نہ پاٹ

یا سکھ ہر کی بھگت میں

یا سکھ ہر دھا ناتھ

مکتوب نمبر ۳۰۷

محمد یامین صاحب

349/B پیپلز کالونی نمبر ا

نزد بدر بیکری ستیانہ روڈ والی، فیصل آباد

خط کا خلاصہ

آپ کا بتایا ہوا وظیفہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں لیکن ابھی تک ہمارا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ جناب پیرومرشد صاحبزادہ فضل حق صاحب میرے پاس بیٹھے ہیں۔ ان کی مسجد والی جگہ کی رجسٹری کیلئے پچاس ہزار روپیہ قرض لیا ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے شکایت کی کہ وظیفہ کے اثرات

محسوس نہیں ہو رہے ہیں۔ بندہ کا ایمان ہے کہ کلام الٰہی اثرات سے خالی نہیں ہے۔ البتہ ان اثرات کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت اس کی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔ بندہ اثرات پر قادر نہیں ہے۔ وظیفے کا فائدہ اعتماد اور یقین پر منحصر ہے۔ عدم اعتماد کی صورت میں اسے ترک کر دینا چاہیئے لہٰذا آپ کیلئے بہتر ہے کہ اسے ترک کر دیں اور صاحبزادہ فضل حق صاحب سے حسب حالات کوئی موزوں کلمات یا وظیفہ حاصل کر لیں۔ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا کہ آپ انہیں ہر تبدیلی سے مطلع کر سکیں گے کیونکہ وہ قریب ہیں۔ رہی دعا تو بندہ احباب کیلئے کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دینی اور دنیوی مشکلات دور فرمائیں اور سعادت و نیک بختی کی راہ دکھائیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۰۸

جناب صاحبزادہ حاجی محمد معروف صاحب

انگلینڈ سے روس کی ریاستوں میں زیارات کیلئے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے واپس انگلینڈ جا کر وہاں کے حالات سے آگاہ کیا ہے اور ساتھ یہ اطلاع بھی دی ہے کہ حضرت میر کلالؒ کے مزار مبارک اور مسجد کی

تعمیر کے لیئے وہ لوگ مالی اعانت کے خواہاں ہیں۔

دربار عالیہ کی جانب سے صاحبزادہ حاجی محمد معروف صاحب کو درج ذیل جواب دیا گیا۔

۲۲ نومبر ۱۹۹۴ء

سلام مسنون ! خط ملا، آپ نے مقاماتِ مقدسہ کی اس طرح عکاسی کی کہ ان مقامات کی تصویر نگاہوں میں پھر گئی۔ نگاہ دور ماضی کی ان فضاؤں میں چلی گئی جب یہاں ہر جگہ روح پرور نظارے روح کی بالیدگی اور ایمان کی تقویت کا سامان مہیا کرتے تھے۔

آپ نے مختصر الفاظ میں وہاں کی پوری تاریخ، ثقافت اور رسم ورواج بیان کر دیئے ہیں۔ اس ماحول میں توجہ منتقل کرنے کیلیئے آپ کا تبصرہ کافی ہے۔ یہ ان بزرگوں کی روحانی کشش ہے کہ جوں ہی آہنی رکاوٹیں دور ہوئیں ان کی خدمت میں آپ کو حاضری کا موقع ملا۔

آپ نے حضرت میر کلالؒ کے مزار مبارک اور مسجد مبارک کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں وہ مالی تعاون کے خواہش مند ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دیں تو یہ سعادت کچھ کم نہیں۔ لہٰذا آپ تاشقند کے غیرت بیگ صاحب سے رابطہ کریں اور ارادے کا اظہار کرتے ہوئے ان سے معقول تجویز طلب کریں کہ

کس طرح اور کس کے ذریعے تعمیر ممکن ہو سکتی ہے۔ان سے دریافت کریں کہ مساجد اور مقابر کی تعمیر کے لیئے اوقاف، بلدیہ یا کوئی کمیٹی ہوتی ہے یا صرف امام اور خادم پر ہی بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔اگر ہم بخارا شریف میں مسجد اور مقبرے کی تعمیر کا بیڑا اٹھائیں تو کس پر بھروسہ اور اعتماد کرنا ہوگا تاکہ کام احسن طریقے سے انجام پائے اور رقم بھی ضائع نہ ہو۔انگلینڈ یا دیگر ممالک سے بخارا رقم بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟اس کا علم تو آپ کو انگلینڈ میں ہو سکتا ہے:۔

جب معقول تجاویز آپؐ کے پاس آجائیں اور اطمینان ہو جائے کہ ہماری مرضی کے مطابق احسن طریقہ سے ہو سکے گا اور رقم بھی ضائع نہیں ہوگی اور کوئی شخص وہاں یہ ذمہ داری قبول کرلے گا جس پر اعتماد کیا جاسکے گا تو پھر وہ معلومات ہمیں بہم پہنچائیں۔یہ بھی معلوم کروالیں کہ انگلینڈ سے سنگی باری باری جا کر کام اپنی نگرانی میں کروا سکتے ہیں؟

جملہ احباب وعزیزان سے سلام

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۳۰۹

جماعت اسلامی پنجاب حوالہ :1758

منصورہ لاہور نمبر 54570 مورخہ :23.11.94

خط کا خلاصہ

مکرمی و محترمی ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہم نے آپ کی خدمت میں شہدائے کشمیر کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ ارسال کیا تھا۔ لیکن آپ کانفرنس میں نہ جانے کیوں شریک نہ ہو سکے۔ ہم آپ کی زیارت اور دعاؤں سے محروم رہے۔ ہمیں آپ کے تشریف نہ لانے پر بہت فکر اور افسوس ہے۔ خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔ آپ اپنی صحت کے بارے میں مطلع فرمائیں۔

والسلام

آپ کی دعاؤں کا طالب

میاں مقصود احمد، قیم جماعت اسلامی پنجاب

دربار عالیہ سے جواب

۳۰-۱۱-۹۴

مکرمی و محترمی، سلام مسنون ! آپ کا مکتوب 1758 نمبر مورخہ

23.11.94 ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے طبیعت متوسط ہے۔ عرصہ سے سفر کرنا ترک ہے۔ جامع الفردوس میں ہی بندہ اوقات گزیں ہے۔ عالم اسلام کے حالات سے متاثر تو ضرور ہوں مگر اپنے ہی اعمال کی صدائے بازگشت ہے۔ ان کوتاہیوں کی تلافی احساسِ ندامت، توبہ استغفار اور اعمال سے ہو سکتی ہے کیونکہ وہ ذات غفور اور رحیم ہے مگر ہم ہیں کہ احساسِ زیاں سے ہی محروم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو قرونِ اولیٰ کی عظمت اور شان دوبارہ عطا کریں۔

والسلام　　　　فقط

مکتوب نمبر ۳۱۰

عبدالستار صاحب شاہین

سینئر کلرک ڈسٹرکٹ ہسپتال اوکاڑہ

خط کا خلاصہ

میں بہت پریشان ہوں۔ جن آدمیوں پر اعتماد کیا وہ آگے چل کر دشمن ثابت ہوئے۔ حالات نے مجھے ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے کہ میں بہت مقروض ہو گیا ہوں۔ کوئی ایسا وظیفہ بتائیں تاکہ ساری مشکلات آسان ہو جائیں۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، اصل پریشانی تو آخرت کی ہونی چاہیئے جو مستقل ٹھکانہ ہے۔ دنیا عارضی مقام ہے۔ پھر ہر آن تغیر پذیر ہے۔ آج رنج تو کل راحت۔ آپ دوستوں کی بے وفائی پر توجہ نہ دیں۔ متوجہ الی اللہ رہیں۔ نماز کی پابندی کریں اور شریعت کے دیگر احکام بھی بجالانے کی کوشش کریں۔ سب پریشانیوں کا علاج اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہے۔ دنیوی پریشانیوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت پر محمول کریں۔

اگر کسی شیخ طریقت سے تعلق ہے ان کی ہدایت پر خلوص سے عمل کریں۔ شیخ سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کا ذریعہ ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۱۱

دربار عالیہ کے زیراہتمام کچھ حفاظ کرام انگلینڈ میں مختلف مساجد میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ کچھ سالوں سے پتا چل رہا ہے کہ کچھ حفاظ کرام رمضان المبارک کے دوران نماز تراویح میں مکمل قرآن پاک نہیں سنا رہے ہیں یا جزوی سنا رہے ہیں۔ اس بات کے ازالے کیلئے درج ذیل تین خطوط لکھے ہیں۔

﴿۱﴾ صاحبزادہ حاجی محمد معروف صاحب کے نام۔

بخدمت حاجی محمد معروف

سلام مسنون! دو قسم کی چھٹیاں آپ کے پاس بھیجی جا رہی ہیں ایک چھٹی مساجد کی کمیٹی کے ممبران کے نام ہے اور ایک چھٹی حفاظ کرام کے نام۔ دونوں چھٹیوں کو پڑھنے کے بعد آپ کو ہمار مقصد معلوم ہو جائے گا۔ ان چھٹیوں کا تعلق ان حفاظ کرام سے ہے جنھوں نے قرآن پاک حضرت قبلہ عالمؒ سے منسوب مدارس میں حفظ کیا یا ان حفاظ کرامؒ سے حفظ کیا جن کا تعلق ہمارے ساتھ ہے اور اب انگلینڈ میں ہیں۔ کمیٹیوں سے مراد وہ کمیٹیاں ہیں جنھوں نے یہاں نئے حفاظ کرام منگوائے ہیں۔ ان چھٹیوں پر عمل درآمد کروانا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ صاحبزادہ محمد ارشد صاحب اور حاجی محمد یعقوب صاحب سے مشورہ کریں اور ایک طریق کار طے کریں کہ کیسے عمل درآمد ہوگا اور پھر ان کو چیک بھی کرنا ہوگا۔ یہ خطوط تقسیم کرتے وقت وصول کرنے والے سے اپنے پاس کسی کاپی پر یا کاغذ پر دستخط کروالیں کہ چھٹی وصول کی ہے تاکہ بعد میں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ چھٹی نہیں ملی۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کیلئے ٹیلیفون پر رابطہ کر لیا کریں۔

فقط

والسلام

﴿۲﴾ حفاظ کرام کے نام۔

محترم حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

حدیث شریف میں ہے کہ خیر کم من تعلم القرآن وعلمه یعنی تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن پاک پڑھتے اور دوسروں کو پڑھاتے ہیں۔ یہی وہ مشن تھا جس کی ابتداء حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور ان کے خلوص کے صدقے آج حفاظ کرام کی ایک بڑی تعداد ان سے منسوب مدارس سے فارغ ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے زندگی گزارنے کیلئے آپ کو ایک ایسے شعبہ سے منسلک کر دیا ہے کہ اگر خلوص، محنت اور لگن سے کام کیا جائے تو دین اور دنیا دونوں سنور سکتے ہیں جو لوگ قرآن پاک سے وابستہ ہو جائیں، قرآن پاک سے محبت رکھیں وہ کبھی پریشان حال نہیں ہوتے۔ انہیں کوئی دشواری پیش نہیں آتی اور ذلت ورسوائی سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس کیلئے خلوص شرط ہے اور جو لوگ قرآنی آیات کو بھلا دیتے ہیں ان کیلئے ذلت ورسوائی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ جو لوگ دین کیلئے کوشاں ہوتے ہیں ان کی ضروریات اللہ تعالیٰ پوری کرتے ہیں

اور جو دنیا کے حصول میں سرگرداں ہوتے ہیں دین سے دوری اور خرابی بسیار ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینوں کو قرآن پاک کا امین بنادیا ہے۔ بزرگوں کی دعاؤں کے صدقے آپ حافظ قرآن بن گئے ہیں۔ اب آپ نے اس مقدس امانت کو سنبھالنا ہے۔ اپنے سینوں کو اس نور سے منور رکھتے ہوئے دوسروں تک اس کی روشنی پہنچانی ہے۔ ان کی استعداد کے مطابق قرآن پاک کی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ جس طرح آپ کے اساتذہ نے محنت کر کے آپ کو قرآن پاک کی تعلیم سے آراستہ کیا ہے جس طرح آپ کے اساتذہ نے محنت کر کے آپ کو قرآن پاک حفظ کروایا ہے۔ اسی طرح کی محنت سے اپ نے حافظ تیار کرنے ہیں تاکہ حضرت قبلہ عالم ؒ نے جس مشن کی ابتداء کی تھی اس کی تکمیل ہو سکے۔ خود بھی اپنے کردار و عمل سے دنیا کو متاثر کرنا ہے اور اسی نوع کے شاگرد تیار کرنا ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا آپ نے کئی تکلیفیں برداشت کر کے کامیابی حاصل کی اور آپ کی اس کامیابی میں اور کتنے لوگ شامل تھے۔ کسی نے روٹی دی، کپڑوں کا اہتمام کیا، دوا دارو کا خیال رکھا، کسی نے سحری کے وقت سے عشاء تک اپنا آرام سکون قربان کر کے محنت کروائی، تب آپ

اس مشن میں کامیاب ہوئے۔ کیا یہ سب کچھ اس لیئے کیا گیا کہ آپ قرآن مجید یاد کرنے کے بعد جب آزاد و خود مختار ہو جائیں تو قرآن مجید بھول جائیں ہر گز نہیں۔

رمضان المبارک آئے تو آپ نے ہر حال میں قرآن پاک سنانا ہے تاکہ وہ لوگ جو سارا سال قرآن پاک نہیں پڑھ سکتے وہ اس کی برکتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔ حفظ قرآن کو دنیاوی حرص کی نذر نہ ہونے دیں۔ اگر آپ نے خلوص سے کام لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو کسی کا محتاج نہیں کرے گا۔ لوگ آپ کے احسان مند ہوں گے کسی مجبوری کی وجہ سے نہ سنا سکیں تو یہ الگ بات ہے۔

یاد رکھیئے! آئیندہ کوئی بھی حافظ صاحب جزوی قرآن پاک نہیں سنائیں گے ہر کوئی پورا پورا قرآن پاک سنانے کا اہتمام کرے گا۔ جن حفاظ کرام کو مسجد یا مدرسہ کی کمیٹی والوں نے بلوایا ہے وہ انہیں بتا دیں کہ وہ پورا قرآن پاک سنائیں گے جو حفاظ وہاں اپنے طور پر گئے ہیں وہ بھی قرآن پاک سنانے کا بہر صورت اہتمام کریں۔ جس کسی کو وہاں سنانے کا اہتمام ہوتا نظر نہ آئے اس کیلئے یہاں اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

ایسے حفاظ کرام جو ہماری ان باتوں پر عمل نہیں کریں گے ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ ہمیں ان کے خطوط، نذرانوں اور

ملاقاتوں کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔

فقط   والسلام

﴿۳﴾ اراکین کمیٹی کے نام

معززاراکین کمیٹی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کے باربار مطالبہ کے پیش نظر ہم نے آپ کی مسجد شریف میں نمازیں پڑھانے اور قرآن پاک کی تعلیم کیلئے حافظ صاحب مہیا کیئے کسی حافظ صاحب کی مجبوری یا ضروزت کے پیش نظر ہم نے کسی بھی جگہ کوئی تدریسی اہتمام نہیں کیا۔ پیش نظر صرف یہی بات ہوتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اور ان حفاظ کرام کو توفیق دیں تو دین کی خدمت ہوتی رہے۔ سو یہ ایک بہانہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کا۔

حفاظ کرام بھیجنے سے پہلے ایک بات طے ہوتی ہے کہ ہمارے اندازِ تعلیم اور طریق کار میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا لیکن بعض جگھوں پر کمیٹی والوں نے ہمارے طریق کار میں مداخلت کی جس کا ہمیں دکھ ہوا کیونکہ ہمیں اس طرح اپنی محنت ضائع ہوتی نظر آرہی ہے۔ اس خط میں صرف ایک بات کا تذکرہ کرنا ہے۔

ہمارے حفاظ کرام معلم ہوں یا متعلم، کاروباری حلقے میں ہوں یا

ملازم سال بھر محنت کر کے رمضان المبارک میں قرآن پاک سناتے ہیں اور آج تک تسلسل کے ساتھ یہ کام ہو رہا ہے۔ کئی ایک ایسے حفاظ کرام ہیں جن کو اب یہ بھی یاد نہیں رہا کہ وہ کتنی بار سنا چکے ہیں۔ ایسے ہی حفاظ کرام میں سے کچھ بیرون ملک تدریسی خدمات کیلئے بلوائے گئے۔ جن کی اکثریت برطانیہ میں ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے کے سلسلہ میں حفاظ کرام کے خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ وہ اس سال پندرہ پندرہ پارے سنائیں گے یا تین چار حفاظ صاحبان تھوڑا تھوڑا قرآن پاک سنائیں گے۔ ظاہر ہے جو حافظ ایک سال سات پارے سنائے گا وہ اگلے سال بھی سات پارے ہی سنائے گا کیونکہ اسے وہی سات پارے سنانے کو ملیں گے۔ اس طرح باقی قرآن پاک بھول جائے گا۔ ایسی اطلاعات بھی ملی ہیں کہ کمیٹی والے خود پارے تقسیم کر دیتے ہیں۔ ممکن ہے اس طرح تمام حفاظ کرام کو مالی منفعت حاصل ہوتی ہو تعلیمی نہیں۔ یوں ہمارے مشن کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہ بات ہمیں ہرگز پسند نہیں۔

آپ نے جن حافظ صاحب کو بلوایا ہے وہ رمضان المبارک میں پورا قرآن پاک سنائیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ محنت نہیں کرتے تو ہمیں مطلع کریں اس کا ازالہ ہم کریں گے۔ رمضان المبارک میں حافظ

صاحب کی خدمت نہ ہو یا کم ہو تو کوئی بات نہیں لیکن حافظ صاحب پورا قرآن پاک نہ سنائیں یہ بڑے خسارے کا سودا ہے جو ہمیں قبول نہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے حفاظ کرام کو بھی خطوط لکھ دیئے ہیں۔ اگر آپ نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو آپ کے مدرسہ کے نظام کے ساتھ آئندہ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۱۲

عبدالرشید صاحب معرفت ڈائمنڈ فوٹو سٹوڈیو

پرانا سیکرٹریٹ مظفر آباد، آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

شہنشاہ بغداد کے روضہ اقدس پر حاضری کا پروگرام ہے۔ ماہ اگست میں بغداد شریف میں بڑی گیارھویں شریف کا پروگرام ہے جس میں کچھ احباب کارواں کی صورت میں جارہے ہیں دو چیزیں مانع ہیں۔ زادِ راہ اور وہاں کی منظوری آپ چاہیں تو دونوں رکاوٹیں دور ہو سکتی ہیں۔ مبلغ گیارہ ہزار روپے ہوں تو کام بن سکتا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۱۔۱۔۹۵

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، بندہ آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک مقصد میں کامیاب کریں۔ افراط و تفریط کا زمانہ ہے۔ لوگ بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ اتنی بات نہیں ہے کسی نے مبالغہ سے کام لیا ہوگا بندہ کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں۔

آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ وہ ذات جو کام کرنا چاہتی ہے اُس کیلئے خود اسباب پیدا کر دیتی ہے۔ رہی ملاقات تو محض خرابی صحت حائل ہے ورنہ اس عاجز کو کوئی بزرگی کا گمان یا غرہ نہیں بلکہ سب کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہے۔

نوٹ : اگر استطاعت نہ ہو تو قرض لینا مناسب نہیں، جہاں سے یاد کرو بزرگوں کی برکات حاصل ہو جاتی ہیں اور انکی توجہ نصیب ہو جاتی ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۱۳

محمد امین الدین صاحب

خطیب مرکزی مسجد بھمبر

خط کا خلاصہ

اپنے بیٹے کی فوتگی کی اطلاع دی ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۹۵۔۱۔۱۱

سلام مسنون! حادثہ کا جان کر طبیعت پر بڑا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے سامنے انسان بے بس ہے۔ اس کے ارادے کو ٹال سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ تسلیم ورضا کا شیوہ اپنائے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ ہر رونما ہونے والا واقعہ علم الٰہی میں پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ اس کے وقوع پذیر ہونے پر اس کا نام حادثہ یا بیماری رکھ دیا جاتا ہے۔ اللہ والوں کو اس قسم کے واقعات عجز ودرماندگی کا احساس دلانے کیلئے اکثر رونما ہوتے رہتے ہیں اور اللہ والے طبیعت کی اضطراری شدت کے باوجود اس کی رضا کے سامنے خاموش رہتے ہیں اور اس ذات سے استقامت اور برداشت کی قوت طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اہلیہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ بندہ کو بھی اپنے غم میں برابر کا شریک جانیں۔

والسلام　　　　فقط

مکتوب نمبر ۳۱۴

سردار محمد بشیر صدیقی

جونیئر مدرس گاؤں کیلا کالونی، گلپور

خط کا خلاصہ

مجھے گیارہ ہزار روپے قرض حسنہ دے دیں۔ انشاء اللہ ایک سال کے بعد ادا کر دوں گا۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۲۔۱۔۹۵

وعلیکم السلام! آپ کو معلوم ہے کہ بندہ کے ذاتی وسائل نہیں ہیں جن میں بندہ کو تصرف کا حق ہو۔ یہ نذرانے عقیدت مند مخصوص امور کے لئے پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ انہیں ان کے گمان کے مطابق رفاہی اور دینی کاموں میں صرف کیا جائے گا۔ یہ نذرانے بندہ بطور امانت تصور کر کے مساجد اور مدارس میں خرچ کر دیتا ہے۔ بندہ آپ کے حق میں دعا کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضرورت پورا کرنے کے لیئے کوئی معقول بندوبست کر دے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۳۱۵

Captain Ghulam Mustafa,
637 Mtn. Wksp. Coy. Rme.
C/O EPU-15

خط کا خلاصہ

آپ سے ۱۹۷۴ء میں ملاقات ہوئی تھی۔ اُس کے بعد پتا نہیں کیا غلطی سرزد ہوئی کہ ملاقات سے محروم ہوں۔ اب ریٹائر ہونے کو ہوں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری باقی زندگی کو دین بنا دیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۲-۱-۱۹۹۵

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہنی چاہیئے۔ مشائخ کرام اس مقصد کی یاد دہانی کا ایک ذریعہ ہیں۔ دین سے محبت رکھیں، بزرگوں کے عقیدے پر قائم رہیں۔ شریعت کے اوامر پر عمل کریں اور منہیات سے بچیں۔ اگر کبھی سہولت سے موقع میسر آئے تو حاضری دیں ورنہ حاضری کیلئے تکلفات میں پڑنے کی ضرورت نہیں سابقہ ملاقات کا تصور کر لیا کریں اور

اسباق کا خیال رکھیں۔ راہنمائی کیلئے کافی ہیں۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ وقت ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ اس کی قدر پہچانیں اور اصل مقصد میں مصروف ہو جائیں۔ دنیوی خواہشات کے پیچھے نہ پڑیں یہ نہ ختم ہونے والی خواہشات ہیں۔ کل اللہ تعالیٰ کے حضور ندامت ہو گی۔

فقط　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۱۶

صاحبزادہ محمد مقبول احمد مرتضائی

لاہور فکسڈ سگنل کمپنی لاہور کینٹ

خط کی نقل

گرامی مرتبت حضرت پیر صاحب سجادہ نشین گلہار شریف مدظلہ العالی، اسلام علیکم ورحمۃ اللہ! اللہ کرے مزاج عالی بخیر ہوں۔

صورت احوال یہ ہے کہ حسب الارشاد پیر قاضی محمد حمید فضلی مدظلہ العالی مدیر ماہنامہ "فیض" شیر گڑھ ضلع مانسہرہ، کتاب "ملفوظاتِ مقدسہ" ارسال خدمت ہے۔ قبول فرمایئے۔ کتاب ہٰذا دوسری بار طبع ہو رہی ہے جسے آپ کے تاثرات سے مزین کرنا باعث سرفرازی سمجھا گیا ہے۔ ازراہِ عنایت اپنے خیالات طیبات سے جلد آگاہ

فرمائیں۔ نہایت شفقت ہو گی۔

والسلام

دربار عالیہ سے جواب

۱۱۔۲۔۹۵

جناب صاحبزادہ صاحب

سلام مسنون! مکتوبات کا تحفہ ملا، آپ کا مکتوب بھی ہمراہ تھا۔ بندہ عاجز کو اس اظہار پر ندامت ہوتی محسوس ہوتی ہے کہ اس پُر تقصیر کی نسبت بھی حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے۔ مگر کہاں یہ ننگ سلسلہ اور کہاں وہ وادیٔ سلُوک کے شہباز۔ بزرگوں کے اقوال وارشادات ہوں یا مکتوبات سب طالبانِ حق کی سمت درست کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان قدسی صفات حضرات کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

تاثرات کے بارہ میں گزارش ہے کہ یہ کام اہل علم اور اہل قلم حضرات کا ہے اور یہ عاجز اتنا شعور نہیں رکھتا۔ پھر پیری اس پر ضعف اور بصارت کا معاملہ کہ دونوں آنکھوں کا اپریشن کرار کھا ہے اس پر مستزاد ہیں اب بندہ عاجز حجرے میں مقید ہو کر رہ گیا ہے۔ احباب کیلئے سلامتی ایمان کی دعا کرتا ہے اور احباب سے اسی دعا کا طالب اور خواستگار

ہے۔ تاثرات کے سلسلہ میں خود فضلی صاحب اور کئی صاحب علم و فضل حضرات اس سلسلہ میں منسلک ہیں ان کی قیمتی آراء سے فائدہ اٹھائیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۱۷

محمد مسعود خان صاحب ایڈووکیٹ

B-1/S71 محلّہ حسن پورہ، گجرات

خط کا خلاصہ

جناب والا کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا تھا جس کا جواب پا کر دلی سکون و خوشی ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے علاقے کے بزرگوں سے رابطہ کریں۔ اس بارہ میں عرض یہ ہے کہ ناچیز کو عرصہ ۱۸ سال سے تقریباً ان حالات کا سامنا ہے ہر جگہ حاضری دی مگر حالات جوں کے توں رہے۔ اب آپ سے التماس ہے آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میرے حالات کا دھارا بدل دیں گے۔

دربار عالیہ سے جواب

۹۵۔۲۔۱۱

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اصل چیز اعتماد

اور یقین ہے۔جب یہ متزلزل ہو جائے تو مطلوبہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے ہیں۔ مختلف بزرگوں کے پاس جانے اور اُن کو آزمائش میں ڈالنے کی بجائے کسی ایک بزرگ کا انتخاب کر لیتے اور انکی ہدایت اور تعلیم پر عمل کرتے تو شاید بہتر ہوتا۔بزرگ رجوع الی اللہ ہی کی تعلیم دیتے ہیں۔ جس کے ہاتھ میں بسط وکشاد ہے اور جو فاعل حقیقی ہے بزرگ خود اس ذات کے محتاج ہیں وہ کارساز حقیقی سے رابطہ کرنے کیلئے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق طریقہ اور ڈھنگ بتاتے ہیں۔بندہ آپ کو یہی مشورہ دے گا کہ آپ بزرگوں کے پاس جانے کا نسخہ لمب نہ آزمائیں بلکہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں۔پابندئ سے نماز پڑھیں، نماز تہجد کو مستقل شعار بنائیں۔یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔اس وقت اُس ذات کی رحمت جوش میں ہوتی ہے جو طالب طلبِ صادق لے کر اس وقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے انشاء اللہ کامیاب ہوتا ہے۔آپ بھی اس نسخہ کو آزمائیں بندہ بھی آپ کے حق میں دعا گو ہے۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۳۱۸

Captain Sahaid Zaman,

Z-715/3, Phase III

Defence Housing Society,

Lahore Cantt: Pakistan.

خط کا خلاصہ

میں پاکستان آرمی میں کیپٹن تھا۔ جیپ کے حادثہ میں میری کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اس طرح کمر سے نچلے حصہ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ ۱۹ جون ۱۹۸۶ء کو ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ علاج کی خاطر تین بار انگلینڈ جا چکا ہوں۔ اکثر پریشان رہتا ہوں۔ کیا آپ کے پاس آنے کی اجازت ہے۔ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۶-۲-۹۵

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں مصلحت ہے۔ صبر اور شکر سے کام لیں۔ وہ ذات بہتر اسباب پیدا کرتی ہے۔ یہ بندہ عاجز دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس

پریشانی اور ابتلاء سے نجات دیں اور آئندہ اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھیں۔

اچھا کیا آپ خود نہیں آئے۔ دور دراز علاقہ ہے۔ سفر تکلیف دہ ہے۔ آپ کو تکلیف ہوتی اور پھر اس بندہ عاجز کی اپنی طبیعت ایسی ہے کہ ملاقات کی خواہش کے باوجود بعض اوقات ایسا کرنے سے اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ دعا دور اور نزدیک سے برابر ہے۔ اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں۔ البتہ اپنی حالت سے کبھی کبھی مطلع کر دیا کریں۔

آپ کو ایک کتابچہ بھیجا جا رہا ہے۔ اسے صبح اور رات ایک ایک بار توجہ اور دھیان سے پڑھا کریں۔ دعا کے بعد ہاتھ جسم پر پھیر لیا کریں۔ یہ عمل انشاء اللہ بڑا مفید رہے گا۔ اس کے علاوہ آپ جس حالت میں نماز پڑھ سکتے ہیں اس کی پابندی کریں۔ دن میں پانچ صد بار ان کلمات مبارکہ کو نہایت دھیان اور توجہ سے پڑھیں۔

یااللہ-یارحمٰن-یارحیم-یاحیُّ-یاقیوم

اس کے علاوہ اسے کھلا پڑھتے رہیں۔ وضو شرط نہیں۔ ان معمولات میں تاثیر پیدا کرنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کیونکہ وہی ذات فاعل حقیقی ہے۔ یہ بندہ عاجز بزرگوں کے تجربے کی روشنی میں راہنمائی کرتا رہتا ہے۔ اتنی بات نہیں ہے جتنی عقیدت مند حضرات مبالغہ سے

کام لے کربیان کرتے ہیں۔ جن جن مسائل کی آپ نے خط میں نشاندہی کی ہے بندہ سب کیلئے دعاگو ہے۔

فقط　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۱۹

احتشام الحق قریشی

سال اوّل سیکشن بی کمرہ نمبر ۵۴

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف، ضلع سرگودھا

خط کا خلاصہ

جناب دعا فرمائیں تاکہ میں اور میرے ساتھی اچھے طریقے سے امتحان میں کامیاب ہوجائیں اور مشکلات آسان ہوں۔ امتحان ۹۵-۴-۲۶ کو شروع ہوگا۔

فقط

دربار عالیہ سے جواب

۹۵-۴-۲۲

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے دعا کیلئے لکھا ہے۔ کیونکہ آپ کا امتحان ہورہا ہے بندہ سب کیلئے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد

میں کامیاب کرے۔

عزیز! صرف دعا پر ہی انحصار نہ رکھیں۔ محنت اور ریاضت سے کام لیں۔ محنت ہی کے بل بوتے پر آپ منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ جن مشاہیر کے مقالات اور خیالات علوم کی بنیاد اور اساس ہیں انہوں نے محنت ہی سے یہ مقام حاصل کیا۔ آپ کی راہنمائی کیلئے چند واقعات لکھے جاتے ہیں تاکہ آپ کو اس امر کا احساس ہو سکے کہ محنت ہی سے کمال فن نصیب ہوتا ہے۔

امام طبرانیؒ کی وسعت معلومات دیکھ کر ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کا علمی خزانہ اس قدر مالامال کیونکر ہوا تو امام ممدوح نے فرمایا کہ جان عزیز تیس برس میری کمر نے بوریے کے سوا اور کسی بستر کا لطف نہیں اٹھایا۔

امام رازی کو تاسف ہوتا تھا کہ کھانے کا وقت کیوں علمی مشاغل سے خالی جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے: واللہ انی اتاسف فی الفوات عن اشتغال بالعلم فی وقت الاکل فان الوقت والزمان عزیز۔ ﴿خدا کی قسم مجھے کھانے کے وقت علمی مشاغل چھوٹ جانے پر افسوس ہوتا ہے کیونکہ فرصتِ وقت بہت عزیز چیز ہے﴾

حضرت یحییٰ ناقل موطا مدینہ میں ایک روز امام مالک کے درس

میں موجود تھے کہ غوغا اٹھا کہ ہاتھی آیا۔ عرب میں ہاتھی عجوبہ چیز ہے اور اس آواز کو سنتے ہی سارے طلبہ درس چھوڑ کر بھاگ اٹھے مگر یحیٰ اسی طرح اطمینان سے بیٹھے رہے۔ امام مالکؒ نے فرمایا یحیٰ! تمہارے ملک اندلس میں ہاتھی نہیں ہوتا تم بھی جا کر دیکھ آؤ۔ ان کے دل میں اور ہی خیال بس رہا تھا۔ جواب دیا کہ حضرت اندلس سے میں آپ کو دیکھنے اور علم سیکھنے آیا ہوں۔ ہاتھی دیکھنے کے واسطے بے خانماں نہیں ہوا۔

ارسطو کی کتاب ''النفس'' کا ایک نسخہ کسی کے ہاتھ لگا جس کا ابو نصر فارابی نے سو مرتبہ مطالعہ کیا تھا۔ اس پر حکیم موصوف کے ہاتھ سے یہ عبارت تحریر تھی۔ انی قرات هذالکتاب مأة مرة۔

اس اس زمانے کی باتیں ہیں جب موجودہ دور کی کوئی سہولت میسر نہیں تھی۔ اب تو زمانے کے ساتھ ساتھ انسانی ذہن بھی ترقی یافتہ ہے مگر فارابی، رازی پیدا نہیں ہو رہے کیونکہ محنت کا فقدان ہے۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۰

حضرت میر کلالؒ کے مزار اور مسجد شریف کی تعمیر کے سلسلہ میں حاجی محمد معروف صاحب کو درج ذیل خط لکھا گیا۔

بخدمت حاجی محمد معروف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خواجہ محمد مقبول صاحب کو ضروری پیغامات دے دیئے گئے ہین وہ انہیں آپ تک پہنچادیں گے۔ یہ خط دراصل ان پیغامات کی ترجمانی کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ کوئی ابہام ہو تو اس کی روشنی میں اسے دور کریں۔

آپ خود سنجیدہ اور سمجھدار ہیں اور اس آستانہ عالیہ سے بھی واقف ہیں۔ آپ دنیا کی حقیقت سے بھی آگاہ ہیں تاہم حالات ماحول کے اثرات اپنی جگہ مسلم ہیں بعض اوقات حقیقت نگاہ سے اوجھل ہو جاتی ہے اور انسان ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ ہر کام کئی مصلحتیں لیئے ہوتا ہے۔ اور اسے منجانب اللہ امتحان سمجھ کر انجام دینا چاہیئے۔

اپنا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی مبداء حسن و کمال ہے۔ اور بندہ منشاء نقص و شرارت ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر جب بندہ سے کوئی اچھا عمل رونما ہوتا ہے تو یہ اس کی ذات کا فضل واحسان ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کسی کمال کو اپنی طرف منسوب کر کے خوش نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ہر کمال کی اصل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

البتہ اللہ تعالیٰ کے تکوینی امور کا اظہار اپنے اپنے وقت پر ہوتا

رہتا ہے۔ اور ان کی انجام دہی کیلئے مخلوق ہی کو ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ جب وہ ذات کسی کو کام پر مامور کرتی ہے تو دل میں ارادہ القاء کرتی ہے۔ پھر اس کے اسباب مہیا کرتی ہے اور اس کے انجام دینے کے لیئے ضروری صلاحیت عطا کرتی ہے اور بندے کے لیئے یہ ایک کڑی آزمائش ہوتی ہے۔ اگر کسی وقت دل کے نہانخانے میں بھی یہ احساس پیدا ہوا کہ ہمارا انتخاب ہمارے کسی کمال یا بزرگی کا نتیجہ ہے تو ہلاکت کیلئے بس اتنا ہی کافی ہے۔

اب یہ کام جس کی طرف ہم توجہ دے رہے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض سمجھیں۔ ہمارا کام صرف تدبیر کرنا ہے اور ہر کام کی تقدیر پہلے ہی مقرر ہو چکی ہے۔ لہٰذا آپ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور ماسویٰ کی طرف سے کسی مالی اعانت کا دھیان یا خیال نہ رکھیں بلکہ کوشش کریں کہ اس کا ذکر اس انداز سے نہ ہونے پائے کہ کسی کو گمان گزرے کہ شاید آپ مالی اعانت کے طلبگار ہیں۔ ہر آن اس کے فضل پر نظر رکھیں اور دعا کریں کہ اسے حسن وخوبی کے ساتھ انجام تک پہنچانے کی توفیق عطا کرے۔ وہ ذات اپنے امور کی حقیقت سے واقف ہے اور اس منصوبہ کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار اسی کی حکمت کے تحت ہے۔ کرنسی کے متعلق آپ جانتے ہی ہیں وہاں سے مہیا کر کے

اطلاع کر دیا کریں تاکہ متعلقین کو بروقت ادائیگی ہو سکے۔

فقط　　　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۱

M. Arfan,

52 Alfred St. Bury Lanc,

England U.K. BL 9 7EJ

خط کا خلاصہ

آپ کی صحت کے متعلق سنا ہے کہ ٹھیک نہیں تو پریشانی ہوئی۔ ۵۰ پونڈ اور ۲۰ روپے ارسال ہیں۔ اپنے جسم سے مس کر کے صدقہ دے دیں۔ میری خواہش ہے کہ جب پاکستان آؤں تو سعودی عرب کے راستے آؤں اور آپ کے نام کا حج کروں۔

دربار عالیہ سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ صحت کے بارہ میں آپ نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ صحت ٹھیک ہی ہے۔ عمر ستر سال سے متجاوز ہے۔ صحت اور عمر کا باہمی ربط ہوتا ہے۔ آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کردہ پونڈ اور روپے جسم سے مس کر کے

صدقہ کیئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس عاجز سے عقیدت کی بناء پر آپ کو دارین میں جزائے خیر دیں۔ آپ کی عقیدت اللہ واسطے کی عقیدت ہے ورنہ بندہ کا تو کوئی استحقاق نہیں۔

جس دوسری خواہش کا آپ نے اظہار کیا ہے اگر حالات واسباب اجازت دیں تو بڑی خوشی سے اُسے پورا کریں۔

بندہ کو سب سے بڑی خوشی اس بات کی ہوگی کہ آپ شریعت کے احکام بجالانے کے ساتھ ساتھ بندہ کی جانب سے عطا کردہ اسباق بھی پابندی سے پڑھیں اور اس دیار غیر میں اپنی جوانی کو بے داغ رکھیں۔ خیال رہے کہ اس ماحول میں پاؤں پھسلنے نہ پائیں۔ ایسی مجالس سے بچنے کی کوشش کریں جن کی صحبت گناہ اور معصیت کا سبب بنے۔ فرصت کے اوقات نیک لوگوں کی صحبت میں گزاریں۔ آخرت وقت مقرر پر آنے والی ہے۔ اس کا فکر کریں اور عمل خیر کے ذریعہ ذخیرہ جمع کریں۔ آپ کی والدہ محترمہ کل آئیں تھیں خیریت سے تھیں۔ آپ کی والدہ کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کے والد صاحب کی صحت ٹھیک ہے اور عرس پر جہلم گئے تھے۔ خط سنبھال کر رکھیں اور کبھی کبھی پڑھا کریں۔

نوٹ: اس خط کی فوٹو سٹیٹ گھر اپنے والد صاحب کو بھیجیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۲

پیر عبدالحمید صاحب

چک بیلی خان، تحصیل و ضلع راولپنڈی

خط کا خلاصہ

دربار عالیہ میں حاضری کے وقت کچھ معروضات کی تھیں۔ اپنی کمزوریوں کا ذکر کیا تھا۔ ان بیماریوں سے نجات کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔ صحت کی خرابی کی وجہ سے ریاضت سے معذور ہوں۔ ملکی اور قومی حالات کی وجہ سے بے حد اذیت پہنچ رہی ہے۔ کفار اور کچھ اپنوں کی سازش سے ملک کا مستقبل مخدوش بنایا جارہا ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

۳۱۔۵۔۹۵

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو شریعت مطہرہ کے احکام پر چلنے کی توفیق دے اور اس پہلو سے آپ کے ذوق و شوق میں اضافہ ہو اور خاتمہ بالایمان، جو مومن کی زندگی کی معراج ہے، حاصل ہو۔

جب خیال میں تبدیلی ہو اور اعتراف گناہ کا احساس دل میں

جاگزیں ہو تو جان لینا چاہیئے کہ یہ استعداد قلب میں موجود ہے جو ہدایت کی طرف تحریک اور راہنمائی کر رہا ہے۔ اعتراف گناہ کے بعد احساس ندامت اور ترکِ گناہ توبہ کے لازمی اجزاء ہیں۔

اس بندہ عاجز کے پاس بزرگوں کی بتائی ہوئی کچھ چیزیں ہیں جو طالبان حق تک پہنچاتا ہے اور ان سے امید رکھتا ہے کہ وہ ان پر عمل کر کے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو حضرات محنت اور اخلاص سے کام لیتے ہیں انہیں سلسلہ کی برکت اور عقیدہ کی پختگی سے فائدہ پہنچتا ہے۔ دوسروں کی راہنمائی تو در کنار یہ بندہ عاجز خود راہنمائی کا محتاج ہے۔

اہل اللہ سے دنیا خالی نہیں۔ تلاش جاری رکھیں۔ جس آستانہ میں دل ٹھہرے اس آستانہ کی طرف رجوع کریں اور بندہ عاجز کو باخبر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ بزرگوں سے اگر آپ تک کچھ پہنچا ہے تو اس پر باقاعدگی سے عمل کریں انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

فقط　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۳

قاری محمد فاروق صاحب

معرفت حاجی چوہدری صدیق دوکاندار

باولی بازار عباس پور، پونچھ، آزاد کشمیر

گورنمنٹ ہائی سکول ہجیرہ

خط کا متن

رمضان شریف ۱۹۹۵ء سے ایک ماہ قبل جناب عالی کو بذریعہ عریضہ چند معروضات کی تھیں۔ رمضان شریف میں قرآن پاک سنانے والے حفاظ کرام کی فہرست میں نام شامل کرنے کی استدعا کی تھی جس دن حفاظ کرام کی فہرست تشکیل ہوئی اس سے ایک دن قبل پھر حاضری دی مگر بدقسمتی سے میرا نام نہ آیا۔ آپ کے دربان حضرات جو ہمہ وقت دربان کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اچھے انداز سے زائرین کو پیش نہیں آتے وہ پیغام رسانی اور دیگر معاملات میں تعلق واسطہ واقفیت اور پسند وناپسند سے کام لیتے ہیں۔ ایک عام اور اجنبی آدمی کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔ جبکہ جناب کی ذات عالی مقام مرید وغیر مرید سب کیلئے برابر ہے۔

دربار عالیہ سے جواب

٦ جون ١٩٩٥ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، فہرست مرتب کرتے وقت ایسے حفاظ کے نام پیش نظر ہوتے ہیں جنھوں نے ہماری درس گاہوں سے قرآن مجید حفظ کیا۔ کیونکہ ان کی فہرست دفتر میں موجود ہوتی ہے۔ ہم کسی دیگر ادارہ سے کوئی فہرست یا نام طلب نہیں کرتے۔ تاہم اگر کوئی خواہشمند خواہش کرے تو اُس کی خواہش کا حسب سہولت احترام کیا جاتا ہے۔ نیز ہماری فہرست رمضان المبارک سے تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے مرتب ہو جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے آپ کا نام کسی وجہ سے رہ گیا ہو۔

سنگی حضرات جن کے رویے کی آپ نے شکایت کی ہے کام کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ ہر شخص دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی باری یا سنگیوں کی مصروفیت کا احساس نہیں کرتا۔ اس دھکم پیل میں ہو سکتا ہے کہ کسی زائر کو پریشانی ہوئی ہو ورنہ عمداً کسی کو محروم لوٹانا کسی کا مقصد نہیں۔

آپ کو گولڑہ شریف شاید تصویر والے بزرگوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو کہ بعض اوقات زیادتی کار کی وجہ سے ان کا بلڈ پریشر بھی تیز ہو جاتا تھا۔ ایک سن رسیدہ بزرگ نے ایک واقعہ اپنے احباب میں ذکر کیا کہ وہ

کسی لڑکی کو لے کر گولڑہ شریف گئے تاکہ تعویذ دکھا کر معلوم کر سکیں کہ لڑکی آسیب زدہ ہے۔ بابا صاحب نے فریم شدہ بورڈ کی محض جھلک کرائی اور کہا کچھ نہیں۔ سفید ریش بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بڑی لجاجت سے عرض کی جناب ایک بار پھر دکھا دیں تو انہوں نے غصہ میں آ کر وہ بورڈ میری طرف پھینک دیا اور کہا جاؤ دکھاؤ۔ پتہ نہیں داڑھی کہاں سفید کی ہے؟ آخر انسان کی قوت کار کی بھی ایک حد ہے۔

اس بندہ عاجز کو کسی خوبی یا کمال کا دعویٰ نہیں محض بزرگوں کی عقیدت پر لوگ آجاتے ہیں اور ہم بھی انکے فرمودات کی روشنی میں راہنمائی کرتے ہیں۔ کام اس ذات نے کرنا ہوتا ہے جو یہاں تک چلا کر لاتی ہے۔ ضروری نہیں کہ پیغام اندر پہنچے اس بات پر یقین ہونا چاہیئے کہ فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور وہی کارسازِ حقیقی ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۴

ملک عبدالحمید صاحب

آڈیٹر محکمہ امداد باہمی، شعبہ آڈٹ سیل نزد جی پی او

پرانا سیکرٹریٹ مظفر آباد، آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

محمد اشفاق پھر مانسہرہ مدرس تھا اس کی سروس کا معاملہ بنا ہوا ہے۔ تنخواہ کا معاملہ بنا ہوا ہے۔ حاجی محمد خلیل صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کوئی سنگی محکمہ تعلیم میں ہیں۔ اگر اس کے ذریعے حضور قبلہ عالم ؒ کے صدقے تنخواہ واگذار ہو جائے۔

دربار عالیہ سے جواب

۸-۶-۱۹۹۵

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی یاد کا شوق دے اور موجودہ شوق میں مزید اضافہ کرے۔ آپ نے اپنے بیٹے سے متعلق جس پریشانی کا ذکر کیا ہے۔ سب کا علاج اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس پر بھروسے میں ہے۔ آپ انسانوں اور دنیوی وسائل وسائط پر بھروسہ رکھنے کی بجائے اپنی تمام امیدوں کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات کو بنائیں اور اسی کی طرف متوجہ رہیں۔ وہ ذات ایسے اسباب مہیا کرتی ہے کہ انسان کو وہم و گمان تک نہیں ہوتا۔

فقط

والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۵

اظفر علی کیانی معرفت گلاب خان اینڈ سنز کراکری سٹور
میں بازار مظفر آباد کشمیر

خط کا خلاصہ ﴿خط بٹ صاحب کے نام ہے﴾

ہمارے بزرگوں نے پانچ شادیاں کرر کھی ہیں۔ جن میں سے چار کی اولاد ہے دو مطلقہ دو حاضر اور ایک فوت ہو گئی۔ جو دو حاضر ہیں اس وقت انہوں نے تمام جائیداد زمین اپنے قبضے میں کرلی ہے اور اپنے نام لکھوالی ہے۔ اب ہمارا جینا دوبھر ہوگیا ہے وہ جادو کرتی ہیں اور ہمارے بزرگ ایسے ایسے کام کررہے ہیں جو شاید قبل از اسلام بھی نہ تھے۔

دربار عالیہ سے جواب

۲۱۔۶۔۹۵

سلام مسنون! آپ کا ۲۱ مئی ۱۹۹۵ء کا خط بندہ کو ۲۰ جون ۱۹۹۵ء کو ملا۔ بندہ چند دن دربار عالیہ سے باہر رہا۔ خط کی تفصیلات قبلہ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نماز کی پابندی کریں اور ہمیشہ متوجہ الی اللہ رہیں۔ بسط وکشاد اسی ذات کے ہاتھ میں ہے اور نفع ونقصان کا مالک بھی وہی ہے۔ جادو کا وہم نہ کریں

ہر شخص کوئی نہ کوئی مخالف رکھتا ہے اور مخالف کا کام ہی مخالفت کرنا ہے اور بعض طبعی عوارض بھی لاحق ہوتے رہتے ہیں تو انسان وہم کی وجہ سے جادو کا اثر سمجھنے لگتا ہے۔ اگر اس کی کوئی اصل ہے بھی تو وہ کلام الٰہی کے آگے نہیں ٹھہر سکتی۔ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرے اور اس بات پر محکم یقین رکھے کہ ہر نوع کی رنج وراحت من جانب اللہ ہے ان توہمات سے نکلنے کا خود اس میں حوصلہ پیدا ہو جائے گا۔ آپ دیکھیں یہود ہنود اور نصاریٰ عالم اسلام کے ازلی دشمن ہیں۔ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ ضائع نہیں جانے دیتے۔ اگر جادو اتنا مؤثر ہوتا تو آپ کسی ایسے کامل جادوگر سے رابطہ کریں کہ وہ ان دشمنانِ اسلام کے عزائم ناکام بنادے اور انہیں مسلمانوں کے ہاتھوں ہزیمت خوردہ کرنے کیلئے بہتر تدبیر کرے تو اسے منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا خواہ لاکھوں روپے تک پہنچتا ہو۔ اگر آپ جادو کی بھول بھلیوں سے نکلنا چاہیں تو آپ کو ایک کتاب مہیا کی جائے جس کے مطالعہ سے آپ کو اس وہم سے نجات مل سکے البتہ وہ کتاب بعد مطالعہ آپ کو لوٹانی پڑے گی۔

بہر صورت آپ اس وہم میں نہ پڑیں نماز کی پابندی کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار کریں جو سب سے غالب اور سب پر قاہر ہے۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۶

عبدالقدوس صاحب

مکان نمبر A-656 گلی نمبر 4 بلاک N نارتھ ناظم آباد کراچی

﴿والد کی بیماری سے متعلق﴾

دربار عالیہ سے خط کا جواب

۲۱_۸_۹۵

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا جان کر بڑا دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس ابتلاءْ سے نجات دیں اور بزرگوں کی شفایابی کیلئے پردہ غیب سے اسباب پیدا کریں۔ ہمارے بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ وہ اکثر بیماروں کو ''یاسلام'' کا ایک ہزار بار روزانہ توجہ اور دھیان سے ورد کرنے کو کہا کرتے تھے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو روزانہ ۱۰۰۰ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے والد محترم کو پلائیں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک نام کے صدقے کرم فرمادیں۔ رہی استخارہ والی بات تو بندہ کو اتنا شعور نہیں کہ اس پر کوئی رائے زنی کر سکے۔ بندہ بجز متاع دعا کچھ نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ سے صحت یابی کیلئے دعا گو ہے۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۷

محمد امین الدین صاحب

خطیب مرکزی جامع مسجد بھمبر آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

حسب الارشاد اپنے دوست کیلئے تعویذ لکھ کر استعمال کرائے ہیں۔ قبلہ والد صاحب کے حوالہ سے اکثر لوگ آتے رہتے ہیں اگر آپ کا حکم ہو تو انہیں بھی تعویذ لکھ کر دے دیا کروں۔

دربار عالیہ سے جواب

۹۵۔۸۔۲۷

سلام مسنون! آپ کی خواہش پر اجازت دی جاتی ہے مگر اس اجازت کو بروئے کار لانے سے پہلے چند شرائط ہیں ان پر عمل کریں:

۱۔ باوضو قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔

۲۔ گیارہ گیارہ بار درود شریف اول و آخر پڑھیں۔

۳۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عنوان پر لکھیں۔

۴۔ ۹ خانے بنا کر ہر خانے میں "یا اللہ" لکھیں۔ یہ ایک تعویذ ہوا۔

۵۔ پہلے گیارہ دن ہر روز گیارہ گیارہ تعویذ اس طرز پر لکھیں۔

۶۔ بعد میں اکیس دن ہر روز اکیس اکیس تعویذ اسی طرز پر لکھیں۔

۷۔ پھر اکتالیس دن ہر روز اکتالیس اکتالیس تعویذ اسی طرز پر لکھیں۔

۸۔ اس دوران جب آپ دیکھیں تعویذ زیادہ ہو گئے ہیں تو آٹے کی گولیاں بنا کر ان میں تعویذ رکھ کر گہرے پانی کے سپرد کر دیں۔ ان اکتالیس دن کے لکھے تعویذوں کو آپ نے اسی طرح گہرے پانی کے سپرد کرنا ہے۔

۹۔ ہر تعویذ کے پیچھے "یاشافی" بھی لکھیں۔

۱۰۔ جب یہ وظیفہ مکمل ہو جائے تو اس کے بعد آپ مجاز ہیں کہ غرض مندوں کو تعویذ دیں۔

۱۱۔ گلے کیلئے "۹ یااللہ" والا اور پینے کیلئے "یااللہ" والا تعویذ جاری رکھیں۔

۱۲۔ یاد رہے کہ تعویذ لکھنے کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھتے رہیں۔

نوٹ: کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو دریافت کر لیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۸

ذوالفقار علی صاحب

سٹی ہسپتال قائداعظم چوک

میر پور آزاد کشمیر بالمقابل ویو پوائنٹ

خط کا خلاصہ

میرا بی اے کا امتحان ۹۵-۹-۱۸ کو شروع ہو رہا ہے۔ اس سے قبل بھی جناب کی دعاؤں سے یہاں تک پہنچا ہوں۔ پھر ایک دفعہ دعاؤں سے نوازیں اور تعویذ بھی ارسال کریں۔

خط کا جواب

۹۵-۸-۲۹

سلام مسنون! خط ملا، بندہ آپ کی امتحان میں کامیابی کیلئے دعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ نماز کی پابندی کریں۔ محض دعا پر انحصار نہ رکھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام بالخصوص نماز ادا کر کے اپنی تابعداری اور اطاعت کا ثبوت دیں۔ بندہ بندگی کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کا شرف اس بندگی میں ہے۔ بندگی سے بھاگ کر بجز رسوائی کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ آپ نے تعویذ مانگے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور دھیان ہی بڑا

تعویذ ہے۔ اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کی یاد کو دل میں بسایا تو وہ کبھی آپ کو پریشان نہیں ہونے دے گا۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۲۹

ہاجرہ بی بی صاحبہ

پوٹھ بنگش، ڈڈیال

خط کا خلاصہ

برطانیہ جانے کیلئے کوشش ہے۔ دعا فرمائیں کام ہو جائے۔ اس سے پہلے کسی کو علم نہ ہو۔ زندگی آسان گزرے اور آخرت بہتر ہو۔ دعاؤں کی محتاج ہوں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۳ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، حالات کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی کوشش میں کامیاب کریں اور تمام موانعات رفع ہو جائیں۔ جہاں رہیں اللہ تعالیٰ سے رشتہ استوار رکھیں۔ اصل زندگی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر ہو۔ دنیاوی زندگی اور اس کی ساری رعنائیاں حباب بر آب ہیں

ان کے دھوکہ سے بچنا چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے بغیر ضائع نہ جائیں۔بندہ آپ کی بہتری کیلئے دعاگو ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۳۳۰

آمنہ نیاز صاحبہ

مکان نمبر D-21 سیکٹر C-2

واپڈا کالونی میرپور آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

امتحانات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ناکامی کا خوف ہے۔ دعا فرمائیں کامیابی نصیب ہو۔دومرتبہ دربار عالیہ جانے کا اتفاق ہوا۔پاکیزہ فضا بیان سے باہر ہے۔ دوبارہ آؤں گی۔ کوئی اچھی سی بات بتا دیجئے گا۔کوئی نصیحت کر دیجئے گا۔بہت خوشی ہو گی۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔نماز پابندی سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں۔جو کائنات کا خالق ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسی کا

محتاج نہیں۔ فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد اپنی پیشانی کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر گیارہ بار "یا قوی" پڑھا کریں۔ حافظے کیلئے مؤثر ہے۔ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۴ بار اور آخر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ گیارہ بار پڑھیں۔ اپنی مرادیں پیش نظر رکھ کر دعا مانگیں۔ آپ کی والدہ صاحبہ کا رقعہ خط میں تھا اُن کی دین سے رغبت جان کر یہ واقعہ یاد آیا کہ جب حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلاِسلامَ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَّبِّهٖ۔

تو صحابہ نے عرض کی اس کی کوئی نشانی بھی ہے۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں دار الخلود کی طرف توجہ اور دار لغرور سے پہلو تہی کرنا اور موت کے آنے سے پہلے اُس کیلئے تیاری کرنا۔ کچھ ایسے خیالات آپ کی والدہ کے خط میں تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین پر استقامت عطا کرے اور ذوق و شوق میں اضافہ کرے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۳۳۱

محمد لطیف صاحب

51-Belfield Road,

Rochdale, England.

خط کا خلاصہ

پچھلے سال عید بقر کے چاند کے ساتھ ہی میرے لیئے بیماریوں کا طوفان آیا ہے۔ بیوی کو بُرے بُرے خواب آتے ہیں۔ پہلے نیند آتی ہی نہیں عجیب و غریب اور طرح طرح کے خیالات اور خواب اور پریشانیاں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں سے نجات دے اور ہم سُکھ کی نیند سو سکیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! آپ کا تفصیلی خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پریشانی سے نجات دیں۔ اصل میں ہر پریشانی کا علاج اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہے۔ گھر کی ستھرائی، عبادت اور نماز کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہی ان شکایات کا علاج ہے۔

اس کے علاوہ یہ یقین کہ ماسویٰ اللہ تعالیٰ کوئی نفع یا نقصان نہیں دے سکتا بہت بڑی ڈھال ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ناپسند چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا اور تیرے سوا کوئی برائی کو دور نہیں کر سکتا اور تیری مدد کے بغیر ہمیں نہ

بھلائی کی طاقت نہ برائی کی ﴿بخاری﴾۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۳۲

منیر حسین صاحب ھارونی

مدرسہ جامع غوثیہ رضویہ رجسٹرڈ ﴿زیر تعمیر﴾

متصل جامع مسجد المصطفیٰ ریڑھ تحصیل و ضلع باغ آزاد کشمیر

خط کا مضمون

۹۵-۸-۳۰

مسجد زیر تعمیر ہے لیکن اب کام رُک گیا ہے۔ دعا فرمائیں کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے مسجد کی تعمیر کا پھر تذکرہ کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مسجد کی تعمیر میں حصہ لینا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے مالِ حلال سے مسجد بنوائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بناتا

ہے۔﴿مسند﴾

آپ کو پہلے اشارۃً لکھا تھا کہ ہر کام اپنے وقت کا مرہون ہوتا ہے۔ کتنے کام ہیں جو ہماری کوشش کے باوجود انجام نہیں پاتے کیونکہ ہر کام مشیت سے بندھا ہے۔ آپ اپنی کوشش جاری رکھیں اور اس کوشش کا ثواب حاصل کرتے رہیں۔ اپنی طاقت اور وسائل سے بڑھ کر ذمہ داری قبول نہ کریں اور دوسروں سے مقابلہ اور مسابقت کا بھی دھیان ذہن میں نہ لائیں بلکہ جائز کوشش کے بعد ان منصوبوں کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیں وہ ذات کسی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتی۔ اپنی حکمت بالغہ سے خود اسباب وسائل وقت پر مہیا کر دے گی۔ بندہ کی دعائیں بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۳۳

حافظ محمد محبوب حسین صاحب

سید پور، کھوئی رٹہ، ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

بندہ ناچیز نے جامع مسجد سید پور میں تعلیم حاصل کی۔ پھر

بد نصیبی سے منزل یاد کرنے کے بہانے فیصل آباد چلا گیا اور وہاں پڑھانا شروع کر دیا۔ اپنی غلطی کا احساس ہوتا رہا اور عرض کرنے کی جرات نہ ہوئی۔ ایک دن خواب میں زیارت ہوئی۔ اب کامل یقین رکھتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور اپنے پاس بلائیں گے اور جناب کے زیر سایہ جگہ ملے گی۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ شاید یہ بندہ عاجز آپ سے ناراض ہے۔ اس قسم کا وہم دل سے نکال دیں۔ یہ بندہ عاجز کسی سے ناراض نہیں ہوتا۔ آپ اپنی صوابدید پر چلے گئے۔ اس سے بندہ کا کوئی ذاتی مفاد متاثر نہیں ہوا اور نہ ہی بندہ کا کوئی ذاتی مفاد کسی فرد سے وابستہ ہے۔

بہر صورت آپ یہاں سے جاکر بھی دین کی خدمت کر رہے ہیں یہ بھی بڑی سعادت ہے۔ جہاں رہیں دین کی خدمت کریں اور اپنی اصلاحِ احوال پر توجہ دیتے رہیں۔ یہی کام آنے والی چیزیں ہیں اور اس بندہ کو بھی مرغوب ہیں۔ بندہ کی جانب سے مطمئن رہیں اور اپنی دینی خدمات جاری رکھیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۴۳۳

مچ بھاٹہ راولپنڈی سے خط۔

خط کا خلاصہ

بڑی بیٹی کیلئے کئی رشتے آئے۔ دیکھ کر چلے گئے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کوئی وظیفہ بتائیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، بندہ بہتری کیلئے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے بہتری کی امید رکھیں، پریشان نہ ہوں۔ مومن اپنے جملہ امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے خود اُس کے احکام بجالانے میں مصروف رہتا ہے۔

آپ صبح نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پہلے سورہ یٰسٓ شریف تلاوت کریں۔ ہر مبین کو گیارہ گیارہ بار دھرائیں۔ کل سات مبین ہیں ہر مبین پر صبح کی اذان دیں۔ جس میں الصلوٰۃ خیر" من النوم کا اضافہ ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے عجز وانکساری سے اپنی حاجات طلب کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۳۵

Qazi Abdull Qaddus

2-Wickhems Garden Wolerhammpton

WV11 ISQ U.K.

خط کا متن

ایک مدت سے حاضری دینے کا شوق ہے لیکن کسی نہ کسی وجہ سے تکمیل خواہش نہ ہو سکی۔ میرا تعلق قاضیاں تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے ہے۔ پہلے گوجر خان اور پھر راولپنڈی مجموعی طور پر ۳۱ سال وکالت کرنے کے بعد اب کچھ ماہ سے انگلینڈ میں اپنی بیوی کے ساتھ مستقل رہائش اختیار کرلی ہے۔ میں نے ۲۳ سال بھرپور سیاسی زندگی گزارنے کے بعد اب سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے۔ میں اس وقت ضلع کونسل راولپنڈی کا وائس چیئرمین تھا۔ آخر کار میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہمارے ملک میں بالخصوص اور دیگر ممالک میں بالعموم سیاست صرف جھوٹ، مکر، فریب ہے۔ اور آدمی کو اپنے ضمیر کی آواز کو دبا کر لوگوں کو راضی رکھنا پڑتا ہے۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کی زندگی کو کافی وقت دے دیا ہے۔ اب طمانیت قلب اور تلاش راہ حق کیلئے مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔

صوفیاء سے ملتا ہوں لیکن کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ میں اور میری بیوی جو انگریز نومسلم ہے اور کنسلٹنٹ ڈاکٹر ہے دونوں کو کسی راہنما کی ضرورت ہے۔ یوں لگتا ہے کہ میری روحانی بے چینی آپ دور کر سکتے ہیں۔ سنا ہے کہ آپ سے کئی کئی دن شرفِ ملاقات نہیں ہوتا۔ اس لیئے یہ خط لکھ رہا ہوں کہ حاضری دوں تو یہ طالبِ راہ حق مایوس نہ لوٹے۔ ۱۹ ستمبر کو عمرہ کیلئے روانہ ہوں گا۔ تقریباً ۲۵ ستمبر کو پاکستان پہنچوں گا۔ میرے گجر خان کے پتے پر مطلع کریں ﴿گستاخی معاف﴾ کہ میں حاضری کیلئے کب حاضر ہو سکتا ہوں۔ دعا کریں کہ یہ عمرہ میری روحانی تبدیلی کا نقطہ آغاز ہو اور میرے دل پر جمی ہوئی تمام کثافتیں مکمل طور پر دور ہوں۔ میرا دل اللہ کی محبت سے منور ہو جائے۔

گوجر خان کا پتہ :

قاضی عبدالقدوس ایڈووکیٹ

وارڈ نمبر ۲ بڑکی گوجر خان، ضلع راولپنڈی

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۹۹۵-۹-۷

محترم قاضی صاحب

سلام مسنون! خط ملا، مندرجات نظر سے گزرے۔ نظریات

کی تبدیلی بڑی حوصلہ افزا ہے جب کسی مومن کی سوچ کا دھارا بدلنے لگے اس کی پسند اور ناپسند کا معیار تبدیل ہونے لگے اور طبیعت کا رخ رذائل سے فضائل کی طرف مڑنے لگے تو سمجھنا چاہیئے کہ یہ سعادت ابدی کی ابتداء ہے اور اب کام بن رہا ہے۔ لہٰذا مزید مستعدی سے کام لینا چاہیئے اور عمل کو بتدریج آگے بڑھانا چاہیئے تاکہ تزکیہ کا عمل پورا ہو جائے اور دل کی مملکت خالصتاً اللہ تعالیٰ کیلئے وقف ہو جائے۔

اس عمل کو انجام تک پہنچانے کیلئے مرشد کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ مرشد باطن کی صحت کیلئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا ظاہری صحت کیلئے ڈاکٹر۔ آپ کسی کامل کی تلاش جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مہربانی فرمادیں گے۔ کوئی زمانہ کاملین سے خالی نہیں ہوتا۔

اب یہ بندہ عاجز کچھ اپنے متعلق بیان کرنا چاہتا ہے۔ آپ باور کریں گے کہ موجودہ دور افراط و تفریط کا دور ہے۔ بات بڑھا چڑھا کر بیان کرنا اس دور کا لازمہ ہے اور یہ مرض عقیدت مندوں میں زیادہ پایا جاتا ہے شاید کسی عقیدت مند نے اپنے حسنِ ظن کے تحت عاجز سے متعلق آپ کو تحریک کی ہوگی اور تشویق دلانے میں مبالغہ سے کام لیا ہوگا ورنہ اس بندہ عاجز میں کسی نوع کا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ خود ہمہ وقت اپنے انجام کیلئے متفکر رہتا ہے اور احباب سے خوش انجامی کی دعا کا

خواستگار ہے۔عدم ملاقات جس کی اکثر احباب شکایت کرتے ہیں کسی بزرگی، کمال، وظیفے یا چلے کا حصہ نہیں۔کچھ عرصہ سے بندہ کی صحت دگرگوں ہے۔ عمر بھی ۷۰ سال سے متجاوز ہے۔ طبیعت کے کسی وقت دگرگوں ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے چونکہ اب اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ملاقات سے گریز کرتا ہے۔باوجود اس کے کہ احباب کو ملنے کا جی چاہتا ہے۔ایک وقت تھا کہ یہ عاجز دن میں دودو تین تین بار مجلس میں حاضر ہو کر گھنٹوں احباب میں بیٹھا رہتا اور ان سے محو گفتگو رہتا۔اب دید کے خواہشمند حضرات بشرطِ صحت ہر نماز میں اور جمعۃ المبارک میں دیکھ لیتے ہیں۔جمعۃ المبارک کی اجتماعی دعا کی سعادت فی الحال اس بندہ عاجز کو حاصل ہے۔ سلوک میں صحبت کو بڑا دخل ہے۔اس کے بعد آپ کیلئے ضروری ہے کہ کسی کامل کا دامن تھامیں تاکہ یہ تبدیلی برقرار رہے۔

یہ بندہ عاجز بھی آپ کے حق میں دعا گو ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں اضافہ کریں۔

مشائخ کرام کا فرمودہ ہے کہ اگر کسی طالب کو مرشد میسر نہ آرہا ہو تو وہ درود شریف کی کثرت رکھے یہ عمل اس کمی کی تلافی کردے گا۔

فقط والسلام

نوٹ: گوجر خان کے پتہ پر جواب دیا گیا۔

مکتوب نمبر ۳۳۶

محمد عابد ولد محمد اکرم خان

ساکن دھڑہ - کھوئی رٹہ

خط کا خلاصہ

ناچیز آپ کا مرید ہے۔ ایف اے پاس ہے روزگار نہیں۔ بیرون ملک جانے کا وسیلہ بھی نہیں۔ کرایہ ہو تو دربار پر حاضری دیتا ہوں ورنہ خط لکھ دیتا ہوں۔ گناہگار کی طرف آپ کی توجہ کیوں نہیں۔ آپ کا مرید ہوتے ہوئے کس در پر جاؤں۔ دل کا راز اور کس کو بتاؤں۔ حاضر ہوتا ہوں تو آپ فرماتے ہیں کہ ہم دعا کرتے ہیں اللہ بہتر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے آگے میری سفارش کریں وہ رد نہیں کرے گا۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۸ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے بڑی گھبراہٹ اور پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ اس میں شک نہیں حالات کا سامنا کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہی ایسی ڈھال ہے جو انسان کو مشکلات میں پامردی کا باعث بنتی ہے۔ آپ نے شکایت کی ہے کہ آپ کی درخواست

پر بندہ صرف یہ لکھ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے آپ بھی دعا کریں۔اس بندہ عاجز کے پاس تو اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تو کوئی کارسازِ حقیقی نہیں ہے اور اُسی سے وابستہ ہونے سے رحمت کا در واہوتا ہے۔ آزمائشوں اور پریشانیوں سے تو کسی کو مفر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہم ضرور تجھ کو ایک شے سے آزمائیں گے۔بھوک سے مال کے نقصان سے جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیجئے۔ان لوگوں کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے واسطے ہیں اور تحقیق اسی کی طرف پھر جانے والے ہیں۔

لہٰذا بندہ پھر یہی تلقین کرے گا کہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھیں اُسی کا دامن تھامیں اور مایوسی میں اسی سے بہتری کی امید رکھیں۔رنج وراحت کاوقت مقرر ہے۔ تنگی کے بعد فراخ

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۴۷

حاجی محمد اسلم شاہ صاحب

خط کا خلاصہ

خیریت ہے اب کام مل گیا ہے۔ کوئی پریشانی نہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور رسول اکرم ﷺ کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ صوفی محمد زمان کو چار سال قید ہو گئی ہے اس کیلئے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۸ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنے کام سے مطمئن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ آپ نے لکھا ہے کہ یہ بندہ عاجز دعا کرے کہ آپ راہ راست پر رہیں۔ بندہ تو سب کیلئے یہی دعا کرتا ہے اور اسی کی تلقین بھی کرتا ہے۔ آپ خود کوشش کریں کہ احکام شریعت کے مطابق زندگی بسر ہو۔ یہ چندروزہ زندگی اتنی حقیر چیز نہیں کہ چند مادی ٹکڑوں کیلئے اسے ضائع کر دیا جائے بلکہ اس کا لمحہ لمحہ اللہ کی یاد میں بسر ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے نفس کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ خسارے میں رہا۔ نفس کی پاکی کیلئے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمہ وقت رابطہ رکھیں کاروبار بھی عبادت اور ذکر بن جائے گا۔

آپ کے احباب جو قید یا پریشان ہیں اُن کیلئے بھی بندہ دعا گو ہے۔

فقط　　　　　　　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۳۳۸

عطا محمد صاحب

نئی آبادی واں بھچراں تحصیل و ضلع میانوالی

خط کا خلاصہ

بندہ جناب کی دعا سے اسباق پورے کر رہا ہے۔ دل کو کافی تسلی ہے۔ جناب کی توجہ کے بغیر مداومت اور پھر ایمان پر خاتمہ مشکل ہے۔ آخرت کا سامان حاصل ہو جائے تو بڑی چیز ہے۔ ایمان پر خاتمہ کیلئے دعا فرمائیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۸ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا! آپ نے بڑے اچھے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ جب سوچ میں تبدیلی آجائے اور انسان کو آخرت کی فکر دامنگیر ہو تو اُسے جان لینا چاہیئے کہ اس قید ہی پر مداومت کرنے سے نجات کی صورت پیدا ہو گی۔ تقویٰ یہی ہے کہ انسان خدا سے ڈرے اپنے گناہوں

پر نادم ہو اور اُن کے بُرے اثرات سے پناہ مانگتا رہے اور آئندہ گناہوں کے ارتکاب سے بچا رہے۔

اصل میں خدا کا خوف اور فکر آخرت راہ راست پر رکھنے کیلئے دو بڑے ذریعے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمل صالح کی توفیق دے۔

والسلام

فقط

مکتوب نمبر ۳۳۹

عبد الحمید خان صاحب

نیورو سرجیکل وارڈ - بیڈ نمبر ۳۰ سی ایم ایچ - لاہور

خط کا خلاصہ

دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کیلئے چن لے۔ چچا صاحب کو اچانک گولی لگی۔ ناف سے نیچے اور اوپر کا کنکشن ختم ہے۔ آپ کا بتایا ہوا وظیفہ جاری ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ جب آپ کے ہاتھ درگاہِ الٰہی میں صحت یابی کیلئے اٹھے چچا کہتے ہیں میں یہاں اُٹھ کھڑا ہو جاؤں گا۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۸ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی تکلیف کا جان کر بڑی پریشانی

ہوئی۔ پہلے بھی خط آیا تھا۔ بندہ دعا میں کوتاہی نہیں کرتا سب کیلئے دعا گو ہے اور بالخصوص جو حضرات دعا کے متمنی ہیں ان کیلئے دعا کرتا ہے مگر قبول کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ ذات سراسر حسن وخیر ہے۔

بعض اوقات جو چیزیں ہمیں ناگوار معلوم ہوتی ہیں وہ بھی عنداللہ بہتر ہوتی ہیں۔ کیونکہ اپنے کاموں کی حکمت سے وہی ذات واقف ہے۔ آپ بھی کثرت سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے بندوں کو تعلیم دی ہے کہ جب کوئی پکارتا ہے تو میں سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ خود حضور ﷺ نے فرمایا کہ بندے کی دعا قبول ہوتی ہے کہ جب تک اس مین گناہ اور قطع رحمی کی بات نہ ہو اور جلدی نہ مچائی جائے۔

عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ جلدی سے کیا مراد ہے۔ فرمایا بندہ کہتا ہے کہ میں دعا کرتا رہا مگر قبول نہیں ہوئی اس کے بعد وہ آدمی اکتا جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔ ﴿مسلم﴾

آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ تمہارا پروردگار بہت حیادار ہے۔ بغیر مانگے دینے والا۔ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ جب وہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے تو وہ انہیں خالی واپس کردے۔ ﴿ترمذی﴾

آپ دعا کی کثرت رکھیں۔ بندہ بھی دعا کرتا ہے اور اس ذات

سے بہتری کی امید رکھیں کیونکہ وہ خیر کُل ہے۔ والسلام

مکتوب نمبر ۳۴۰

محمد حسین خادم

موضع پلاہل کلاں ڈاک خانہ کالاڈب کوٹلی آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

گردش کے دن ہیں۔ غربت کا دور دورہ ہے۔ لڑکے بے روزگار ہیں۔ مقروض ہوں۔ گھر میں بے اتفاقی اور لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ اپنے پرائے مخالف ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے گردش کے دن ختم کرے۔ لڑکوں کو باعزت روزگار ملے اور مجھے اللہ تعالیٰ باعزت انگلینڈ پہنچائے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۰ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ نے طرح طرح کی پریشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ بندہ عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کریں اور ان پریشانیوں سے نجات دیں۔ دنیا دکھوں سے بھری ہے ہر شخص کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے۔ ان پریشانیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی یاد ہی مؤثر

ڈھال ہے۔ نماز کی پابندی کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے کاموں میں لگے رہیں۔ جہاں ایک گونا اطمینان ہوگا وہاں اُس قادر مطلق کی جانب سے کوئی بہتر سبیل بھی نکل آئے گی۔ اُس ذات سے بہتر کوئی سہارا نہیں۔ اُسی کا دامن تھامیں۔ سکون کیلئے ذکر الٰہی کا سہارا لیں اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے" أنظر الی من سو تحتك ولا تنظرالی من هو فوتك"یعنی اپنے سے پست کی طرف دیکھو بلند کی طرف نہ دیکھو اس سے بھی سکون ملتا ہے۔ انگلینڈ کے لیئے تدبیر کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر اسباب پیدا کریں۔ اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اتار چڑھاؤ لگے رہتے ہیں اور یہ مومن کے عزم اور یقین کا امتحان ہے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۴۳

محمد قربان صاحب

دوکاندار میدا ٹاؤن ڈاک خانہ بل ڈماس

تحصیل و ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

نماز پڑھتا ہوں۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہوں۔ فروٹ کی

چھوٹی دوکان رکھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کوئی وظیفہ عنایت فرمائیں جس کے پڑھنے سے میرا دین ودنیا اور آخرت اچھی ہو جائے اور بخشش ہو جائے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۱ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، اللہ تعالیٰ آپ کو دین میں اخلاص عطا کرے۔ ذوق و شوق میں اضافہ ہو اور دنیا میں راحت و آسودگی نصیب کرے۔ آپ کی خواہش پر درج ذیل وظیفہ تجویز کیا جاتا ہے توجہ سے پڑھیں اس پر دوام رہے اور صحت لفظی اور اعداد شمار کا دھیان رہے۔

۱۔ پانچوں نمازوں کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۴ بار اور گیارہ بار لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں۔

۲۔ کوئی ایک وقت مقرر کر کے ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ وظائف کی ادائیگی میں رغبت اور محبت کو بڑا دخل ہے۔

والسلام فقط

مکتوب نمبر ۳۴۲

زہرہ قریشی صاحبہ

5/53 Wangee Road Lakemba

N.S.W. 2195, Australia.

خط کا خلاصہ

پریشان حال بیوہ ہوں۔ خاوند کام کرتے گرے بے ہوش ہوگئے۔ تین سال علاج کروایا جانبر نہ ہو سکے۔ آٹھ سال کا بچہ نماز پڑھ کر باپ کی صحت کیلئے دعا کرتا تھا جب باپ فوت ہوا تو اس کا دعا پر سے یقین اُٹھ گیا۔ اس کا نفسیاتی علاج کروایا مگر ٹھیک نہ ہوا۔ اب اکیس سال کا ہے نماز نہیں پڑھتا۔ اُسے نماز کیلئے کہتی ہوں تو کہتا ہے اللہ نے مجھے Problems دیئے۔ باپ کو ماردیا میں اللہ سے نہیں ڈرتا۔ دعا فرمائیں وہ نمازی ہو جائے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۱ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، بندہ سے متعلق کسی نے مبالغہ سے کام لیا ہے اور محض اپنی عقیدت یا سنی سنائی بات پر آپ کو ترغیب دی ہے۔ بندہ

عاجز خود اپنی اصلاح اور بہتری کیلئے راہنمائی کا محتاج ہے دوسروں کی کیا راہنمائی کرے گا۔

آپ نے اپنے بیٹے سے متعلق جس پریشانی کا اظہار کیا ہے اس کی ایک وجہ تو دینی علم کا فقدان ہے اور دوسرے دین سے برگشتہ افراد کی محبت ۔بیٹے کے ساتھ سختی نہ کریں مبادا کہ اثرات مضر ہوں۔ نرمی اور حکمت سے کام لیں۔اُسے باور کرائیں کہ کیا دنیا میں آج تک کوئی زندہ رہا۔ پھر ہر آدمی ایک مقرر مدت لے کر آتا ہے اور وہ مدت پوری کر کے چلا جاتا ہے۔اس مدت میں کوئی نبی، ولی، حکیم یا وید ایک لحہ کی کمی بیشی نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے اور ہر ذی روح پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔اسی کو تقدیرِ مبرم ﴿نہ ٹلنے والی تقدیر﴾ کہا جاتا ہے۔اُسے باور کرائیں کہ جب موت کے بارے میں ساری کائنات بے بس ہے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ ساری کائنات سے کوئی زبردست اور بالا ہستی موجود ہے اور وہی خدا ہے۔اس سے بغاوت کر کے کہیں نہیں بھاگا جا سکتا۔لہٰذا اُسی ذات کی تابعداری میں عافیت ہے اور اُسی کے احکام بجالانے میں سکون اور اطمینان ہے۔ یہ سارا ذہنی انتشار محض اُس کے احکام سے روگردانی کا نتیجہ ہے۔

آپ نماز کی پابندی کریں۔والدہ کی دعا اولاد کے حق میں بڑی

مؤثر ہوتی ہے۔

بزرگوں نے کہا ہے پریشان اور پراگندہ حال لوگوں کیلئے آیت

کریمہ : لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظلمین۔

کا ورد بڑا اکسیر ہے۔ پڑھنا شروع کریں۔ جب سوا لاکھ ہو جائے

تو اپنی پریشانی سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ انشاء اللہ بہتر

ہو گا۔

یہ خط سنبھال کر رکھیں۔ خود بھی کبھی پڑھا کریں اور جب بیٹے کی

طبیعت ٹھیک ہو تو اُسے بھی پڑھایا کریں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۴۳

سمن آباد، لاہور

خط کا خلاصہ

خاوند مجھ پر بہت ظلم ڈھا رہا ہے۔ بلڈ پریشر، دل اور ہڈیوں کی

تکلیف میں مبتلا ہوں۔ خاوند کہتا ہے سارے پیسے مجھے لا دے ورنہ خون

خرابہ ہو گا۔ گھر میں اکثر لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ دعا فرمائیں

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! آپ کا دردناک خط ملا، پریشانی کا علم ہوا۔ صبر سے کام لیں۔ بندہ بھی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے آسانی پیدا کرے اور آپ کے خاوند کے دل میں آپ کیلئے بہتر تبدیلی آئے۔ آپ ''یاودودُ'' کا ورد روزانہ ایک ہزار بار کریں۔ اپنے مصائب ذہن میں رکھیں اور خاوند کا تصور کر کے پڑھیں یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اللہ کے ناموں میں بڑی برکت ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی قلبی کیفیت بدلنے میں یہ اسم پاک مؤثر ثابت ہو۔

فقط   والسلام

مکتوب نمبر ۴۴۳

۱۵-۹-۹۵

﴿دربار عالیہ کی طرف سے درگاہ عالیہ دہلی شریف لکھا گیا خط﴾

محترم جناب سجادہ نشین درگاہِ عالیہ دہلی شریف

سلام مسنون! کچھ عرصہ پہلے بذریعہ فون رحمۃ اللہ صاحب ایڈووکیٹ کے ذریعے آپ کے احوال جاننا چاہے۔ بحمد للہ آپ سب

خیریت سے تھے۔ یہ جان کر مزید خوشی ہوئی کہ آپ علم میں اضافہ کر رہے ہیں اور اسلاف کی روشن روش کو زندہ اور پائیندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خیر و خوبی اور برکت عطا کریں اور آپ کو اس نیک مقصد میں کامیاب کریں۔ اب طالبانِ حق کی اصلاح اور راہنمائی آپ ہی کی توجہ کی محتاج ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس فاروقی شاخ کی علمی اور روحانی خدمات کے ایشاء اور یورپ تک مداح اور ممنوں ہیں اور آپ کی تحویل میں ایسا انمول ورثہ ہے جو قدم قدم پر آپ کی راہنمائی کرے گا۔

یہ بندہ عاجز آپ کی خیریت دریافت کرنے کیلیئے وقتاً فوقتاً رابطہ کرتا رہے گا۔ تاہم کبھی ضرورت محسوس کریں تو اپنی اطلاع خیریت سے نوازتے رہا کریں۔

دادا جان علیہ الرحمۃ کی یادداشتیں آپ کے پاس موجود ہوں گی۔ یہ بڑا قیمتی سرمایہ ہے اور انہیں ہمیشہ محفوظ ہاتھوں میں رہنا چاہیئے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشاہیر کرام کے کارنامے معمولی عدم توجہ سے لوگوں کے ہاتھ چلے گئے۔ امید ہے دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کی یادداشتوں میں دورۂ کشمیر کے بھی کچھ تاثرات موجود ہوں گے۔ ان کے کچھ ملفوظات، ارشادات حتیٰ کہ بعض مکتوبات بندہ کے پاس موجود ہیں۔ بوقت ضرورت ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر آپ ان یادداشتوں کو کبھی کتابی شکل

دینا چاہیں تو بندہ کو ہر طرح کے تعاون کیلئے تیار پائیں گے۔ انشاء اللہ

اگر دہلی طبع کرانا مقصود ہو تب بھی اور اگر تیار شدہ مسودہ یہاں بھیج دیا جائے تو بھی انشاء اللہ تعالیٰ طباعت کی ذمہ داری سے عہدہ براء ہونے کی کوشش کرے گا اگر ہو سکے تو فرصت کے اوقات میں دورہ آزاد کشمیر کے تاثرات کے کچھ اقتباس تبرکاً بندہ کو بھیج کر ممنون فرمائیں۔ اب ان کی عدم موجودگی میں یہی بندہ کے لیئے راحتِ جان ہیں۔ جملہ اہل خانہ تک بندہ کا سلام پہنچادیں۔ والسلام

مکتوب نمبر ۳۴۵

۱۳۔۹۔۹۵

﴿مفتی محمد امین صاحب کو لکھا گیا خط﴾

ان کے بھائی کے فوت ہونے پر۔

محترم مفتی صاحب

سلام مسنون! برادرِ بزرگ کی رحلت کی اطلاع بروقت پہنچ گئی تھی۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان میں ایک اور روشن شمع بجھ گئی۔ ہزاروں قلوب کو نورِ دین سے روشن کرنے کے بعد وقت موعود پر خود خاموش ہوگئی۔ یہی قانونِ قدرت ہے۔ ان سے جتنا کام لینا

تھالیا گیا۔

خوش بخت تھے انہوں نے زندگی مستعار کی حقیقت کو پایا اور اس خیر و شر کی آویزش میں اپنا راستہ خیر کیلئے متعین کیا اور عمر بھر اس پر گامزن رہے اور بامراد انجام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دیں۔

اجتماعی دعا پر اس بندہ عاجز کی طرف سے ایک ختم قرآن اور پانچ ہزار کلمہ طیبہ کا ثواب شامل کریں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۳۴۶

محمد نذیر ولد لال حسین صاحب

بمقام اسلام پورہ برانچ آف ہڑاٹ

ڈاک خانہ پلندری ضلع راولاکوٹ، آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

جناب کے دیدار کا خواستگار ہوں۔ بغرض بیعت حاضری دی تھی مگر یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ پریشان ہوں کرم کریں۔ عاقبت بہتر ہو جائے۔ بندہ کو شرف قبولیت مل جائے۔ والسلام

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، بیعت اتنی ضروری نہیں جتنا نیک عمل ضروری ہے۔ آپ نیک عمل کرتے جائیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں میں مصروف رہیں۔ جن امور کے کرنے کا اُس نے حکم دیا ہے وہ کریں اور جن امور سے منع کیا ہے اُن سے رُکیں۔ اگر بیعت کی خواہش ہے تو بہتر ہے راولپنڈی اور اُس کے قرب وجوار میں کسی بزرگ سے بیعت کرلیں۔ آپ کو مرشد کی صحبت میں دقت نہیں ہوگی اور اگر آپ یہاں کے ہی خواہش مند ہیں تو مناسب وقت پر ہو جائے گی۔ مرشد کی ضرورت اصل میں مرید کی زندگی میں نظم پیدا کرنے کیلئے ہوتی ورنہ عمل تو مرید نے ہی کرنا ہوتا ہے۔

فقط　　　　والسلام

مکتوب نمبر ۷ ۴ ۳

محمد الیاس صاحب، ڈی ایس پی مظفر آباد

خط کا خلاصہ

قرض کا بوجھ دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ اگر یہ قرض ختم نہ ہوا تو

یہی میری موت کا سبب بن جائے گا۔ ایک سہارا تھا کہ زمین بک جائے گی اور بنک کے قرض اور سود سے نجات ملے گی۔ تین سال سے زمین کا معاوضہ نہیں مل رہا۔ کئی زیارتوں پر گیا مگر جھولی خالی لے کر واپس آ گیا ہوں۔ مایوسی میرا مقدر بنتی جا رہی ہے۔ اگر یہی صورت رہی تو میری ماں، دو بھائیوں کی بیوہ بیویاں، میرے بچے سب میری شفقت سے محروم ہو جائیں گے۔ میری بربادی میں جو کچھ ہو گا ان کے ذمہ دار تمام تر اولیاء کرام ہوں گے۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔ آپ نے ملک بھر کے کاملین کے مزارات پر حاضری دی ہے۔ آپ کی حاضری اور ان کی توجہ کے انشاء اللہ ضرور اثرات مرتب ہونگے۔ ہر چیز اپنے وقت کی محتاج ہے۔ آپ کو اتنا جذباتی نہیں ہونا چاہیئے۔ صبر و تحمل سے کام لیں۔ اپنی کوتاہیوں کی بنا پر اگر پریشانی سے واسطہ پڑے تو اللہ تعالیٰ کے خلاف شکایات کا دفتر کھولنا قرینِ انصاف نہیں ہے بلکہ اس کی رحمت اور شفقت کو مائل کرنے کیلئے صبر اور انکساری سے کام لینا چاہیئے۔ جن کاملین کا آپ نے ذکر کیا ہے اُن کے مقابلہ میں تو اس بندۂ ناچیز کی کوئی حیثیت

نہیں ہے تاہم آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ آپ کیلئے پردۂ غیب سے اسباب پیدا ہوں۔ تاکہ آپ کا اضطراب جاتا رہے اور آپ موجودہ سود کی پریشانی سے نجات پائیں۔

اگر ممکن ہو تو شب بیداری کو معمول بنائیں اور ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عرضداشت خشوع و خضوع کے ساتھ پیش کریں وہ ساعات قبولیت کی ہیں۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۴۸

ابو ضیاء قاری محمد زکریا صاحب
لائن پار محلّہ سلامت گلی سعید سوپ والی
کامونکی ضلع گوجرانوالہ

میرے دادا جان کے مزار مبارک کی طرف توجہ فرمائیں۔

﴿یعنی تعمیر کے سلسلہ میں﴾

دوسرا خط غلام مصطفیٰ کا ہے۔ کوئی وظیفہ بتائیں کہ اپنی پڑھائی جاری رکھ سکوں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۷-۹-۹۵

سلام مسنون! سب سے بڑا وظیفہ نماز ہے۔اس کی پابندی رکھیں اور اس میں کوتاہی نہ ہوبلکہ پنجگانہ نمازباجماعت کی پابندی کریں۔ہر چیز اپنے وقت کی محتاج ہوتی ہے مزار بھی اپنے وقت کا منتظر ہے۔جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۴۹

ماسٹر فیاض احمد خان صدیقی

عباس پور ضلع پونچھ ،ہائی سکول چھاترہ

خط کا خلاصہ

دن رات آپ کا تصور رہتا ہے۔ حتیٰ کہ نماز پڑھتے ہوئے بھی جناب کا تصور آتا ہے۔ مسجد شریف بنوا کر دیں۔

دربار عالیہ سے جواب

۱۶-۹-۱۹۹۵

سلام مسنون! خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی۔اللہ تعالیٰ اپنی یاد

کا ذوق و شوق دیں۔ پنجگانہ نماز باجماعت کی پابندی رکھیں اور دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رکھیں کیونکہ وہی خالق اور رب ہے۔ اپنے وجود اور ربوبیت کیلئے اس کے محتاج ہیں اور انجام بخیر کی دعا کرتے رہا کریں۔ آخری سانس تک انسان خطرے میں ہے۔ قبر اور اس میں پیش آنے والے معاملات کا تصور بھی مؤثر ہے انسان کو بے راہ روی اور سرکشی سے بچاتا ہے۔ قلب کے بیدار ہونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ حرکت کرنے لگے بلکہ انسان کا قلب رذائل سے غافل ہو کر فضائل سے پُر ہو جائے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۳۵۰

صوفی اعجاز احمد صاحب

چک نمبر ۱۰/ ۲۶۹ گ ب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

خط کا خلاصہ

باپ دادا مرزائی تھے۔ ۱۹۷۴ء میں توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہوئے اور حضرت کرمانوالہؒ سے تعلق قائم کیا۔ بندہ اسی گاؤں میں رہائش پذیر ہے۔ آستانہ عالیہ باولی شریف سے خلافت ملی اور انہوں نے اپنے

علاقہ کی طرف واپس بھیج دیا۔دوسرے عقیدے کے لوگ کہتے ہیں یہ مسجد ہماری بنوائی ہوئی ہے اس لیے تمہاری نماز نہیں ہو سکتی۔ میں نے حزب الاحناف لاہور اور جامع رضویہ فیصل آباد سے فتوے حاصل کیئے کہ یہاں نمازیں وغیرہ پڑھی جاسکتی ہیں۔ ہم نے مسجد کو آباد کرنے کا کام شروع کیا تو وہ لوگ آمادۂ شرارت ہو گئے کہتے ہیں یہ مسجد شہید کراؤ اور دوبارہ تعمیر کراؤ۔ آپ اس سلسلہ میں میری مدد فرمائیں۔ صدقہ جاریہ ہے۔ثواب دارین حاصل کریں۔ مسجد اور مدرسہ بنوادیں۔

دربار عالیہ کی طرف سے جواب

۱۷ ستمبر ۱۹۹۵ء

سلام مسنون !خط ملا، حالات کا پتہ چلا۔جو باتیں آپ تک پہنچائی گئی ہیں ضروری نہیں کہ سب درست ہوں۔ مبالغہ سے عام کام لیا جاتا ہے۔ آپ جس آستانہ عالیہ سے وابستہ ہیں اُدھر ہی متوجہ رہیں۔یہی طریقت کا تقاضا بھی ہے۔مقامی آبادی اگر جائز، ناجائز سے کام لیتی ہے تو آپ ان کی حرکات کا اثر قبول نہ کریں۔درویش خدامست ہوتا ہے وہ کسی کی بات کی پرواہ نہیں کرتا۔اگر آپ متوجہ الی اللہ رہیں اور سلسلے کے اسباق پابندی سے ادا کرتے رہیں تو سکون کے علاوہ پردۂ غیب سے مسجد کیلیئے بھی امکانات نمودار ہو جائینگے۔

فقط

والسلام